ولادیمیروف اور ریازنتسیف

ماؤزے تونگ

سیاسی سوانح حیات کے اوراق

ولادیمیروف اور ریازنتسیف

ماؤ تسے تونگ

سیاسی سوانح حیات کے اوراق

دارالاشاعت ترقی
ماسکو، ۱۹۷۹ء

پیش لفظ

●

کچھ برسوں سے ماؤپرستوں نے مارکسزم لینن‌ازم اور سائنسی سوشلزم، کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کی عام لائن کے خلاف، سوویت یونین اور دوسرے اشتراکی ملکوں کے خلاف تند و تیز نظریاتی اور سیاسی جدوجہد چلا رکھی ہے۔ چند سال پہلے جو بات نظریاتی بحث و مباحثہ، مارکسزم لینن‌ازم کے جدا جدا مقولات کی توضیح پر بحث نظر آتی تھی وہ مارکسی لیننی پارٹیوں کے خلاف، مارکسی لیننی تعلیمات کے خلاف، خود چین کی کمیونسٹ پارٹی اور چین کی عوامی جمہوریہ کے محنت‌کش عوام کی اشتراکی حاصلات کے خلاف پیکنگ قیادت کی زہریلی مہم میں تبدیل ہوگئی ہے۔ ماسکو میں جون ۱۹۶۹ء میں کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے بین‌الاقوامی اجلاس میں شرکا کی بھاری اکثریت نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کے مارکسیت دشمن تصورات اور اشتراکی مخالف سرگرمیوں کی سختی سے مذمت کی۔

●

کرسکتے ھیں جب غریبوں، یعنی آبادی کی اکثریت یا نیم پرولتاریوں، کو باشعور پرولتاری ھراول کے گرد منظم کریں) یا وہ ھمارے، مزدوروں کے اقتدار کا تختہ یقینی اور ناگزیر طور پر الٹ دیں، بالکل اسی طرح جیسے کہ نپولینوں اور کوائیناکوں نے انقلاب کا تختہ الٹا تھا، وہ بھی اسی پیٹی بورژوا ملکیت کی زمین سے اگے تھے۔،،*

چین کی عوامی جمھوریہ میں حالت اس سے بدتر سمت میں فروغ پا رھی ھے جس کی پیش گوئی لینن نے کی تھی۔ ''ثقافتی انقلاب،، کے دوران جو چین میں ۱۹۶۶ء کے بعد بھڑکا، چین کی عوامی جمھوریہ کا سیاسی نظام مزدور طبقے کے زیرقیادت ریاست کی حیثیت سے کافی مسخ ھو گیا۔ عوامی حکومت کے اداروں نے کام کرنا بند کر دیا۔ خود چین کی کمیونسٹ پارٹی ایک مارکسی لیننی پارٹی کی حیثیت سے اوپر سے لے کر نیچے تک مفلوج ھوکر رہ گئی۔ ٹریڈ یونینوں، نوجوانوں کی کمیونسٹ لیگ اور دوسری عوامی تنظیموں کو توڑ ڈالا گیا جن میں ینگ پانیر کی تنظیم بھی شامل تھی۔ ملک کی پبلک، سیاسی، معاشی اور ثقافتی زندگی کے تمام شعبے فوج کے کنٹرول میں آ گئے۔ چنانچہ لینن کے

---

* لینن ۔ ''روسی کمیونسٹ پارٹی (بالشویک) کی دسویں کل روس کانفرنس میں غذائی ٹیکس کے متعلق،،۔

جب کمیونسٹ تحریک پر ماؤ پرستوں کا گلے منڈھا ہوا علانیہ مناظرہ جاری تھا تو سوویت کمیونسٹ پارٹی نے چینی قیادت کی سیاسی راہ کے جوہر کو بےنقاب کیا جو پیٹی بورژوا مہم‌پسندی اور عظیم طاقتی جارحانہ قوم پرستی کا مرکب تھی۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے فروری ۱۹۶۴ء میں منعقدہ مکمل اجلاس نے اعلان کیا کہ لینن‌ازم اس قسم کے خیالات اور مقولات سے کئی بار دوچار ہو چکا ہے جنھیں ماؤپرست پیش کر رہے ہیں۔ ان کی جڑیں پیٹی بورژوا انقلابیت میں پیوست ہوتی ہیں جس میں نراجیت، پیٹی بورژوا عناصر کے دباؤ کی مزاحمت کرنے کی نااہلی اور صریحی قوم پرست جذبات کی چاشنی ہوتی ہے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے دسمبر (۱۹۶۶ء) کے مکمل اجلاس نے اور اس کے بعد ۲۴ ویں (۱۹۷۱ء) اور ۲۵ ویں (۱۹۷۶ء) پارٹی کانگریسوں نے اس پر زور دیا کہ چینی قیادت کی عظیم طاقتی، قوم پرستانہ راہ کا قطعی طور پر پردہ فاش کرنے کی ضرورت ہے۔

نراجی رجحانات کے خلاف، جن کا سرچشمہ چھوٹے مالک ہوتے ہیں، پرولتاریہ کی جدوجہد کے امکانی نتیجے کی بابت لینن نے زور دیا:

''یا تو ہم پیٹی بورژوازی کو اپنی نگرانی اور جانچ پڑتال کے ماتحت رکھیں (یہ ہم اس وقت

پریس میں ''جمہوری مرکزیت،، کے لفظ اکثر نظر آتے ھیں لیکن درحقیقت ماؤ پرستوں کی سرگرمیوں کا مقصد پارٹی کے اندر جمہوریت کو ختم کرنا اور پارٹی میں فوجی بارک کا نظم و نسق جاری کرنا تھا۔ درحقیقت پارٹی کے قواعد و ضوابط نے چین کی کمیونسٹ پارٹی کے نام سے ایک نئی سیاسی تنظیم بنانے کی لائن پیش کی جو فوجی نوکرشاھانہ آمریت کا آلہ بنے اور اس کا ھاتھ بٹائے۔

اپنے ''مارکسی اندازبیان،، اور معاشرتی پردہ پوشی کے باوجود ماؤازم کا عوام دشمن جوھر بالکل صاف رھا ھے اس نے نویں، دسویں اور گیارھویں کانگریسوں میں جو پالیسی مرتب کی، وہ چین کے تمام محنت کش عوام کے مفادات کے خلاف تھی۔ کسانوں کے لئے جو آبادی کا ۸۰ فیصدی سے زیادہ حصہ ھیں، ماؤ پرست پالیسی کا مطلب انتہائی پست معیار زندگی کو برقرار رکھنا اور ان کی مادی اور ثقافتی حالت بہتر کرنے کے امکانات کو ختم کرنا تھا۔ مزدور طبقے کو ماؤپرست اس سے محروم رکھتے ھیں کہ وہ ملک کے حالات پر اثرانداز ھو سکے، معاشرے کی رھنمائی کا سوال تو الگ رھا۔ ماؤپرستوں نے دانشوروں کو اپنے مسلسل حملوں کا نشانہ بنایا جنھیں ''ثقافتی انقلاب،، کے دوران خاص طور پر بےرحمانہ جسمانی اذیتیں دی گئیں اور ذھنی طور پر ذلیل و خوار کیا۔

قول کے مطابق ''اقتدار کی ایک منتقلی،، ہو گئی یعنی مزدور طبقے کو اقتدار کے حقیقی مرکزوں سے ہٹا دیا گیا اور اس کی پارٹی کی حکمراں حیثیت ختم کر دی گئی۔ چین میں فوجی نوکرشاہانہ آمریت وجود میں آئی۔ پرولتاری نظریے — مارکسزم لینن‌ازم — کو معاشرے کی رہنمائی کرنےوالے رول سے محروم کردیا گیا اور اس کی جگہ ''ماؤ کے خیالات،، نے لے لی۔

''اقتدار کی منتقلی،، کو تیز کرنے اور جائز بنانے کی غرض سے ماؤ پرستوں نے ان نظریاتی اور تنظیمی اصولوں سے اپنا ناطہ توڑ لیا جنھیں چینی کمیونسٹ پارٹی نے ۱۹۵۶ء میں اپنی آٹھویں کانگریس میں مرتب کیا تھا۔ یہ انھوں نے نویں کانگریس (منعقدہ اپریل ۱۹۶۹ء) اور اس کے بعد دسویں (۱۹۷۳ء) اور گیارھویں (۱۹۷۷ء) کانگریسوں میں کیا۔ نویں کانگریس نے فوج کے ہمہ‌گیر اقتدار کی تصدیق کردی۔ فوجی ''انقلابی کمیٹیوں،، کے سربراہ بنا دئیے گئے جنھوں نے ''ثقافتی انقلاب،، کے دوران منتخبہ مقامی اداروں کی جگہ لےلی۔ کانگریس نے جنگی تیاریوں کا پروگرام پیش کیا اور ملک کو عسکری بنانے کا ماؤ کا راستہ منظور کیا۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے قواعد و ضوابط میں جسکو اس کانگریس نے منظورکیا ''ماؤ کے خیالات،، کو ہم‌عصر عہد کا مارکسزم لینن‌ازم قرار دیا گیا۔ اگرچہ چین کے سرکاری

قومی اقلیتوں کی ثقافتی اور فنی شخصیتیں ظلم کا شکار ہیں۔ پارٹی اور حکومت کے غیرہان قومیت سے تعلق رکھنےوالے کارکنوں کو ''دشمن،، قرار دےکر ان کے عہدوں سے ہٹا دیا گیا۔ ۱۹۵۴ء کے آئین نے غیرچینی قوموں کی جس مقامی خوداختیاری کی ضمانت دی تھی، اس کی آخری باقیات بھی مٹا دی گئیں۔ ۱۹۷۵ء کے نئے آئین اور اس میں کچھ ترمیموں(۱۹۷۸ء) نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

ماؤپرستوں نے چین میں سوشلزم کی معاشی

بنیادیں تعمیر کرنے کے کام کی جڑیں کاٹیں۔

۱۹۵۸ء کی ''عظیم جست،، اور ''ثقافتی انقلاب،، (۱۹۶٦ء — ۱۹٦۹ء) نے مادی ذرائع کو بڑے پیمانے پر تباہ کیا اور اشتراکی معاشی انتظام کے ادارے تہس نہس کر دئیے۔

معین اندرونی اور بیرونی پالیسی، جسے چینی کمیونسٹ پارٹی کے پیٹی بورژوا قوم‌پرست گروپ نے ملک کے سر تھوپا، اس نے سخت معاشی مشکلات پیدا کیں۔ عوامی معیشت کی مجموعی پیداوار ۳۰ فیصدی کم ہو گئی، اس میں سے صنعتی پیداوار ۵۰ فیصدی گر گئی۔ قومی آمدنی ۲۵ فیصدی سے زیادہ گھٹ گئی۔ ان تمام باتوں نے عوام کی حالت کو انتہائی نقصان پہنچایا۔

زندگی کی حقیقتوں نے ماؤ پرستوں کو اندرونی پالیسی میں تبدیلیاں کرنے پر مجبور کردیا، اگرچہ

ماؤپرستوں نے مزدور طبقے اور کسانوں کے درمیان اتحاد کو سخت نقصان پہنچایا، اس اتحاد کو جو عوامی جمہوریت کے نظام کا سنگ بنیاد ہے۔ ''ثقافتی انقلاب،، سے پہلے ہی اس کی سماجی و معاشی بنیاد کو ''عظیم جست،، اور عوامی کمیونوں کی پالیسی نے کمزور کردیا تھا۔ عوامی اسمبلی* جو اس اتحاد کا خاص سیاسی ادارہ ہے، عرصے سے مفلوج رہی لیکن ماؤپرستوں نے قومی بورژوازی کے مفادات میں خلل نہیں ڈالا۔

ماؤپرست کئی برسوں سے لینن مخالف قومی پالیسی پر گامزن ہیں۔ وہ قومی اقلیتوں کو بہ‌جبر ضم کرنے کے عمل کو تیز کر رہے ہیں۔ قومی اقلیتوں کی حیثیت اور معیار زندگی روز بروز گھٹتے جا رہے ہیں۔

---

* فروری — مارچ ۱۹۷۸ء میں عوامی نمائندوں کی کل‌چین اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا (پانچویں کنووکیشن)۔ اس نے اسمبلی کی مستقل کمیٹی کے صدر کے لئے ین چین ینگ کو چنا اور ریاستی کونسل کے وزیر اعظم کے لئے ہوا گوفنگ کو منتخب کیا۔ عوامی اسمبلی کا گذشتہ (چوتھی کنووکیشن) اجلاس دس برس کے وقفے کے بعد منعقد ہوا تھا اور صرف ایک اجلاس پر ختم ہوگیا (جنوری ۱۹۷۵ء)۔ اس کے بعد ایک بار بھی اجلاس نہیں ہوا اگرچہ آئین کے مطابق اسے ہر سال منعقد ہونا چاہئے تھا۔ (ایڈیٹر)

معاشی نظام تقریباً منتشر ہو گیا تھا ۔ ملک کی صنعت کاری کو التوا میں ڈال کر ماؤپرست معیشت کو بڑی تندی سے عسکری بنا رہے ہیں اور ان صنعتوں کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا تعلق نیوکلیائی میزائلوں کی تیاری سے ہے ۔ ایٹمی اور میزائلی صنعتوں کی تعمیر پر ان کی سرمایہ‌کاری مدنی صنعتوں کے مقابلے میں کئی گنی زیادہ ہے ۔ اس پالیسی سے معیشت میں عدم تناسب پیدا ہوتا ہے ۔ ان انتہائی اہم معاشی مسائل کے حل کو آئندہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا جن کا تعلق عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنے اور اس کی ثقافتی سطح اونچی کرنے سے ہے ۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی دسویں کانگریس نے مندرجہ ذیل نعرے پیش کئے : ”پرولتاریہ کی آمریت کے تحت انقلاب کو مسلسل جاری رکھنا“ ، ”طبقاتی جدوجہد پر زیادہ توجہ“ ، ”صدر ماؤ تسے‌تونگ کی مرتب کی ہوئی پرولتاری سیاسی ہدایتوں کو پوری توجہ سے عملی جامہ پہنانا“ ۔ ان ہدایتوں میں مزید ہدایات کا اضافہ ہوا جنھیں ماؤ تسے تونگ نے ”ثقافتی انقلاب“ کے دوران میں مرتب کیا تھا یعنی ”جنگ کے لئے اور بھوک کے لئے تیار رہو“ ، ”ہر جگہ گہری سرنگیں کھود کر اور اناج کے ذخیرے اکٹھا کرکے“ ۔

دسویں کانگریس نے ان لوگوں کو دشمن قرار دیا جنھوں نے ”پرولتاریہ کی آمریت کے تحت انقلاب

''تین سرخ جھنڈوں،، یعنی نئی ''جنرل لائن،،، ''عظیم جست،، اور عوامی کمیونوں کے نعروں سے وہ باضابطہ دستبردار نہیں ہوئے۔ عوام کی انتہائی کوششوں اور معاشی انتظام کی اشتراکی شکلوں کی ایک حد تک بحالی کی بدولت چین کی عوامی جمہوریہ ۱۹٦۴ء کے آخر تک ۱۹۵۷ء کی صنعتی اور زرعی پیداوار کی سطح تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی۔ لیکن اس عرصے میں آبادی بھی بڑھی۔ علاوہ ازیں ۱۹٦۴ء میں چین نے اپنا پہلا ایٹمی بم کا دھماکا کیا اور اپنے محدود ذرائع کو نظر انداز کرکے میزائلی و نیوکلیائی ھتھیاروں کی دوڑ میں شامل ہوگیا۔ پیکنگ نے ۱۹٦۰ء سے عالمی کمیونسٹ تحریک کے خلاف جو زبردست پروپگنڈہ اور تخریبی سرگرمیاں کیں، اس نے اور اس کی عظیم طاقتی بیرونی پالیسی نے زبرست رقمیں ھڑپ کرلیں۔ پیٹی بورژوا قوم پرستوں کے ھاتھوں اشتراکی ممالک سے تعاون کے ختم ہونے سے چین کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

''ثقافتی انقلاب،، نے چینی معیشت پر ایک اور کاری ضرب لگائی۔ ۱۹٦۷ء کے وسط میں چین کی صنعتی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً ۲۰ فیصدی کم ہوئی۔ عوامی نمائندوں کے کل چین اسمبلی کے اجلاس (۱۹۷۸ء) میں تقریر کرتے ہوئے ہوا گوفنگ نے ان حقائق کو تسلیم کیا کہ ۱۹۷۴ء—۱۹۷٦ء کے عرصے میں چین کا پورا

نہیں کرتی۔ مارکس اور اینگلس نے بتایا ہے کہ عوامی ملکیت معاشرتی تضادات کو حل کرنے کا صرف امکان فراہم کرتی ہے، کہ مختلف سماجی حالات میں ملکیت کو ریاستی ملکیت بنانے سے مختلف نتائج برآمد ہو سکتے ہیں اور اس کی مختلف معاشرتی حاصلات ہوتی ہیں۔ ریاست کی معاشرتی نوعیت اس سلسلے میں فیصلہ کن رول ادا کرتی ہے۔

چین میں سوشلزم کے بنیادی معاشی قوانین کے عمل کو منتشر کر دیا گیا۔ لینن نے زور دیا کہ اشتراکی سماج کا مقصد ''معاشرے کے تمام ارکان کی پوری بہبودی اور ان کی آزاد، ہمہ پہلو ترقی ہے۔'' اس کے مقابلے میں ماؤ پرست معاشرتی پیداوار کے ارتقا کو اپنے قائدانہ منصوبوں کا تابع بناتے ہیں۔ چین میں قومی آمدنی کا زیادہ تر حصہ ان منصوبوں کو پورا کرنے، جنگ کی تیاری کرنے اور اشتراکی ملکوں اور کمیونسٹ تحریک کے خلاف تخریبی کارروائی کرنے پر صرف کیا جاتا ہے۔ محنت کش عوام کے جائز معاشی مطالبات کا جواب ماؤپرست سیاسی پینتروں اور براہ راست جبر سے دیا گیا۔ انھوں نے متوازن، متناسب معاشی ارتقا کی جگہ من‌مانی ''جستوں'' کو دی۔ کام کی مقدار کے مطابق مادی فائدے تقسیم کرنے کی بجائے ہر آدمی کو یکساں فائدہ دینے کی پالیسی پر عمل کیا گیا۔ مادی ترغیبات فراہم کرنے کی بجائے غیر معاشی جبر کے طریقے استعمال کئے گئے۔ ماؤ

کو جاری رکھنے کی مخالفت کی اور پیداوار بڑھانے کو بنیادی فریضہ سمجھا۔ ،،

پیداوار بڑھانے کے فرائض کے مقابلے میں ماؤپرست ''انقلاب،، کو پیش کرنے سے اس بات کا اظہار ھوا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی دسویں کانگریس نے ماؤپرست راستے پر مزید پیش‌قدمی کی اور پرامن معاشی ارتقا کی جانب، اشتراکی معاشرے کی مادی اور ٹکنیکی بنیاد کی تعمیر کی جانب بڑھانے کی بجائے ملک کو ماؤپرست مطلب کے مطابق مسلسل ''انقلاب،، کی طرف لے گئی۔ اس رجحان سے ماؤازم اور چینی معاشرے کے ارتقا کے حقیقی تقاضوں کے درمیان تضاد بڑھا، یہ تضاد ان میعادی بحرانوں کی بنیاد ھے جنھوں نے چین کو نئے ھنگاموں اور بڑی مشکلات سے دوچار کیا ھے۔

ماؤ تسے تونگ کی معاشی پالیسی نے اشتراکی پیداواری رشتوں کو مسخ کر دیا جن کی بنیاد چین کے پہلے پانچ سالہ منصوبے (۱۹۵۳ء تا ۱۹۵۷ء) میں ڈالی گئی تھی۔ سیاسی بالائی ڈھانچے میں تبدیلیوں نے جو عوامی انقلاب کے بعد تعمیر کیا گیا تھا اور اشتراکی معاشی انتظام کے معاشی قوانین اور اصولوں کی صریح خلاف‌ورزی نے چین کے معاشرتی معاشی نظام میں اشتراکی عناصر کو مجھول بنا دیا۔ یہ حقیقت کہ چین کی عوامی جمھوریہ میں عوامی ملکیت محفوظ ھے مندرجہ‌بالا نتیجے کی تردید

2*

ہوئے ماؤ تسے تونگ کا گروپ چینی قوم کی اکثریت کے ذہنوں میں نسلی خیالات کا زہر بھرنے کی کوشش کرتا رہا۔

بنیادی بین الاقوامی مسائل اور عالمی کمیونسٹ تحریک کے متعلق اپنے الگ نظریاتی سیاسی پلیٹ فارم کا اعلان کرکے، جو لینن ازم کے متضاد ہے، پیکنگ کے رہنماؤں نے سوویت کمیونسٹ پارٹی سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی بیسویں کانگریس کی پالیسی اور پروگرام کو ترک کردے۔ انھوں نے سوویت یونین کے خلاف پروپگنڈے کی سخت مہم چلائی اور سوویت یونین سے نہ صرف علاقائی دعوے کئے بلکہ ۱۹۶۹ء کی بہار اور گرمیوں میں چینی سوویت سرحد پر مسلح تصادم بھڑکائے۔

دوسری برادرانہ پارٹیوں کے شانہ بشانہ سوویت کمیونسٹ پارٹی نے مارکسزم لینن ازم کی تعلیمات کو مسخ کرنے، اشتراکی برادری، عالمی کمیونسٹ تحریک اور سامراج مخالف محاذ میں پھوٹ ڈالنے کی ماؤپرست کوششوں کا ثابت قدمی سے مقابلہ کیا ہے۔ ساتھ ہی اشتعال انگیز اقدام کی موجودگی میں ضبط سے کام لیتے ہوئے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور سوویت حکومت نے چین کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کےلئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لیکن چینی قیادت نے اپنے پروپگنڈے اور سیاست میں سوویت دشمن راہ جاری رکھی۔ اس

پرستوں نے محنت کش عوام کو قومی معیشت کے انتظام میں حصہ لینے کے امکان سے محروم کر دیا۔ اور ریاست (فوجی نوکرشاھانہ آمریت) کے مفادات اور محنت کش عوام کے مفادات کے درمیان ایک خلیج حائل کردی۔

بین الاقوامی معاملات میں اپنے قائدانہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے پیکنگ قیادت اشتراکی برادری، عالمی کمیونسٹ تحریک اور موجودہ عصر کی دوسری انقلابی قوتوں کے خلاف تخریبی اور نفاقی کارروائیاں کر رھی ھے۔ اپنے طریقۂ کار میں کبھی کبھی تبدیلی کرنے کے باوجود ماؤپرستوں کی بنیادی کوششوں کا مطلب پیکنگ کی زیر قیادت نوع بنوع سیاسی عناصر کا غیر اصولی اتحاد قائم کرنا ھے جو مارکسی لیننی پارٹیوں سے دشمنی، اشتراکیت دشمن اقدام، کمیونسٹ نظریے کی مخالفت کی بنیاد پر متحد ھوں۔

پیکنگ کے لیڈر عالمی کمیونسٹ تحریک میں اپنی قیادت کی جدوجہد کو عظیم طاقتی خواھش سے جوڑتے ھیں۔ چین کے لئے انھوں نے جو بنیادی فریضہ معین کیا ھے، وہ اس نعرے سے ظاھر ھوتا ھے: ''جنگ کی تیاری کرو،،۔ ماؤ اور ان کے حواریوں نے عام لوگوں کے ذھن کو ماؤف کیا اور صریح جارحانہ قوم پرستی اور انتہائی جنون بھڑکایا۔ مارکسیت مخالف لیڈری کی راہ اختیار کرتے

1—824

چین میں واقعات کے طبقاتی مافیہ کا همه‌پہلو مارکسی لیننی تجزیه کرنا اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں کی موجوده لائن کی جڑیں تلاش کرنا بڑا اور اهم فریضه هے جو چینی عوام کی اشتراکی حاصلات کو جوکھوں میں ڈال رهی هے۔ ،،

سوال یه پیدا هوتا هے که مارکسی لیننی پارٹی اور اپنے ملک میں اشتراکی حاصلات پر ماؤ تسےتونگ اور ان کے گروپ کے شدید حملوں کی تشریح کیسے کی جا سکتی هے؟ کمیونسٹ پارٹیوں اور اشتراکی ملکوں کے خلاف ان کی شدید نظریاتی اور سیاسی جدوجہد، بین‌الاقوامی پرولتاریه سے ان کی پھوٹ، تمام عالمی انقلابی تحریک سے ان کی مخالفت کو کس طرح سمجھایا جا سکتا هے؟ اس کا سبب کیا هے که چینی قیادت پر قوم پرست اور مارکسیت دشمن رجحانات چھائے هیں اور ملک کی سیاسی صورت حال کو ڈهال رهے هیں؟ چین کی کمیونسٹ پارٹی نے اهم انقلابی خدمات انجام دی هیں۔ عظیم چینی عوام نے آزادی کی جدوجہد کی طویل، مشکل اور خونی راه طے کرکے، جو کامران انقلاب کیا، اس نے اس کی رهبری کی۔

حقائق اور دستاویزوں کے مطالعے سے معلوم هوتا هے که چینی کمیونسٹ پارٹی کی ماؤپرست قیادت کی سہم‌پرست اور قوم پرست پالیسی کی جڑیں تاریخ میں هیں۔ چینی انقلابی تحریک کی تاریخ میں دو

کے علاوہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی نویں، دسویں اور گیارھویں کانگریسوں نے ماؤازم کو نظریاتی و سیاسی پلیٹ‌فارم قرار دیا اور مارکسیت مخالف پالیسی کو مزید مستحکم کردیا جو سوویت یونین اور دوسرے اشتراکی ملکوں کے خلاف ہے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی گیارھویں کانگریس (اگست ۱۹۷۷ء) نے ماؤ تسے تونگ کی ہدایت سے وفاداری کی تصدیق کی۔ اس نے اعلان کیا کہ آئندہ بھی "ثقافتی انقلاب" اکثر دھرایا جائےگا اور جنگ کی تیاری جاری رہےگی۔ کانگریس نے یہ بھی اعلان کیا کہ خارجی پالیسی کا خاص فریضہ سوویت یونین اور ساری اشتراکی دنیا کے خلاف "وسیع متحدہ محاذ" قائم کرنے کی جدوجہد ہے۔

چین کی عوامی جمہوریہ کے سیاسی ڈھانچے اور اندرونی اور بیرونی پالیسی میں جو بنیادی تبدیلیاں ہوئیں وہ دکھاتی ہیں کہ ماؤپرست ملک کو سوشلزم کی راہ سے ہٹا رہے ہیں۔

* * *

ماسکو میں کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے بین‌الاقوامی اجلاس میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری لیونِد بریژنیف نے ۷ جون ۱۹۶۹ء کو کہا "گذشتہ چند برسوں میں

ایسے ملک میں جہاں یہ لازمی شرائط تشکیل کے دور میں ہوتی ہیں وہاں بھی سوشلزم تعمیر کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن اس کے لئے لازمی ہے کہ عالمی اشتراکی نظام سے ہمہ پہلو سیاسی، مادی اور سائنسی وٹکنیکی امداد حاصل کی جائے، وہ آخرالذکر کا تجربہ استعمال کرے اور اسے عالمی مزدور تحریک کی حمایت حاصل ہو ۔ چین کی مثال نے لینن کی ان ہدایات کی تصدیق کی ہے کہ معاشی طور پر پسماندہ اور سابق مظلوم ملک میں کمیونسٹ پارٹی کا فرض صرف یہی نہیں ہے کہ وہ مزدور طبقے کی تعداد بڑھائے اور اسے سیاسی تعلیم دے بلکہ یہ بھی اس کا کام ہے کہ اپنے ملک کے مزدور طبقے اور تمام محنت کش عوام کے رابطے دنیا کے مزدور طبقے کے ساتھ بڑھائے اور ''مشترکہ جدوجہد میں دوسرے ملکوں کے پرولتاریوں کے ساتھ شریک ہو،، ۔ *

* * *

تیسری، چوتھی اور پانچویں ہی دھائیوں میں بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر ہونے والے واقعات سے پریشان تھی، خاص

---

* لینن ۔ ''مشرق کی قوموں کی کمیونسٹ تنظیموں کی دوسری کل روس کانگریس سے خطاب،، (تیسرا حصہ) ۔

خاص لائنوں کے درمیان مسلسل جدوجہد دیکھی جا سکتی ہے، ایک طرف سچا مارکسی، بین الاقوامی راستہ اور دوسری طرف قوم پرست، پیٹی بورژوا راستہ۔ آخرالذکر ایک عرصے تک مارکسزم کا سوانگ بھرے رہا۔ پھر وہ ''چین زدہ مارکسزم،، کے نام سے ابھرا اور اب اس نے کٹر، عظیم طاقتی جارحانہ قوم پرستی اور پیٹی بورژوا سہم پرستی کی شکل اختیار کرلی ہے جس پر بائیں بازو کی لفاظی کا لبادہ ہے۔

بدقسمتی سے ایسا ہوا کہ یہ دوسری راہ، جس کا قریبی تعلق ماؤ تسے تونگ کے نام سے ہے، چین پر غالب رہی۔ اس کے لئے تشدد اور بےلگام لفاظی استعمال کی گئی۔ ماؤ پرست پالیسی کے تباہ کن نتائج اس کی ممتاز مثال ہیں کہ قیادت کرنے کے من مانی طریقے اور شخصیت پرستی کا، جو مارکسزم لینن‌ازم کےلئے بیگانہ ہے، کیا انجام ہوسکتا ہے، اگر ان کو مناسب طریقے سے نہ روکا جائے۔ چینی عوام اور چینی کمیونسٹوں کا المیہ دکھاتا ہے کہ پیٹی بورژوا، قوم‌پرست راہ انقلابی تحریک کے لئے کتنی خطرناک ہو سکتی ہے۔ یہ عالمی کمیونسٹ تحریک کے تمام دستوں کے لئے تلخ سبق اور سخت تنبیہ ہے۔

سوشلزم کی کامیاب تعمیر کے لئے مادی لازمی شرائط یعنی کافی ترقی‌یافتہ صنعتیں، اور معاشرتی لازمی شرائط یعنی صنعتی پرولتاریہ ہونے ضروری ہیں۔

انٹرنیشنل اور سوویت کمیونسٹ پارٹی نے اپنی دستاویزوں میں جو بنیادی تجاویز پیش کیں، وہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے لئے انتہائی مفید ثابت ہوئیں۔ ان تجاویز کا تعلق چینی انقلاب کی محرک قوتوں، اس کی امتیازی خصوصیات اور مختلف منزلوں میں اس کے بنیادی فرائض سے تھا۔ ان دستاویزوں میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ چین میں بورژوا جمہوری انقلاب بڑھ کر اشتراکی انقلاب ہو سکتا ہے۔ انھوں نے ایسے بنیادی مسائل کے نظریاتی پہلوؤں کو ترتیب دینے میں کافی مدد دی جیسے کہ پارٹی کا قیام، چینی حالات میں مزدور طبقے کا رہنما رول، چینی انقلاب میں کسانوں کا رول، دیہاتی علاقوں میں انقلابی اڈوں کا قیام اور چینی سرخ فوج کی تنظیم وغیرہ وغیرہ۔

کمیونسٹ انٹرنیشنل نے ۱۹۳۵ء میں اپنی ساتویں کانگریس میں سامراج مخالف متحدہ محاذ کا خیال پیش کیا اور بڑھتی ہوئی سامراجی توسیع کے پیش نظر نوآبادیات اور دست نگر ملکوں میں متحدہ محاذ کی اہمیت پر زور دیا۔ اس لائن کے مطابق چینی کمیونسٹ پارٹی اور کومنتانگ نے جاپانی عسکریت پرستوں کے خلاف مزاحمت کی جنگ کے دوران میں (۱۹۳۷ — ۴۵ء) متحدہ محاذ قائم کیا۔ یہ متحدہ محاذ بیرونی حاکموں کے خلاف جدوجہد میں تمام چینی عوام کو متحد کرنے والا مرکز بن گیا۔ متحدہ محاذ سے متعلق پالیسی نے چین کی

طور پر جب اس کی قیادت ماؤ تسے تونگ نے اپنے ہاتھ میں لی۔ ان واقعات سے کئی چینی کمیونسٹ بھی پریشان ہوئے۔ اس کا اظہار اس دور کی دستاویزوں سے ملتا ہے جنھیں بعد میں ماؤ تسےتونگ اور ان کے گروپ نے جان بوجھ کر دنیا سے پوشیدہ رکھا۔

برادرانہ پارٹیوں نے صدق دل سے چینی کمیونسٹوں کی مدد کرنے کی کوشش کی تا کہ وہ غلط خیالات اور موقع پرست کج رویوں سے آزاد ہوں۔ انھوں نے اپنے خیالات کا اظہار دوستانہ اسپرٹ میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی عاملہ کمیٹی کے فیصلوں اور خطوط کے ذریعے کیا اور بین پارٹی رابطوں کی حدود میں بھی۔ برادرانہ پارٹیوں کو یقین تھا کہ بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی مدد سے چینی کمیونسٹ پارٹی بتدریج اپنی غلطیاں چھوڑ دےگی اور صحیح راستہ اختیار کرےگی۔

چین کے بین‌الاقوامیت پسند کمیونسٹوں نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کے برادرانہ رویے اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی ہمہ‌پہلو امداد کو بہت سراہا۔ چین میں مارکسزم کے مطالعے کے پہلے حلقوں کا ابھرنا اور ۱۹۲۱ء میں کمیونسٹ پارٹی کا قائم ہونا عالمی کمیونسٹ تحریک کے پرجوش اثر کا نتیجہ تھا۔ چینی کمیونسٹ تسلیم کرتے ہیں کہ چین میں انقلابی جدوجہد کے مسائل، چینی انقلاب کے طریقۂ کار اور حکمت عملی کے بارے میں کمیونسٹ

پیکنگ میں تاریخ پر جو کتابیں شائع ہوئی ہیں وہ ان بین‌الاقوامی اور مقامی عناصر کو نظر انداز کرتی ہیں جنھوں نے چینی انقلاب کی کامیابی کی ضمانت دی۔ وہ عالمی کمیونسٹ تحریک کے رول کو گھٹا کر پیش کرتی ہیں۔ ساتھ ہی وہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر بین الاقوامیت پسند اوز قوم پرست رجحانات کے درمیان جدوجہد کی مسخ‌شدہ تصویر پیش کرتی ہیں، چینی لیڈروں نے پارٹی کی اندرونی جدوجہد میں جو طریقے استعمال کئے، ان پر پردہ ڈالتی ہیں۔ ماؤ تسےتونگ کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد بھی ماؤ تسےتونگ کی شخصیت‌پرستی کے علم‌بردار کوشش کرتے ہیں کہ چینی کمیونسٹ پارٹی اور چینی انقلاب کی تاریخ سے صفحات کے صفحات پھاڑ ڈالیں۔ وہ عوام کی یاد سے کئی شاندار چینی انقلابیوں، ان عورتوں اور مردوں کو خارج کرنا چاہتے ہیں جنھوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی قائم کرنے میں مدد دی، جنھوں نے پرولتاری بین الاقوامیت پسندی، دوسری مارکسی لیننی پارٹیوں کے ساتھ اتحاد اور سوویت یونین سے دوستی کا پرچم بلند رکھا۔

واقعات کی سچی تصویر پیش کرنا اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے متعدد رہنماؤں کا رول بتانا خود چینی کمیونسٹوں کے مفاد میں ہے۔ یہ ماؤ اور ان

کمیونسٹ پارٹی کو عوامی پارٹی بنانے میں مدد دی جو چینی عوام کا هراول اور ملک گیر سیاسی قوت بن گئی۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کے رهنماؤں نے اس وقت زور دیا که چینی انقلاب کے مسائل کی جانب نظریاتی رویه مرتب کرنے میں سوویت کمیونسٹ پارٹی اور دیگر برادرانه پارٹیوں کی امداد چین میں انقلابی تحریک کی حمایت کی ایک اهم شکل تھی۔ ۱۹۴۹ء میں ماؤتسےتونگ نے لکھا ''سوویت کمیونسٹ پارٹی هماری بهترین استاد هے، اس سے همیں سیکھنا چاهئے۔''

یه یاد دهانی ضروری هے کیونکه حالیه برسوں میں پیکنگ نے عالمی کمیونسٹ تحریک اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے درمیان تعلقات کی تاریخ کو غلط بیان کیا هے۔ صداقت کو مسخ کرکے ماؤ کی شخصیت پرستی کے علمبردار دعوی کرتے هیں که انهیں نے چینی انقلاب کی حکمت عملی اور طریقۂ کار کے تمام بنیادی نکات مرتب کئے۔ وہ یه الزام دھرتے هیں که کمیونسٹ انٹرنیشنل اور ماسکو نے تو ''انهیں صحیح پالیسی مرتب کرنے سے روکا''۔ اس صریح غلط بیانی کی تشریح محض سیاسی چاپلوسی سے نهیں هو سکتی۔ پیکنگ کے ''نظریهداں'' چینی انقلاب اور چین کی کمیونسٹ پارٹی کی پوری تاریخ ازسرنو، قوم پرست جذبے میں، لکھ رهے هیں۔

جاگیرداری کی بےشمار باقیات چھائی ہوئی تھیں، معیشت کی خاص شاخ رہی۔ ۱۹۴۹ء میں جدید صنعت کل قومی پیداوار کا صرف ۱۷ فیصدی حصہ تھی اور باقی پیداوار زیادہ‌تر زراعت (تقریباً ۷۰ فیصدی)، کارخنداری اور دستکاری پر مشتمل تھی۔

معاشرتی ڈھانچہ غیر ترقی یافتہ تھا اور پسماندہ معیشت کی عکاسی کرتا تھا۔ ۱۹۴۹ء میں جب چین کی عوامی جمہوریہ قائم ہوئی تو ملک میں صرف ۲۵ سے ۳۰ لاکھ تک صنعتی مزدور تھے۔ شہری آبادی پر پیٹی بورژوا عناصر چھائے ہوئے تھے۔ اس وقت چین کی آبادی ۴۷ کروڑ ۵۰ لاکھ تھی۔ اس میں کسان ۹۰ فیصدی سے کم نہیں تھے۔ بورژوازی کمزور طبقہ تھا اور دو گروپوں میں بٹا ہوا تھا — کمپرادور بورژوازی، خاص کر بڑی بورژوازی جو بیرونی سامراجیوں سے تعاون کی بنا پر ابھری تھی، اور قومی بورژوازی جس میں خاص کر متوسط بورژوازی شامل تھی اور پیٹی بورژوازی کا کھاتا پیتا حصہ۔

چینی معاشرے کے نظریات میں مختلف قسم کے پدرشاہی، جاگیردارانہ، پیٹی بورژوا اور بورژوا نظریات حیات، نراجی اور یوٹوپیائی اشتراکی خیالات، مذہبی عقائد (بدھست اور کنفوشس کی تعلیمات) ایک دوسرے سے گھل مل گئے تھے۔ بےلگام عظیم ہان قوم‌پرستی کی جڑیں گہری تھیں۔

روس میں ۱۹۱۷ء میں عظیم اکتوبر سوشلسٹ

کے حامیوں کے مارکسیت دشمن اور عوام دشمن پالیسی کی پردہ دری کے لئے ضروری ھے۔

اس کتابچے کا مقصد قاری کو ان کم جانے واقعات سے واقف کرانا ھے جو چینی کمیونسٹ پارٹی کی اندرونی جدوجہد کی تاریخ کا حصہ ھیں۔ خاص توجہ ماؤ تسے تونگ کی سیاسی سرگرمیوں پر مبذول کی گئی ھے۔

●

چینی کمیونسٹ پارٹی کا قیام اور اس میں دو لائنوں کے درمیان جدوجہد

●

جن حالات میں چین کی کمیونسٹ پارٹی قائم ہوئی اور چینی کمیونسٹوں کے خیالات نے تشکیل پائی وہ غیرمعمولی طور پر پیچیدہ تھے۔ اس وقت چین نیم نوآبادیاتی، نیم جاگیردارانہ ملک تھا اور معاشی، سماجی، سیاسی اور ثقافتی لحاظ سے انتہائی پسماندہ۔

اگرچہ سرمایہ‌دارانہ طریقۂ پیداوار اور جنس‌وزر کے رشتوں نے جن کا ارتقا انیسویں صدی کے آخر میں شروع ہو گیا تھا، چین میں جاگیرداری کے انتشار کو تیز کر دیا تھا، لیکن زراعت جس پر

وسیع پیٹی بورژوا سمندر میں چھوٹا سا جزیرہ تھا۔ درحقیقت چین میں مزدور طبقے کی تحریک شروع ھی ہوئی تھی۔ اسے تجربہ نہیں تھا۔ سماجی نوعیت کے لحاظ سے کئی چینی کمیونسٹ مثالی پیٹی بورژوا انقلابی تھے جن میں فطری طور پر خامیاں اور تذبذب ہوتا ھے۔ ''چین کی صورت حال یہ ھے کہ مزدور طبقہ ایسا اھم عنصر نہیں جو سامراج کے خلاف پوری قومی تحریک کی رھنمائی کرنے کے قابل ھو۔'' چین میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کے نمائندے ووئیتینسکی نے اکتوبر ۱۹۲۳ء میں یہ لکھا تھا۔

اس صورت حال کا بھی کہ روس میں عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب سے پہلے چین میں مارکسزم بالکل اجنبی تھا، چینی پرولتاریہ کے انقلابی ھراول کی تشکیل پر منفی اثر پڑا۔ جیسا کہ ماؤ تسے تونگ نے کہا کہ اکتوبر انقلاب کی توپ کی گھن گرج چین میں مارکسزم لینن ازم لائی۔

روس میں پرولتاری پارٹی کے قیام کی تاریخ سے بحث کرتے ہوئے لینن نے اپنی تصنیف ''کمیونزم میں ''بائیں بازو'' کی طفلانہ بیماری'' میں لکھا ''مارکسزم کو، جو کہ واحد صحیح انقلابی نظریہ ھے روس نے آدھی صدی کی تاریخ میں بے نظیر مصیبتیں اور قربانیاں جھیل کر، بے نظیر انقلابی بہادری، ناقابل یقین توانائی، پرایثار تلاش، مطالعہ، عملی آزمائش، ناامیدی، تصدیق اور یورپ کے تجربے

انقلاب کی فتح نے عالمی پیمانے پر سرمایہ‌داری سے سوشلزم تک انقلابی عبور کا دور شروع کیا۔ اس کا چین پر زبردست اثر پڑا۔ اس نے چینی عوام کے سامنے ان کی نجات کی راہ کھول دی، چین میں مارکسی لیننی تعلیمات، سائنسی سوشلزم کے خیالات کو پھیلانے کی ابتدا کی۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی نوع بنوع امداد کے ذریعے ملک میں مارکسزم کے مطالعے کے حلقے قائم ہوئے۔ وہ ایسی بنیاد بنے جس پر جولائی ۱۹۲۱ء میں چین کی کمیونسٹ پارٹی قائم ہوئی۔

مارکسزم کے مطالعے کے حلقوں سے لے کر کمیونسٹ پارٹی کے قیام تک کا عمل نسبتاً تیزی سے ہوا۔ اس کی وجہ مختلف انقلابی جمہوری تنظیموں کا وجود تھا جن میں سے مارکسی گروپ ابھرے تھے۔ لیکن ان تنظیموں میں کمیونسٹوں کے علاوہ نراج، کسان سوشلزم وغیرہ کے ماننےوالے بھی شامل تھے۔ اسی گونا گونی کی وجہ سے چینی انقلابیوں کے بعض گروپوں میں نظریاتی ناپائداری پیدا ہوئی۔

چین کی سماجی و معاشی اور سیاسی امتیازی خصوصیات نے مارکسی فکر اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے بعض رہنماؤں کے خیالات کو متاثر کیا۔ انھوں نے انقلابی تحریک کے لئے بڑی مشکلات پیدا کیں، ایسی مشکلات جن کا تعلق خاص کر پرولتاری پرت کی کمزوری سے تھا۔ نوخیز چینی پرولتاریہ طبقاتی جدوجہد کے طویل مکتب سے نہیں گزرا تھا، وہ

اپنے ملک کی آزادی کے لئے بےلوث طور پر لڑنے کو تیار تھے لیکن جوھر کے لحاظ سے مارکسزم اور مزدور تحریک کے ساتھ ان کا دور ھی کا واسطہ تھا۔ اس سے ثابت ھوتا ھے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے رھنماؤں نے، جنھوں نے بنیادی طور پر صحیح بین‌الاقوامی راستہ اختیار کیا اور مزدور طبقے کے مقصد کے لئے بہادری سے لڑے، کیوں ٹھوکر کھائی اور غلطیاں کیں۔

نومبر ۱۹۲۷ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس نے ایک قرارداد منظور کی جس کا عنوان تھا ”چینی کمیونسٹ پارٹی کے فوری تنظیمی فرائض“۔ اس میں کہا گیا کہ ”چینی کمیونسٹ پارٹی کی ایک بنیادی تنظیمی خامی، بڑی سیاسی اھم خامی، یہ ھے کہ ھماری پارٹی کے تقریباً تمام رھنما کارکن مزدوروں پر نہیں، یہاں تک کہ غریب کسانوں پر بھی نہیں بلکہ پیٹی بورژوا دانشوروں پر مشتمل ھیں۔ چینی کمیونسٹ پارٹی نے ایک سیاسی رجحان اور پارٹی کی طرح اس وقت تشکیل پائی جب چینی پرولتاریہ ایک طبقے کی حیثیت سے نہیں ابھرا تھا اور جب مزدوروں اور کسانوں کی طبقاتی تحریک بالکل ابتدائی منزل میں تھی۔ قومی تحریک آزادی کا اٹھان جس میں بورژوازی اور خاص کر پیٹی بورژوا دانشوروں نے زبردست رول ادا کیا، چین میں استحصال کئے جانے والے عوام‌الناس

سے حاصل کیا... انیسویں صدی کے دوسرے نصف میں روس نے بین‌الاقوامی روابط کی ایسی دولت اور انقلابی تحریک کے عالمی اشکال اور نظریات کے بارے میں ایسی لاجواب معلومات حاصل کیں جو کسی دوسرے ملک کو نصیب نہیں ہوئی تھیں۔ ''

چینی انقلابیوں کو ایسا تجربہ نہیں تھا۔ کئی چینی کمیونسٹوں کا، جو خاص کر دانشوروں سے تعلق رکھتے تھے، خاص نصب‌العین چین کی سماجی نجات نہیں بلکہ قومی آزادی تھا۔ لہذا ان کی سوچ میں قوم پسند خیالات غالب تھے۔ اس کے سبب سے طبقاتی جدوجہد کے خیالات کسی کونے میں پڑے تھے۔ انھوں نے مارکسی‌لیننی تعلیمات اور اکتوبر انقلاب کو بنیادی طور پر ''قومی احیا'' اور ''چین کی نجات'' کی کلید سمجھا۔ یہ خود ماؤ تسے تونگ نے لکھا ہے۔

پرولتاریہ کی کمزوری اور اشتراکی، جاگیرداری مخالف اور سامراج مخالف انقلابوں کے مقاصد کو ایک انقلابی دھارے میں گڈمڈ کرنا، الجھی ہوئی نظریاتی صورت حال — ان تمام باتوں نے چین میں مارکسی فکر اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے بعض رہنماؤں کے سیاسی خیالات پر کافی اثر ڈالا۔ اکثر ایسے لوگ چینی کمیونسٹ پارٹی اور اس کی قیادت میں شامل ہوگئے جو اپنے آپ کو مارکسی اور پرولتاری انقلابی کہتے تھے، جو واقعی

پیٹی بورژوا انقلابیوں ھی میں پائی جاتی ھیں۔ "

اس کے باوجود کمیونسٹ پارٹی کا ظھور میں آنا انقلابی تحریک کا منطقی اور لازمی نتیجہ تھا جو چین میں عظیم اکتوبر سوشلسٹ انقلاب کے زبردست اثر کے تحت بڑھ رھی تھی۔ روس میں مزدوروں اور کسانوں کی فتح نے تمام دنیا کے، جس میں نوآبادیاتی اور ماتحت ملک بھی شامل تھے، پرولتاریہ اور محنت کش عوام الناس کی انقلابی سرگرمی بڑھا دی تھی۔

"۴ مئی کی تحریک (۱۹۱۹ء)" نے جو اکتوبر انقلاب کے تحت ابھری تھی، دکھا دیا کہ چین کے محنت کش عوام سامراجی ظلم کے خلاف ثابت‌قدم جدوجہد کرنے کےلئے تیار ھیں۔ زندگی نے مستقل یہ مطالبہ کیا کہ مارکسزم کے مطالعے کے حلقے ایک متحدہ سیاسی تنظیم میں تبدیل ھو جائیں جو سماجی بےانصافی اور سامراج کے خلاف نوخیز مزدور طبقے اور جمہوری قومی آزادی کی قوتوں کی جدوجہد کی رھنمائی کر سکے۔ اس قسم کی تنظیم ظھور میں آگئی۔

چین کی کمیونسٹ پارٹی مارکسی لیننی نوعیت کی پارٹی کی طرح قائم ھوئی۔ اپنی پھلی کانگریس میں اس نے اپنے نصب العین کا اعلان کیا: اشتراکی انقلاب، پرولتاریہ کی آمریت اور غیر طبقاتی کمیونسٹ معاشرہ۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی پھلی کانگریس نے کمیونسٹ انٹرنیشنل سے الحاق کے متعلق اصولی

کے طبقاتی شعور کی اور طبقاتی جدوجہد کی ترقی سے آگے بڑھ گیا۔ اس دور میں پیٹی بورژوازی کے انتہائی ریڈیکل عناصر ہماری پارٹی میں شامل ہوئے جو قومی تحریک آزادی کے بائیں بازو سے بھی آگے تھے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کا ابتدائی مرکزہ انھیں عناصر پر مشتمل تھا۔ پارٹی میں مزدوروں اور غریب کسانوں کی بڑے پیمانے پر شمولیت بعد میں ہوئی جب محنت کش عوام کی انقلابی طبقاتی تحریک روزافزوں پھیلنے لگی۔ نسبتاً اسی وجہ سے پیٹی بورژوا پرت کے لوگوں کا چینی کمیونسٹ پارٹی میں رہنمایانہ رول قائم رہا۔ یہ انقلابی پیٹی بورژوا عناصر، جنھیں ابتدائی دور کی انقلابی لہر اور جوش نے اوپر اٹھالیا تھا، مارکسزم اور لینن ازم کی نظریاتی تعلیم سے دور تھے، انھیں بین الاقوامی پرولتاری تحریک کے تجربے کا علم نہیں تھا، استحصال کئے جانےوالے چینی عوام سے ان کا رابطہ نہیں تھا اور وہ مزدوروں اور کسانوں کی طبقاتی جدوجہد سے علحدہ تھے۔ ان پیٹی بورژوا عناصر کا کافی حصہ چینی کمیونسٹ پارٹی میں جذب نہیں ہوا اور ثابت قدم پرولتاری انقلابیوں میں نہیں بدلا۔ اس سے بھی زیادہ یہ کہ وہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر سیاسی عدم استحکامی، بےاصولی، ارادے کی کمی، تنظیم کی نااہلیت، غیرپرولتاری عادتیں اور روایات، تعصبات اور خوش فہمیاں لائے جو

کانگریس (اپریل — مئی ۱۹۲۷ء) تک چینی کمیونسٹ پارٹی کے ۵۸ ہزار ممبر تھے جن میں ۵۰ فیصدی سے زیادہ مزدور اور تقریباً ۱۹ فیصدی کسان تھے۔

چھٹی کانگریس جون — جولائی ۱۹۲۸ء میں منعقد ہوئی۔ اس میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی عاملہ کمیٹی کے وفد نے حصہ لیا۔ یہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ میں اہم سنگ‌میل تھا۔ کانگریس سے کئی ماہ پہلے اسی سال فروری میں عاملہ کمیٹی کے نویں مکمل اجلاس نے ''چینی سوال پر قرارداد،، منظور کی تھی جس میں چین میں انقلابی تحریک کی رواں منزل اور امتیازی خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس میں زور دیا گیا تھا کہ ''کمیونسٹ انٹرنیشنل کی عاملہ کمیٹی اپنی تمام شاخوں کے ذمے یہ فرض عائد کرتی ہے کہ وہ چینی انقلاب کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔ ،،

اس قرارداد کے زیر اثر کانگریس نے جو دستاویزیں منظور کیں، ان ھی کی بنیاد پر چینی کمیونسٹ پارٹی کا مکمل پروگرام مرتب کیا گیا۔ کانگریس نے چینی انقلاب کے مندرجہ‌ذیل بنیادی فرائض بیان کئے: سامراجیوں کو ملک سے باھر نکالنا، ملک کو متحد کرنا، بڑے مالکوں کی زمین کی ملکیت کو مکمل طور پر ختم کرنا اور جاگیردارانہ جوئے سے کسانوں کو نجات دلانا، مزدوروں، کسانوں اور سپاھیوں کے نمائندوں کی سوویتوں کا اقتدار

فیصلہ کیا۔ بے شمار مشکلات کے باوجود کمیونسٹ انٹرنیشنل کی مدد سے چین کی کمیونسٹ تحریک میں ایک مضبوط مارکسی بنیادی گروپ نے تشکیل پائی۔ اس نے صحیح سیاسی راہ معین کی۔

دوسری کانگریس نے جولائی ۱۹۲۲ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی حقیقی پرولتاری پارٹی بننے کی کوشش کی پرزور تصدیق کی۔ ''ہمیں ایک حقیقی سیاسی پارٹی بننا چاہئے جو پرولتاری عوام الناس کی تخلیق کی ہوئی ہو، جس میں انقلابی روح رچی ہوئی ہو، جو پرولتاریہ کے مفاد کے لئے لڑنے اور پرولتاری انقلابی تحریک کی رہنما بننے کو تیار ہو۔،، یہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے قواعد و ضوابط کے متعلق قرارداد میں تحریر تھا۔

کانگریس نے پارٹی کو بالشویک نمونے پر بنانے کی حمایت کی اور کمیونسٹ انٹرنیشنل میں شامل ہونے کے متعلق تجویز منظور کی جس کی رہنمائی میں بعد میں چینی کمیونسٹوں کا سیاسی اور تنظیمی کام جاری رہا۔

دوسری، تیسری (جون ۱۹۲۳ء) اور چوتھی (جنوری ۱۹۲۵ء) کانگریسوں کی دستاویزوں نے پرولتاریہ کو پارٹی کا خاص پشتہ اور ہراول اور بعد میں انقلاب کا قائد، اور کسانوں کو پرولتاریہ کا خاص اتحادی قرار دیا جس کی سرگرم حمایت کے بغیر چینی انقلاب کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پانچویں

کے صدر۔ فانگ چی من پہلے انقلابی مرکزوں کے بانی تھے، نان‌چانگ بغاوت کے شریک، جب چینی سرخ فوج قائم ہوئی۔ چوتے فوج کے داستانی رھنما تھے۔ فوج کے سپہ سالار، کمیونسٹ یہھ تنگ، پینگ تے ھوائی، ھولونگ تھے۔ کاؤکانگ انقلابی تحریک، کمیونسٹ پارٹی اور چین کی عوامی جمہوریہ کے ایک نمایاں رھنما تھے۔ وانگ منگ، پوکو، چانگ وین‌تین کئی بار پارٹی کی قیادت میں شامل رھے اور مارکسی لیننی، بین‌الاقوامیت پسندی کے خیالات کا پرچم بلند کئے رھے۔ بہت سے انقلابی لڑائیوں میں کام آئے، بعض کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت سے ھٹا دیا گیا۔ لیکن ان کی زندگی اور سرگرمی کی شاندار یاد ھمیشہ زندہ رھےگی۔

چین کی کمیونسٹ پارٹی میں دو لائنوں نے، ایک مارکسی اور بین‌الاقوامیت پسند جس کا پرچم اکتوبر انقلاب کے خیالات تھے اور دوسری لائن جس کے نظریات کا جوھر قوم پرست اور پیٹی بورژوا تھا، زیادہ وضاحت سے تشکیل پائی۔ آخرالذکر خاص کر ماؤ تسے تونگ کے نام سے وابستہ ھے جو بعد میں پیٹی بورژوا قوم پرست رجحان بن گیا اور ماؤازم کے نام سے مشہور ھے۔

مارکسی بین الاقوامیت پسند لائن اور پیٹی بورژوا قوم پرست رجحان کے درمیان جدوجہد چین کی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ کی ایک امتیازی خصوصیت

قائم کرنا جو مزدور طبقے اور کسانوں کی جمہوری آمریت کی بہترین شکل ہے۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی عاملہ کمیٹی کے وفد کی سفارش پر چھٹی کانگریس نے زرعی انقلاب کے نعرے کے تحت کسان تحریک اور چھاپے مار لڑائی پر خاص توجہ دی، ان امکانات کو پیش نظر رکھ کر کہ چھاپے مار دستوں سے مزدوروں اور کسانوں کی ایک باقاعدہ سرخ فوج بنائی جائے۔

ان تمام باتوں سے اشارہ ملتا ہے کہ چینی انقلاب کی جانب صحیح مارکسی رسائی تھی، ایسی رسائی جس کے علمبردار بین الاقوامیت پسند کمیونسٹ تھے۔ ان میں سب سے پہلے لی تاچاؤ کا ذکر کرنا ضروری ہے جو چین میں مارکسزم کے مبلغوں اور کمیونسٹ پارٹی کے بانیوں میں تھے۔ چوچیوپو پارٹی کے نمایاں لیڈر تھے، جنھوں نے سوویت روس آکر اکتوبر انقلاب کے تجربے کا مطالعہ کیا۔ پینگ پائی نے کسانوں کی پہلی یونین بنائی اور ملک کے جنوب میں پہلی بار مزدوروں اور کسانوں کی حکومت قائم کی۔ چانگ تائی لیئی کمیونسٹ پارٹی اور نوجوان کمیونسٹ لیگ کے تنظیم کاروں میں سے ایک تھے اور ۱۹۲۷ء میں انھوں نے کینٹن کی مسلح بغاوت کی رہنمائی کی۔ سو چاؤ چنگ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولیٹ بیورو کے رکن تھے اور کینٹن کمیون کی حکومت کی عاملہ کمیٹی

باقیات کے خلاف جدوجہد اور سامراج کے خلاف جدوجہد کا ایک مجموعہ ہے، کسان تحریک کو، دیہی علاقوں میں انقلابی جدوجہد کو ترقی دینے کا اور انقلاب میں تنزل کے دور میں امدادی اڈوں کے قیام کا راستہ، انقلاب کے بورژوا جمہوری دور میں پیٹی‌بورژوازی اور قومی بورژوازی سے اتحاد کی سمت کا تعین، یہ مقولہ کہ چین میں مسلح انقلاب دشمنی کا مقابلہ مسلح انقلاب سے ہے، چینی انقلابیوں کا سوویت یونین سے اتحاد قائم کرنے کی راہ کا انتخاب۔ ان رہبر نکات کی بدولت چینی کمیونسٹ پارٹی کو کامیابیاں حاصل ہوئیں اور آخرکار چینی انقلاب نے ۱۹۴۹ء میں فتح حاصل کی۔

دوسری طرف، پیٹی بورژوا قوم پرست لائن نے چین میں کمیونسٹ تحریک کی ترقی میں کوئی مثبت رول ادا نہیں کیا اور نہ وہ کر سکتی تھی۔ جب بھی پیٹی بورژوا قوم پرستوں نے جان بوجھ کر یا غیرشعوری طور پر مارکسی لیننی ہدایات کو مسخ کیا اور پارٹی کو بھٹکایا تو انقلابی تحریک کو شکستوں اور پسپائیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

اس حقیقت نے کہ ۱۹۲۷ء کے بعد جب چیانگ کائی‌شیک اور اس کے ٹولے نے اقتدار غصب کرلیا تو چینی کمیونسٹ پارٹی کو دہشت کے سخت زمانے میں کام کرنا پڑا، ان دو لائنوں کے درمیان جدوجہد کے راستے اور نتائج پر کافی اثر ڈالا — کومنتانگ

تھی۔ اس کا اظہار پارٹی کانگریسوں کے فیصلوں، چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کے نظریاتی تصورات اور ھدایات اور اس کی عملی سرگرمیوں میں ملتا ھے۔ ماؤ تسے تونگ اور ان کے سوانح نگار معاملے کے جوھر کو دھندلا کرنا چاھتے ھیں۔ کہا جاتا ھے کہ ماؤ تسے تونگ کی ''صحیح لائن،، کے خلاف کئی ''غلط لائنیں،، تھیں۔ علاوہ‌ازیں، پیکنگ کی مطبوعات میں ھر سال ''غلط لائنوں،، کی تعداد بڑھتی جا رھی ھے۔ انھوں نے چو چیو پو، وانگ منگ، پینگ تے ھوائی، کاؤکانگ، جاؤ شوشی، لیو شاؤ چی کی ''بائیں اور دائیں کجرویوں،، کو چین تو سیو اور لی لی سان کی موقع پرست غلطیوں سے جوڑ دیا۔ ''ثقافتی انقلاب،، کے دوران میں زیادہ‌تر پارٹی کارکنوں پر ''انھیں پارٹی میں اقتدار حاصل ھے اور سرمایہ‌دارانہ راستے پر چل رھے ھیں،، کا الزام لگایا گیا۔ بعد میں معلوم ھوا کہ ''لیو شاؤ چی قسم کے ٹھگ،، بھی تھے، یہ لقب لن پیاؤ اور ان کے حامیوں کو دیا گیا۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کے مارکسی لیننی بین‌الاقوامیت پسند ممبروں نے چین کے عوام کی جدوجہد کے لئے لینن کی تصانیف اور کمیونسٹ انٹرنیشنل اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کی دستاویزوں میں جو مقولات ھیں ان سے رھنمائی حاصل کی۔ ان میں یہ ھدایتیں ھیں: چینی انقلاب کی اس طرح تعریف کہ جاگیردارانہ

کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کی تعداد ۳ لاکھ (۱۹۳۴ء) سے گھٹ کر ۴۰ ہزار (۱۹۳۷ء) ہو گئی۔

۱۹۲۷ء اور ۱۹۳۵ء کے درمیان چینی کمیونسٹ پارٹی کے تقریباً ۴ لاکھ ممبر اور ہمدرد مار ڈالے گئے۔ ان میں لگ بھگ وہ تمام کمیونسٹ شامل تھے جو شہروں کی پارٹی تنظیموں یعنی مزدور طبقے میں کام کرتے تھے۔ پارٹی کے اکثر پرانے کارکن جن میں تجربے کار رہنما بھی شامل تھے، صفحہ ہستی سے مٹا دئے گئے۔ چین کی کمیونسٹ پارٹی کے لئے یہ المیہ تھا۔

بنیادی طور پر پارٹی کا تمام کام ان فوجی وحدتوں میں مرکوز تھا جن پر اس کا اختیار تھا اور ان کئی امدادی اڈوں میں جو چین کے خاص سیاسی مرکزوں اور پرولتاریہ کی اکثریت سے دور تھے۔ ایک عرصے تک پارٹی کی تعداد کسانوں، پیٹی بورژوا لوگوں اور دانشوروں کی شمولیت سے بڑھی۔ چینی کمیونسٹ پارٹی میں صنعتی مزدوروں کا شامل ہونا عملی طور پر بند ہو گیا۔ پارٹی پر چھوٹی ملکیت کے مالکوں کا دباؤ بڑھ گیا۔

یہی وہ زمانہ تھا جب ماؤ تسے تونگ کے زیر رہنمائی قوم پرست پیٹی بورژوا عناصر کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں جو زبردست نقصانات کی وجہ سے کمزور ہوگئی تھی، اور فوج میں اپنی حیثیت مستحکم کرنے میں کامیاب ہوئے۔ انھوں نے ایک طرف فوج کا

کی مرکزی حکومت، صوبائی فوجی گٹ، مغربی سامراجیوں کی فوجیں اور جاپانی حملہ‌آور کمیونسٹوں کے خلاف بےرحمی سے لڑے۔ محنت‌کش عوام کی نجات کی خاطر جدوجہد میں چینی کمیونسٹوں نے بڑی جرأت کا مظاہرہ کیا۔ ان لڑائیوں میں کمیونسٹ پارٹی کے آزمودہ رہنماؤں کی اکثریت اور پارٹی کے بہترین ممبر کام آئے۔

۱۹۲۷ء میں عسکریت پرست چینی جنرلوں نے لی تاچاؤ کو قتل کر دیا۔ چانگ تائی لیئی بھی مارے گئے۔ دو سال کے بعد پینگ پائی کو بھی شنگھائی میں مار ڈالا گیا۔ ۱۹۳۵ء میں کومنتانگ کے افسروں نے چوچیو پو کو گولی مار دی۔ اسی سال چینی سرخ فوج کے ایک سپوت فانگ چی من کو بےرحمی سے قتل کر دیا گیا۔

کومنتانگ نے ہزاروں چینی کمیونسٹوں کو قتل کیا۔ ۱۹۲۷ء میں چیانگ کائی شیک کے فوج کے ذریعے اقتدار میں آنے کے چھ ماہ بعد چینی کمیونسٹ پارٹی کی رکنیت ۵۰ ہزار سے گھٹ کر ۱۰ ہزار رہ گئی۔ غداری کے سبب سے جب شنگھائی میں کمیونسٹوں پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے تو پارٹی کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

جب چینی سرخ فوج ملک کے مرکز سے شمال مغربی علاقے کی طرف پسپا ہوئی تو پارٹی کو زبردست نقصان اٹھانا پڑا۔ سرکاری چینی اعداد کے مطابق

اور سوویت یونین کے ہاتھوں شمال مشرقی چین کی آزادی کے باعث ممکن ہوئی۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۹ء تک چینی انقلابی تحریک کا مرکز منچوریا میں منتقل ہو گیا جہاں سوویت یونین کی مدد سے چین کو نوآبادیاتی اور سماجی ظلم سے آزاد کرنے کی خاطر جدوجہد کی آخری منزل کی سرگرم تیاریاں کی گئیں۔

عسکریت پرست جاپان کی شکست اور اس شکست میں سوویت یونین کی فیصلہ کن امداد کی بدولت چین میں انقلابی قوتیں مضبوط ہوئیں۔ عوامی فوج آزادی کو مستحکم عقب کی اور سوویت فوج کے ہاتھوں پکڑے ہوئے جاپانی سازوسامان سے اسے لیس کرنے اور مضبوط کرنے کے امکان کی ضمانت ملی۔

جاپانی عسکریت پرستی کی مزاحمت کے برسوں میں چین کی فوج آزادی کے ہزاروں افسروں نے سوویت مشرق بعید میں فوجی تربیت حاصل کی۔ سوویت ماہروں نے حکومت کے انتظامیے اور معاشی نظم و نسق کا تجربہ بھی چینی غیرفوجی کارکنوں کو فراہم کیا۔

سوویت فوج اور سوویت غیرفوجی تنظیموں نے چین کے انقلابیوں کو بڑے پیمانے پر مادی امداد دی۔ خاص طور پر انھوں نے منچوریا کی معیشت تیزی سے بحال کرنے اور تباہ شدہ نقل و حمل کے راستے مرمت کرنے میں ہر طرح ہاتھ بٹایا۔ سوویت ریل مزدوروں کی پرخلوص کوششوں سے منچوریا کی مرکزی اور

سہارا لیا اور دوسری طرف کسان عوام، غیر طبقاتی عناصر کا۔ یہ بات بڑی علامتی ہے کہ ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر اپنے نظریاتی مخالفوں کے خلاف جدوجہد میں سراسر پارٹی دشمن اور سازشی طریقے استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اس کے معنی اور اہمیت صرف تین دہائیوں کے بعد منظرعام پر آئے۔

اس دور کی حالت ایسی تھی کہ ماؤپرست اپنی سرگرمیوں کو عوامی جدوجہد کے دھارے سے منسلک کرنے پر مجبور تھے۔ عوام الناس کے جوش و خروش، بین الاقوامی حمایت حاصل کرنے کی اہم ضرورت نے — خاص کر سوویت یونین اور آزادی کی تمام قوتوں سے — چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کو مجبور کردیا کہ وہ واحد راستہ اختیار کرے: انقلابی جہد کی راہ۔ اپنی قوم پرست خواہشات کے باوجود ماؤ پرست اس حقیقت کو پیش نظر رکھنے پر مجبور تھے کہ بین الاقوامی میدان اور خود چین میں سیاسی حالات ایسے تھے کہ وہ کوئی دوسرا راستہ اختیار نہیں کرسکتے تھے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی نے بیرونی سامراجی ظلم کے خلاف جدوجہد کی رہبری کی اور فاتح عوامی انقلاب کی ہراول رہی۔ یہاں یہ زور دینے کی ضرورت ہے کہ ۱۹۴۹ء میں چینی محنت کش عوام کی فتح جرمن فاشیت اور جاپانی عسکریت پرستی کی شکست

کے شروع میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کے ایک اعلی عہدیدار اور چینی رہنماؤں کی ملاقات ہوئی)۔ یہ امداد اس لئے اہم تھی کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں پیٹی بورژوا قوم پرست کارکن، خاص کر ماؤ تسے تونگ، چینی انقلاب کے امکانات کا جائزہ لینے میں ایک انتہا سے دوسری انتہا اختیار کر رہے تھے۔ مثلاً ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء میں ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں نے امکانات کو بڑھا چڑھا کر ''انقلابی بےصبری،، دکھائی اور اپنی قوتوں کو محفوظ رکھنا نظر انداز کیا تاکہ جدوجہد کی سیاسی اور سفارتی شکلوں کو اپنی فوجی قوت بڑھانے سے جوڑا جائے اور اس طرح فیصلہ کن دھاوا بولنے کے لئے راستہ ہموار کیا جائے۔ اس کے برعکس ۱۹۴۸ء اور ۱۹۴۹ء میں کومنتانگ کے حملے اور ۱۹۴۷ء میں ییرنان سے اس کے ہاتھ دھو بیٹھنے کے بعد انہوں نے جلد فتح کے امکانات پر عدم اعتمادی ظاہر کی اور تمام چین میں عوامی اقتدار کے قیام کے عملی پہلوؤں کا منصوبہ بنانے میں ناکام رہے۔

ترقی یافتہ صنعتوں، بڑی تعداد میں مزدور طبقے کی موجودگی، مضبوط پارٹی تنظیموں اور سوویت یونین کی قربت کے سبب ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۹ء تک منچوریا حکمت عملی کا ایسا اڈا بن گیا جہاں سے عوامی فوج آزادی نے تیز پیش‌قدمی شروع کی اور

جنوبی ریلوے لائنیں مختصر مدت میں کام کرنے لگیں۔ اس سے عوامی فوج آزادی کو اپنی سپاہ از سرنو منظم اور متحد کرنے میں بڑی مدد ملی جس سے منچوریا میں کومنتانگ کی آخری شکست ہوئی اور اس کی فوج کو مکمل طور پر منچوریا چھوڑنا پڑا۔ اسی نے جنوب کی جانب فوج آزادی کی عام پیش‌قدمی کے لئے راستہ ہموار کیا۔

ان علاقوں میں جنھیں سوویت فوج نے جاپانی حملہ‌آوروں سے آزاد کیا تھا، چینی عوام کو آزادی سے اپنی مرضی ظاہر کرنے کا موقع ملا۔ وہاں عوام کے جمہوری اقتدار کے ادارے قائم ہونے شروع ہو گئے۔

اسی زمانے میں سوویت حکومت نے اس کے لئے تمام اقدام کئے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ چین میں خاص کر منچوریا میں مسلح مداخلت نہ کرے۔

اس وقت سوویت کمیونسٹ پارٹی نے چینی کمیونسٹ پارٹی کو صحیح سیاسی لائن مرتب کرنے میں اہم مدد دی۔ منچوریا کے عوامی جمہوری علاقوں سے ۱۹۴۵ء اور جون ۱۹۴۹ء میں چینی وفدوں کی سوویت یونین میں آمد اور صلاح و مشورے کی دوسری شکلیں بہت مفید ثابت ہوئیں۔ (۱۹۴۵ء سے سوویت پارٹی کے کارکن چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے شمال مشرقی بیورو سے کارگر رابطہ قائم رکھنے کے لئے منچوریا میں تھے۔ ۱۹۴۹ء

پارٹی کی قیادت میں پیٹی بورژوا قوم پرست اپنے پرانے منصوبوں پر پردہ ڈالنے پر مجبور تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پارٹی اور عوام میں عظیم طاقتی اور قوم پرست خیالات غیر مقبول ھیں۔ چین کو سوویت یونین اور دوسرے سوشلسٹ ملکوں کی بڑے پیمانے پر امداد اور سوشلزم تعمیر کرنے کے بین الاقوامی تجربے کے چین میں استعمال سے ماؤ پرستوں کے پینترے ناکام رہے اور چین اور کمیونسٹ پارٹی میں بین الاقوامی رجحان مضبوط ھوا۔

لیکن چھٹی دھائی کے آخر میں پارٹی کی قیادت میں قوم پرست رجحان پھر ابھر آیا۔ ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامی اکثر پارٹی کے متعلق لیننی تعلیمات کو مسخ کرتے رھے۔ انھوں نے سائنسی سوشلزم کے نظریے اور عمل اور پرولتاری بین الاقوامیت پسندی کے اصولوں کو نظرانداز کیا۔ ماؤازم کی پرانی تاریخ کی روشنی میں یہ تغیر اتفاقی نہیں تھا، اگرچہ یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ناگزیر اور طےشدہ تھا۔

کمیونسٹ پارٹی کے لئے صحیح پالیسی مرتب کرنے، مزدوروں پر تکیہ کرنے، کسانوں کی رھنمائی کرنے لیکن ان میں ضم نہ ھونے کی اھمیت اور اشد ضرورت کے بارے میں لینن کی ھدایات پہلے کی طرح آج بھی ایسے ملک کے لئے خاص طور سے مناسب ھیں جہاں آبادی کی اکثریت کسانوں اور پیٹی بورژوازی پر

تیزی سے پورے چین کو چیانگ کائی شیک کی فوج اور اس کے سامراجی سرپرستوں سے آزاد کرا لیا۔ تین فیصلہ کن لڑائیوں میں سے دو — لیاؤشین کی (مکڈین) اور پیکنگ تین‌تسن کی لڑائی — منچوریا کی فوج نے جیتیں۔

سوویت یونین کے ساتھ چینی انقلابیوں کے برادرانہ اتحاد نے چینی مزدور طبقے کی نسبتاً کمزوری اور انتشار کی تلافی کردی، چینی انقلاب کی اندرونی قوتوں کے استحکام میں مدد دی اور انقلاب‌دشمنی کی درآمد کے خلاف اس کی مدافعت کی۔ چینی عوام کی فتح نے لینن کے اس مقولے کی مسلمہ طور پر تصدیق کر دی کہ ''اب مشرق میں قوموں کی انقلابی تحریک بین الاقوامی سامراج کے خلاف ہماری سوویت ریپبلک کی انقلابی جدوجہد کے براہ‌راست شانہ بشانہ ہوکر ہی موثر طریقے سے بڑھ سکتی ہے اور کامیابی کی منزل تک پہنچ سکتی ہے۔''*

چھٹی دہائی میں چین کی عوامی جمہوریہ نے جاگیردارانہ باقیات کے خلاف سرگرم جدوجہد کی، اہم معاشرتی تبدیلیاں کیں، جمہوری انقلاب کے فرائض پورے کئے اور اشتراکی سماج تعمیر کرنے کے لئے لازمی شرائط پوری کیں۔ چینی کمیونسٹ

---

* لینن۔ ''مشرق کی قوموں کی کمیونسٹ تنظیموں کی دوسری کل روس کانگریس سے خطاب'' (تیسرا حصہ)۔

3*

کسی نہ کسی طرح وابستہ رہا۔ لیکن ماؤ کی سرگرمیوں کا معروضی طور پر تجزیہ کرنے میں بڑی مشکلات حائل ہوتی ہیں۔ ان کا سرچشمہ نہ صرف شائع شدہ مواد کی کمی بلکہ سرکاری چینی وقائع نگاری اور ماؤپرست پروپگنڈے کے ہاتھوں حقائق کی صریحاً دروغ بیانی بھی ہے۔

ماؤ تسے تونگ پسماندہ نیم جاگیردارانہ چین کی پیداوار تھے۔ انھوں نے خوشحال کسان گھرانے میں پرورش پائی۔ پرولتاری عالمی تصور کے مقابلے میں چھوٹی جائیداد کے مالک کا ماحول، نظریہ، جذبات اور محرکات ان کے کہیں زیادہ قریب رہے۔ وہ عظیم طاقتی جارحانہ قوم پرستی کے پوری طرح قائل تھے جسے چین میں شہنشاہوں نے فروغ دیا تھا۔ بعد میں وہ چینی بورژوازی، چھوٹی جائیداد کے مالکوں اور دانشوروں کا نظریہ بن گئی۔

انتہائی مختلف قسم کے رجحانات نے ماؤ تسے تونگ کے خیالات کی تشکیل کی۔ ۱۹۳۶ء میں امریکی صحافی ایڈگر اسنو سے چانگشا میں مدرسین کے تربیتی اسکول (جسے انھوں نے ۱۹۱۸ء میں ختم کیا) کے زمانے کی بابت گفتگو کرتے ہوئے ماؤ تسے تونگ نے کہا ”اس وقت میرا ذہن لبرل‌ازم، جمہوری اصلاح پسندی اور یوٹوپیائی سوشلزم کے خیالات کا عجیب و غریب مرکب تھا۔ انیسویں صدی کی جمہوریت، یوٹوپیائیت اور پرانے قسم کے لبرل‌ازم سے

مشتمل ہے۔ چین کی حالت دکھاتی ہے کہ جب کوئی کمیونسٹ پارٹی لینن کی ان ہدایتوں کو نظرانداز کرتی ہے، پیٹی بورژوا اور نراجی عناصر کے سامنے بےبس ہو جاتی ہے، جب برادرانہ پارٹیوں اور ملکوں سے اس کے بین‌الاقوامی رابطے کٹ جاتے ہیں تو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

قوم پرستی اور مہم‌پرستی، جو پیٹی بورژوا انقلابیوں میں جبلی طور پر ہوتی ہیں، چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کی پالیسی پر بتدریج غالب ہوگئیں۔ جیساکہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے یہ خصوصیات ماؤ تسےتونگ کی سرگرمیوں میں انتہائی علانیہ طور پر ظاہر ہوتی تھیں۔ اس لئے مارکسی مورخوں کے لئے یہ خاص طور سے اہم ہے کہ وہ چینی انقلاب میں ماؤ تسےتونگ کے حقیقی رول کا جائزہ لیں۔

●

سیاسی لیڈر کی حیثیت سے ماؤ تسے تونگ کا ظہور

●

ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے ماؤ تسے تونگ کے ارتقا نے پیچیدہ اور متضاد راستہ طے کیا۔ ایک عرصے تک ان کا نام چینی عوام کی آزادی حاصل کرنے کی کوششوں کے مختلف واقعات سے

شہری نوجوانوں، بورژوا دانشوروں اور پیٹی بورژوا ماحول تک محدود تھے۔

ماؤ تسے تونگ کومنتانگ میں سرگرم تھے اور ۱۹۲۳ء اور ۱۹۲۴ء میں اس کی شنگھائی شاخ کے سکریٹری رہے۔ ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء میں انھوں نے کومنتانگ کی مرکزی کمیٹی کے ایجی‌ٹیشن اور پروپگنڈہ محکمے کے رہنما کا عہدہ سنبھالا اور کومنتانگ کی مرکزی عاملہ کمیٹی کے امیدوار ممبر رہے۔ بذات خود یہ بات قابل اعتراض نہیں ہو سکتی کیونکہ اس زمانے میں کومنتانگ سے تعاون چینی کمیونسٹ پارٹی کی باقاعدہ پالیسی تھی۔ لیکن ان کے نظریاتی عدم استحکام کے سبب ماؤ کے ممتاز بورژوا سیاست دانوں کے ساتھ قریبی رابطوں نے ان پر اثر ڈالا۔ اس وقت جو چینی کمیونسٹ ان کے ساتھ کام کرتے تھے، وہ یاد کرتے ہیں کہ تیسری دھائی کے وسط میں کومنتانگ سے بہت زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے ماؤ کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے نکال دیا گیا۔

ایک عرصے تک ماؤ تسے تونگ کا شمار پارٹی کے رہنماؤں میں نہیں ہوتا تھا۔ تیسری دھائی میں وہ صوبہ ہونان کے ایک پبلک لیڈر کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ یہ بات علامتی ہے کہ اس زمانے میں لی تا چاؤ، چوچیو پو اور دوسرے ممتاز چینی مارکسیوں نے ماؤ تسے تونگ کا بڑے پارٹی

مجھے موہوم شوق تھا۔ ،، پیکنگ کے پہلے سفر کی بابت جو اسکول ختم کرنے کے ڈیڑھ یا دو سال بعد انھوں نے کیا، اس سے پہلے کہ وہ ''مارکسی بنے،، (اس طرح انھوں نے اپنے بارے میں بتایا)، ماؤ نے کہا کہ انھوں نے نراجیت پر کئی کتابیں پڑھیں اور ان سے متاثر ہوئے۔ اس وقت وہ اس کے کئی اصولوں کے حامی تھے۔

دوسرے نراجیوں سے خط و کتابت کرنے کے علاوہ ماؤ تسے تونگ نے نراجی جماعت قائم کرنے پر بھی غور کیا۔ ابھی تک ایڈگر اسنو ماؤ کے وہ واحد سوانح نگار ھیں جنھوں نے براہ‌راست معلومات حاصل کیں۔ انھوں نے لکھا ھے کہ ماؤ نے کمیونسٹ ہونے (لگ بھگ ۳۰ برس کی عمر میں) سے پہلے ''اپنے نظریاتی خیالات کم از کم سات بار بدلے تھے، بدھمت، بادشاھت سے سوشلزم تک،،۔

چینی سرکاری وقائع نگاری کے موجودہ دعووں کے برعکس ماؤ تسے‌تونگ کا نہ تو مزدور طبقے کی تحریک سے قریبی تعلق تھا اور نہ انھوں نے مارکسزم لینن‌ازم، سائنسی سوشلزم کا گہرا مطالعہ کیا۔ تیسری دھائی کے پہلے نصف میں وہ صرف طلبا اور نوجوانوں کی تحریک میں سرگرم تھے۔ ۱۹۲۱ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہونے کے بعد بھی وہ پرولتاریہ سے علحدہ رھے۔ ان کے معاشرتی رابطے

تونگ کی تشکیل کے برسوں میں مارکسزم لینن‌ازم کی بنیادی کلاسیکی تحریریں بہت کم تعداد میں چینی زبان میں دستیاب تھیں۔ مارکسی فلسفے اور سیاسی معاشیات سے ان کا تعارف چینی مصنفوں کے عام فہم کتابچوں سے ہوا جن میں اکثر غلطیاں تھیں۔

ماؤتسے تونگ کی مارکسی لیننی علم کی سطح کا اندازہ ان دو مضامین سے کیا جا سکتا ہے جو انھوں نے ۱۹۲۶ء کے شروع میں ''چنگ کو تسی‌نین،، رسالے کے لئے لکھے تھے۔ اس وقت وہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ممبر تھے۔ مضامین ھیں ''چینی کسانوں میں مختلف طبقے اور چینی انقلاب کی جانب ان کا رویہ،، اور ''چینی معاشرے میں مختلف طبقات کا تجزیہ،، — وہ مارکسزم کے بنیادی سوالات پر الجھے ہوئے ھیں اور ان سے ظاھر ہوتا ھے کہ مصنف معاشرے کے سماجی ڈھانچے کا تجزیہ کرنے کے لئے مارکسزم کے خاص مقولات کا اطلاق کرنے کا اھل نہیں ھے۔ یہاں صرف یہ کہنا کافی ھے کہ ماؤ تسے تونگ کے خیال کے مطابق ''کسی بھی ملک کی آبادی پانچ زمروں پر مشتمل ہوتی ھے: بڑی، درمیانی اور پیٹی بورژوازی، نیم‌پرولتاریہ اور پرولتاریہ،،۔ اس نمونے کا چین کے دیہی علاقوں پر اطلاق کرکے وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ''بڑے زمینداروں کی درجہ بندی بڑی بورژوازی کے ساتھ کی گئی ھے، چھوٹے زمینداروں کی درمیانی بورژوازی کے ساتھ،

لیڈروں میں ذکر نہیں کیا۔ ماؤتسے تونگ چینی کمیونسٹ پارٹی کی کئی کانگریسوں میں موجود نہ تھے۔ انھوں نے ایڈگر اسنو کو بتایا کہ وہ دوسری کانگریس میں اس لئے شریک نہیں ہوئے کہ ''اس جگہ کا نام بھول گئے تھے جہاں وہ منعقد ہونےوالی تھی،،۔ بیماری کے باعث وہ چوتھی کانگریس میں بھی موجود نہیں تھے۔ پانچویں کانگریس میں انھوں نے شرکت کی جہاں وہ بول سکتے تھے لیکن ووٹ نہیں دے سکتے تھے۔ جب چھٹی کانگریس ۱۹۲۸ء میں ماسکو میں ہوئی تو وہ غیر حاضر تھے۔ آج پیکنگ کا پروپگنڈہ دعوی کرتا ھے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ان تمام سنگ‌هائے میل نے (جن میں مندرجہ بالا کانگریسیں بھی شامل ھیں) جن میں ماؤ نے حصہ نہیں لیا، یا تو چینی انقلاب کو نقصان پہنچایا یا ان کی کوئی اهمیت نہ تھی۔ یہ قدرتی بات ھے کہ ساتویں کانگریس کو اس زمرے میں شامل نہیں کیاجاتا جس نے ماؤپرستوں کا پارٹی پر اختیار مضبوط کیا، نویں کانگریس کا تو ذکر کرنا ھی فضول ھے جس نے چین میں فوجی نوکرشاھانہ آمریت کے قیام کو درج کیا۔

ماؤ تسے تونگ کو کوئی غیر ملکی زبان نہیں آتی تھی اس لئے وہ اصل میں مارکسی تحریریں نہیں پڑھ سکتے تھے۔ سیاسی رهنما کی حیثیت سے ماؤ تسے

میں وہ تسلیم کرتے ھیں: ''پہلے میرے ذھن میں ھر قسم کے غیرمارکسی خیالات تھے۔ بعد کو میں نے مارکسزم قبول کیا۔ میں نے کتابوں سے تھوڑا بہت مارکسزم سیکھا اور اپنے خیالات کو از سر نو ڈھالنے کی ابتدا کی۔ لیکن بنیادی طور پر برسوں تک طبقاتی جدوجہد میں حصہ لینے کے ذریعے اپنے خیالات از سر نو ڈھالے۔ اگر میں مزید ترقی کرنا چاھتا ھوں تو مجھے مسلسل پڑھنا چاھئے، ورنہ میں پیچھے رھوں گا۔،، ''میں نے مارکسزم کے بانیوں کی چند کتابیں پڑھی ھیں۔ یہ مجھے نہیں معلوم کہ انھوں نے کتنی لکھی ھیں...،، مارچ ۱۹۵۷ء میں چینی صحافیوں کو انٹرویو دیتے ھوئے ماؤ نے کہا۔ ''میری بورژوا پرورش ھوئی، بلکہ کہنا چاھئے جاگیردارانہ،،۔ انھوں نے اسی سال نومبر میں کہا ''میں نے کنفوشس اور اس کے چیلوں کی کئی کتابیں پڑھی ھیں۔ اس وقت ھم مارکس اور اینگلس کو بالکل نہیں جانتے تھے۔ ھمیں صرف واشنگٹن اور نپولین کا علم تھا۔،، انھوں نے ستمبر ۱۹۵۹ء میں پھر دھرایا ''میں نے مارکسزم کے تمام پہلوؤں کا گہرائی سے مطالعہ نہیں کیا ھے۔ مجھے غیرملکی زبان بھی نہیں آتی۔ میں نے حال ھی میں معاشیات کا مطالعہ شروع کیا ھے...،،

آزاد کسانوں کی پیٹی بورژوازی کے ساتھ، نیم مزارعوں کی نیم پرولتاریہ کے ساتھ اور کھیت مزدوروں کی پرولتاریہ کے ساتھ،،۔ (برسبیل تذکرہ، پہلا مضمون ماؤ تسے تونگ کی منتخبہ تصانیف کی چار جلدوں میں شامل نہیں کیا گیا، دوسرا مضمون موجود ہے لیکن اس میں سے بڑے بڑے حصے نکال دئے گئے ہیں اور مکمل طور پر اس کی نظرثانی کی گئی ہے اور اس کا یہ عنوان رکھا گیا ہے ''چینی معاشرے میں طبقات کے متعلق،،۔)

پانچویں دھائی میں ماؤ تسے تونگ سے جن سوویت شہریوں کا قریبی تعلق رہا، وہ کہتے ہیں کہ اس زمانے میں بھی ان کی مارکسی لیننی تعلیم میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ ان کے گھر میں بیرونی مصنفوں کی ایک کتاب تک نہ تھی اور نہ ناول یا شاعری کا کوئی چینی ترجمہ۔ مارکسزم لینن ازم کی کلاسیکی تصنیفوں کے ترجمے بہت کم تعداد میں تھے۔ ''ان کی کتابیں چینی انسائیکلوپیڈیائی لغتوں، قدیم جریدوں اور قدیم چینی ناولوں اور شاعری پر مشتمل تھیں۔ انھیں سے وہ دانش حاصل کرتے تھے۔،،

صاف گوئی کے لمحوں میں ماؤ تسے تونگ نے خود اپنے مارکسی لیننی علم کا حقیقت پسند تخمینہ پیش کیا ہے۔ اپنے کتابچے ''عوام میں تضادات کو صحیح طور پر نمٹانے کے متعلق،، (۱۹۵۷ء)

لیکن یہ کہہ کر کہ ''چین کے انقلاب اور چین کی سرخ فوج کی کئی امتیازی خصوصیات ھیں''۔ بعد میں انھوں نے عالمی انقلابی تجربے اور چینی طریقوں میں فرق کرنا شروع کیا، آخر الذکر کا اول الذکر سے مقابلہ کیا اور چینی طریقوں کو کٹر عقیدے میں بدل دیا۔ انھوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ چین میں انقلاب مخصوص راستے پر چلے گا اور وہ ''مارکسزم کی آفاقی صداقت'' کی بجائے ''قومی شکل میں مارکسزم'' کہنے لگے۔ بہ الفاظ دیگر مارکسزم لینن ازم کا تخلیقی طور پر استعمال کرنے کی بجائے انھوں نے مارکسزم لینن ازم کو قومی اور علاقائی شکلوں میں ترقی دینے، ''مارکسزم کی عام صداقتوں'' میں اس نقطۂ نظر سے ترمیم کرنے پر زور دیا۔ علاوہ ازیں دراصل انھوں نے بنیادی مارکسی اصولوں میں ترمیم کی اور کہا کہ ''مارکسزم کا چینی اسلوب'' ھی ''آفاقی صداقت'' ھے۔

ساتویں کانگریس نے سرکاری طور پر ''ماؤ کے خیالات'' کو چینی کمیونسٹ پارٹی کا رھنما نظریہ بنا دیا۔ پارٹی کے قواعد و ضوابط پر رپورٹ میں زور دیا گیا کہ ماؤ تسے تونگ نے ''مارکسی نظریے کے دقیانوسی نتائج دور پھینک دئے جن کا اطلاق چینی حقیقت کے ٹھوس حالات پر نہیں ھوتا اور ان کی جگہ نئے اقوال اور نتائج کو دی۔ اس

لیکن یہ خود تنقید نہیں بلکہ اس میں حد سے زیادہ خود رائی اور اپنی بے خطائی پر اعتماد غالب نظر آتا ہے۔ یہ لغو دعوی کہ ''ماؤ کے خیالات،، مارکس اور لینن کی تعلیمات سے ''سبقت،، لے جاتے ہیں، ظاہر ہے کہ انھیں کی اجازت سے کیا گیا ہوگا۔

ماؤ اور ان کے حامی ایک مدت سے اس کے لئے راستہ ہموار کر رہے تھے۔ چوتھی اور پانچویں دہائی میں انھوں نے یہ نظریہ پھیلایا کہ مارکسزم چین کے لئے موزوں نہیں ہے۔ پانچویں دہائی کے شروع میں ماؤ نے کھلم کھلا کہا تھا کہ ''مارکسی لیننی تعلیمات کا اطلاق چینی حالات پر نہیں ہو سکتا کیونکہ چین کی اپنی خصوصیت ہے۔،، یےنان میں سوویت لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا ''چین پر حکوست کرنے کے لئے مارکسی لیننی نظریے کے علم کی ضرورت نہیں ہے۔،،

اسی زمانے میں ماؤ اور ان کے حامیوں نے مارکسی لیننی تعلیمات کا مقابلہ ''ماؤ کے خیالات،، سے شروع کیا اور ان کی شخصیت اچھالی گئی۔ جو طریقہ انھوں نے استعمال کیا، وہ ماؤ پرست نظریاتی اور سیاسی طریقۂ کار کا مثالی ہے۔

ایک زمانے میں ماؤ تسے تونگ انقلابی جدوجہد کو سوویت یونین کے اور عالمی کمیونسٹ تحریک کے تجربے سے جوڑنے پر زور دیتے تھے

سے قریبی تعلق تھا، لکھتے ھیں۔ ''میں نے پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے وجود کے متعلق ان کی زبان سے ایک لفظ تک نہیں سنا اور نہ یہ کہتے ہوئے کہ عوامی فوج آزادی کی کامیابی مرکزی کمیٹی کی قیادت کی کامیابی ھے۔''

جن چینی کمیونسٹوں نے ماؤ تسے تونگ کی کئی بار تنقید کی انھوں نے بھی محسوس کیا کہ وہ کتنے جاہ‌طلب ھیں۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی ۱۹۳۰ء کی دستاویزوں میں براہ‌راست تحریر ھے کہ ماؤ نے ''پارٹی کا شہنشاہ بننے کے خواب کو پورا کرنے کی'' کوشش کی (کیانگسی صوبے کی عاملہ کمیٹی کا خاص گشتی مراسلہ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۰ء)۔ کیانگسی صوبے کی رھنما پارٹی تنظیموں نے جہاں اس وقت وہ کام کرتے تھے، ماؤ پر نپولین کے طریقے استعمال کرنے کا الزام لگایا اور کہا کہ وہ ''چینی بروسیر'' کو عملی جامہ پہنانا چاھتے ھیں (کیانگسی کی مجلس عمل کا ایک خط مورخہ دسمبر ۱۹۳۰ء)۔ چینی پارٹی ممبروں نے جو ماؤ سے واقف تھے، یہ خطرہ محسوس کیا کہ وہ اعتراض برداشت نہیں کرتے، وہ اپنے آپ کو بےخطا اور مطلق مختار تصور کرتے ھیں، ان کی پرورش روایتی تحکمانہ ماحول میں ہوئی ھے، انھیں عظیم ہونے کا خبط ھے۔ ۱۹۲۸ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی چھٹی کانگریس نے ماؤ کے عمل کو

طرح وہ مارکسزم کو چین زدہ بنانے کے مشکل اور زبردست فریضے کو انجام دے سکے۔ ،،

پارٹی کے قواعد و ضوابط میں جسے ساتویں کانگریس نے منظور کیا، درج ھے کہ ''چینی کمیونسٹ پارٹی اپنی تمام سرگرمیوں میں ماؤ تسے تونگ کے خیالات سے رہنمائی حاصل کرتی ھے...،،

جیسے جیسے ماؤ کا عروج بڑھتا گیا کردار کی ایسی خصوصیات، جیسی کہ اقتدار کی ھوس، اپنی صلاحیتوں کی بابت مبالغہ آمیز رائے، زیادہ واضح ھوتی گئیں۔ ایک پرانے بالشویک بورودین نے جو جنوبی چین میں انقلابی حکومت کے مشیر تھے اور جن کا تیسری دھائی میں ماؤ تسے تونگ سے قریبی تعلق تھا، بتایا کہ ''ماؤ کو ضرورت سے زیادہ اپنے اوپر اعتماد ھے،، اور ''وہ اپنے آپ کو نظریہ‌داں سمجھتے ھیں جنھوں نے معاشرتی سائنس کو اپنی آزاد قیمتی دین دی ھے،،۔ سوویت شہریوں نے جنھوں نے چین میں پانچویں دھائی میں کام کیا، ''ماؤ تسے تونگ کا پدرشاھانہ رجحان، مریضانہ عدم‌اعتمادی، ان کی ضرورت سے زیادہ جاہ طلبی، عظمت کا وسوسہ جو مسلک تک بڑھ گیا تھا،، دیکھا۔ ''ھر موقع پر جب عوامی فوج آزادی کی کامیابیاں ان کی (ماؤتسے تونگ کی — مصنفین کا نوٹ) ذھانت سے منسوب کی جاتی ھیں تو وہ خوش ھوتے ھیں،، ایک سوویت ماھر جن کا ماؤ

هونان میں تھے۔ جب ''شمالی مارچ'' کے شرکا نے کوان تونگ صوبہ چھوڑا، اس وقت بھی وہ ہونان میں تھے۔

ماؤتسے تونگ نے شہروں میں انقلابی تحریک کے خفیہ تنظیمی کاموں سے گریز کیا اور اس خطرے سے بھی جس کا تعلق رجعت پرست دہشت کے دور دورے سے تھا۔ یہ کام انھوں نے دوسرے کمیونسٹوں پر ڈال دیا۔

۱۹۲۵ء کی بہار میں ماؤ تسے تونگ نے ہونان صوبے کے دیہات میں کسانوں کی یونینیں منظم کیں۔ لیکن جب ناکامی ہوئی تو ہونان سے کینٹن بھاگ گئے تاکہ انقلابی حکومت سے تحفظ حاصل کرسکیں جس کے سربراہ سن یات سین تھے۔ یہاں انھوں نے کسان تحریک کے تنظیم کاروں کے تعلیمی کام میں حصہ لیا۔

۱۹۲۶ء کی بہار میں ماؤ نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے کسانوں کے شعبے میں کام کیا۔ ۱۹۲۷ء کے بعد جب چیانگ کائی شیک نے اقتدار کی انقلاب دشمن تبدیلی کی، تو وہ کل چین کسان یونین کے صدر ہو گئے۔

چین میں نجات کی جدوجہد میں کسان ایک اہم عنصر تھے۔ لیکن ماؤ نے اس عنصر کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور انھیں معاشرے کے دوسرے حصوں، خاص کر مزدور طبقے کے مدمقابل رکھا۔

''عسکریت پرستی کی نفسیات کا اظہار،، قرار دیا۔

چینی تاریخ کی قدیم کتابیں اور شاہی خاندانوں کے وقائع پڑھ کر اور اقتدار کی خاطر کسان لیڈروں کی جدوجہد سے واقف ہوکر ماؤ تسے تونگ نے دیکھا کہ ہنگ سیو چوان (انیسویں صدی کے وسط میں تائپنگ بغاوت کا رہنما، بعد میں شہنشاہ اور کرۂارض پر ''آسمانی حکمراں،،) کی طرح انجانے لوگ عوام کی خودرو تحریک سے فائدہ اٹھا کر ''عظیم آدمی،، بن گئے۔ ماؤ تسے تونگ نے اپنی خاص سیاسی اسیدیں اسی قسم کی خود رو تحریک سے وابستہ کیں، خاص کر اس لئے کہ چین میں تیسری دہائی میں زرعی انقلاب جو عرصے سے پختہ ہو گیا تھا — کسانوں کی جاگیرداری مخالف لڑائی — روز افزوں شدت سے بھڑک رہا تھا۔

رفتہ رفتہ ماؤ تسے تونگ نے اپنا کام تقریباً صرف دیہی علاقوں میں مرکوز کر دیا۔ تیسری اور چوتھی دہائیوں میں شہروں میں جو شدید انقلابی تصادم ہوئے، ان سے وہ پسپا ہو گئے۔ ۴ مئی کی تحریک (۱۹۱۹ء) کے وقت، جوکہ چینی پرولتاریہ کی ایک طبقے کی حیثیت سے سیاسی جدوجہد کا پہلا قدم خیال کی جاتی ہے، ماؤ تسے تونگ ہونان میں تھے۔ جب ۱۹۲۵ء میں ۳۰ مئی کی تحریک چلی (سامراج مخالف مظاہرے پر گولی چلی اور شنگھائی میں عام ہڑتال ہوئی) تب بھی وہ

مزید لکھتے ھیں ''ماؤ تسے تونگ نے چینی انقلاب کی پہل کرنےوالے اور رھنما کی حیثیت سے، چینی کسانوں کے رھنما کی حیثیت سے پرولتاریه کا رول واضح طور پر کم کیا۔ تیسری دھائی میں ماؤ تسے تونگ کی تقریروں کی یه نوعیت تھی۔ جب میں چین میں تھا تو مجھے انھیں سننے کا کئی بار موقع ملا۔ ''

اپنی تقریروں میں ماؤ تسے تونگ نے همیشه اس خیال کی وضاحت کی که ''دیہات انقلاب کا گڑھ ھے''، ''دیہات میں کام کو چینی انقلابی تحریک میں بنیادی رول ادا کرنا چاھئے اور شہر میں کام کو معاونی''، یه ضروری ھے که ''شہروں میں کام دیہی علاقوں کے کام کے ماتحت رھے''، ''کام کا مرکز کشش دیہات میں منتقل کر دیا جائے''، وغیرہ۔ چین کی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں کانگریس میں انھوں نے صاف گوئی سے کہا ''آپ مارکس کو بہت پڑھ سکتے ھیں لیکن اگر آپ لفظ 'کسان' بھول گئے تو سب فضول اور بےمعنی ھوگا...''

ماؤ تسے تونگ سمجھتے تھے که خود رو تحریک کا لیڈر بننے کے لئے انھیں ایسے اصول یا خیال کا پیام رساں بننا چاھئے جو محنت کش عوام کو عزیز ھو۔ جب ماؤ نے اپنی سیاسی سرگرمی شروع کی تو انسانیت کی تاریخ میں ایک انتہائی اھم واقعه ھوا تھا: عظیم اکتوبر اشتراکی انقلاب روس

۱۹۲۷ء میں انھوں نے ''ھونان صوبے میں کسان تحریک کے مطالعے پر رپورٹ'' پیش کی۔ اس میں انھوں نے چینی انقلاب کی خالص کسان نوعیت پر روشنی ڈالی۔ یه علامتی بات ھے که اس طویل دستاویز میں کسان عوام الناس کی خود رو قوت کو جوش و خروش سے آسمان پر چڑھایا گیا ھے لیکن اس میں مزدور طبقے یا تمام محنت کش عوام کی نجات کی جدوجہد میں پرولتاریه کے تاریخی رول کے متعلق ایک لفظ نہیں کہا گیا۔ اس کے برعکس رپورٹ ''کسانوں کے تاریخی مشن'' ، ''ان کے بےعیب ادراک'' ، ''طاقتور انقلابی روح'' ، ''غیر مفتوح'' قوت جیسے فقروں سے بھری پڑی ھے۔ اس میں یه دعوی کیا گیا ھے که کسان ''تمام انقلابی پارٹیوں اور گروہوں، تمام انقلابیوں کی جانچ کرتے ھیں که وہ انھیں قبول کریں یا مسترد کریں''۔

ماؤ تسے تونگ نے ان خیالات کی کھلی تقریروں اور نجی گفتگو میں مسلسل وضاحت کی۔ بورودین نے ماؤ کے ''کسانوں کے متعلق غلط نظریے کو'' دیکھا۔ ''وہ اس عقیدے کو که کسان دوسرے طبقات سے برتر ھیں، کسان طبقے کی انقلابی صلاحیت کے بارے میں مبالغه آرائی اور پرولتاریه کے رھنمایانه رول کو کم اھم سمجھنے کی بنیاد بناتے ھیں۔ ماؤ تسے تونگ نے اپنا یه نقطۂ نظر کئی بار نجی بات‌چیت میں بیان کیا۔'' بورودین

4*

سے ہوا۔ یہ ماؤ اور ان کے حامیوں کے پیٹی بورژوا قوم‌پرست مبہم پرست خیالات کو عملی جامہ پہنانے کا منطقی نتیجہ تھا۔

اس سلسلے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی چوتھی اور پانچویں دہائی کی حالت سے متعلق مواد خاص طور سے دلچسپ ہے۔ اس کا تجزیہ کرنا اس لئے ضروری ہے کہ ماؤ پرستوں نے جو طریقے ''ثقافتی انقلاب،، میں استعمال کئے وہ بڑی حد تک ان طریقوں سے ملتے جلتے ہیں جو ان دو دہائیوں میں کام میں لائے گئے تھے۔

چین میں جو تاریخی کتابیں شائع ہوئی ہیں، ان میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر کٹر انحراف کرنے والوں اور دائیں بازو کے غداروں کے خلاف سخت جدوجہد میں ماؤ کی خدمات کو سراہا گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ اس لڑائی میں وہ سرگرم تھے لیکن انھوں نے اور ان کے قریبی حامیوں نے اس کا اپنے مقاصد کےلئے فائدہ اٹھایا۔ اس کے علاوہ، ماؤ ان لوگوں کے کئی خیالات کے حامی تھے جن کے خلاف وہ گویا لڑ رہے تھے۔ انھوں نے مارکسزم کا جھنڈا ضرور لہرایا لیکن اپنے پیٹی بورژوا خیالات پر قائم رہے، اگرچہ انھوں نے ان پر مارکسی اسلوب کا لبادہ ڈالنے کی کافی کوشش کی۔

چوتھی دہائی ہی میں کیانگسی صوبے کی رہنما پارٹی تنظیموں نے انھیں یوں بیان کیا ہے:

میں کامیاب ھوا اور اس نے سماج کی تبدیلی کے متعلق مارکسی لیننی تعلیمات کی غیر مغلوب قوت کا مظاھرہ کیا۔ جب ماؤ نے دیکھا کہ چینی عوام میں اکتوبر انقلاب انتہائی مقبول ھے تو انھوں نے مارکسزم قبول کر لیا اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی پہلی کانگریس میں شریک ھوئے۔ لیکن بعد کے واقعات — ماؤ کا مارکسزم کو ''چین زدہ،، بنانا اور پھر ''ثقافتی انقلاب،، کے دوران میں مارکسزم لینن‌ازم کی جگہ نام نہاد ''ماؤ کے خیالات،، کو دینا — ثابت کرتے ھیں کہ انھوں نے اکتوبر انقلاب کا پرچم، مارکسزم لینن‌ازم کا پرچم خاص طور پر اس لئے استعمال کیا کہ وہ چین میں سامراج مخالف، جاگیرداری مخالف انقلاب کے ارتقا سے فائدہ اٹھا کر اپنے خود غرض مقاصد پورے کر سکیں۔

●

فوج اور پارٹی پر مکمل قابو کے لئے ماؤ تسے تونگ کی جدوجہد

●

چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر ماؤ تسے تونگ کی طویل لڑائی نے ''چینی انقلاب،، میں کامیابی حاصل کی، یہ فوجی نوکرشاھانہ آمریت کے قیام

4—824

رپورٹ،، میں انھوں نے لکھا کہ ’’انقلاب کوئی دعوت نہیں ھے،، اور ’’بےرحمانہ اقدام،، پر زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ ’’ھر گاؤں میں تھوڑی مدت کے لئے دھشت ضروری ھے،، اور ’’سیدھا کرنے کےلئے تمھیں اسے الٹا موڑنا پڑتا ھے۔ اگر تم اسے الٹا نہیں موڑوگے تو اسے سیدھا نہیں کر پاؤگے۔،،

یہ حقیقت کہ ھر چیز اور ھر شخص کو مطیع بنانے کے لئے ماؤ ان لوگوں کو بھی قربان کرنے پر تیار رھتے تھے جو ان سے قریب‌ترین تھے، ان کی شخصیت کی خصوصیت تھی۔ اس کی مثال ماؤ آن‌ینگ سے ملتی ھے جو ماؤ کی دوسری بیوی سے ان کا سب سے بڑا بیٹا تھا۔ سوویت یونین میں کچھ عرصے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ ۱۹۴۶ء میں یےنان واپس آ گیا۔ اس نے سوویت یونین میں جو علم حاصل کیا تھا، اس سے ماؤ کو جھلاھٹ ھوتی تھی۔ جلد ھی انھوں نے اپنے بیٹے کو چین کی ’’زندگی کا مطالعہ،، کرنے کے لئے گاؤں میں ایک خوش‌حال کسان کے پاس رھنے کو بھیج دیا۔ گاؤں سے لوٹنے پر ماؤ آن ینگ نے نظریاتی سوالات پر اپنے باپ سے بحث جاری رکھی۔ ایک ایسے مباحثے کے بعد ماؤ آن‌ینگ نے اپنے ایک رفیق سے گفتگو میں اپنے باپ کو ’’بددیانت لیڈر،، کہا اور الزام لگایا کہ وہ ’’لیڈر کی پرستش،، پیدا کر رھے ھیں۔ جب ماؤ کی چوتھی بیوی چیانگ

''ماؤ تسے تونگ چالاک سیاست داں ہیں۔ اس لئے پارٹی کے اندر بھی انھوں نے اپنا پرانا فن نہیں چھوڑا... انھوں نے پارٹی کے اندر سازشوں کا جال بچھایا، ممبروں کے درمیان جھگڑے بھڑکائے، جو ان کا عزیز اور پرانا طریقہ ہے۔ انھوں نے اپنا ایک ٹولہ بنانے اور پارٹی تنظیم کو تباہ کرنے کا خواب دیکھا۔'' (چینی کمیونسٹ پارٹی کی کیانگسی مجلس عمل کا خط جنوب مشرقی ھونان کی مجلس عمل کے نام، مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء۔) ''سازشوں اور کچھ ممتاز کارکنوں کو دوسروں کے خلاف بھڑا دینے کا طریقہ ماؤ تسے تونگ کا پرانا طریقۂ کار ہے'' چینی کمیونسٹوں نے کہا۔

ایک سوویت عہدیدار نے جس کا پانچویں دھائی میں ماؤ سے قریبی تعلق تھا، کہا کہ ان کے رویے میں ''تھیٹرپن کا انداز'' ہے۔ انھوں نے ماؤ کی ''اخلاق سے بولنے... اور انتہائی متضاد طریقے سے عمل کرنے'' کی صلاحیت کے متعلق لکھا۔ ماؤ اس انداز کو چینی کردار کی امتیازی خصوصیت سمجھتے تھے اور بار بار دوسروں کو نصیحت کرتے تھے کہ وہ ''اسے یاد رکھیں اور اسے استعمال کرنا سیکھیں''۔

ماؤ کی دوسری خصوصیت اپنے سیاسی حریفوں کے خلاف جدوجہد میں بےرحمی تھی۔ اپنی ''ھونان صوبے میں کسان تحریک کے مطالعے پر

سے مسلح جدوجہد کرتے رہے۔ اور ماؤ نے چنگ کانگ شان پہاڑوں میں پناہ لی۔ جب شہر کینٹن میں مسلح بغاوت ہوئی اور مشہور کینٹن کمیون قائم ہوا تو پہاڑوں میں اپنے کئی ساتھیوں کے سخت مطالبے کے باوجود ماؤ اس کی امداد کےلئے نہیں آئے۔

اس دور میں ایک پارٹی رہنما کی حیثیت سے ماؤ کی سرگرمیوں پر سرکاری چینی وقائع نگاری خاموش ہے۔ لیکن چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے فوجی محکمے میں کسان چھاپے مار جنگ پر بحث اور رپورٹ (فروری ۱۹۲۹ء) سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جن علاقوں پر ماؤ کے دستوں کا اختیار تھا ''سرخ فوج نے عوامی تنظیموں اور مقامی پارٹی تنظیموں کی جگہ لے لی ہے''، ''اکثر مقامات میں لوگ اپنے بنیادی مفادات کے سبب سے نہیں بلکہ سرخ فوج کے خوف سے اس میں شامل ہوتے ہیں''، ''فوجی ڈسپلن نے پارٹی ڈسپلن ختم کر دیا ہے۔ جو رفیق غلطیاں کرتے ہیں، اکثر انہیں گولی سے اڑا دینے کی سزا ملتی ہے''۔

انھیں برسوں میں ماؤ کی شخصیت پرستی کو زبردستی ٹھونسا گیا۔ کسانوں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ ان کی تصویر کے سامنے جھکنے کی رسم ادا کریں۔

جولائی ۱۹۲۸ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی

چنگ نے یہ سنا تو اس نے ماؤ تسے تونگ سے اپنے سوتیلے بیٹے کی چغلی کھائی۔ اس کی لمبی چوڑی تحقیقات ہوئی جس میں چواین لائی نے بھی حصہ لیا۔ ماؤ آن ینگ کو ایک بیان لکھنے اور سوویت یونین میں اپنے قیام کی بابت تہمت آمیز بیانات تحریر کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس حادثے کے بعد ماؤ تسے تونگ نے بیٹے کو اپنے گھر بلا خاص اجازت آنے سے منع کر دیا۔ ماؤ آن ینگ نے اپنے ایک قریبی دوست سے کہا کہ اسے باپ کی طرف سے ہر قسم کی انتقامی کارروائی کا خطرہ ھے جس میں ''اتفاقی،، موت بھی شامل ھے۔ ۱۹۵۰ء میں وہ چینی رضاکاروں کے ساتھ کوریا چلا گیا اور جلد ھی مبہم حالات میں مارا گیا۔

جب ۱۹۲۷ء میں چین کے شہروں میں انقلابی قوتیں کچل دی گئیں تو کسان تحریک پر مبنی انقلابی اڈے قائم کرنے کا سوال اہم ھوگیا۔ یہ تحریک برابر بڑھ رھی تھی۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل نے چینی انقلابیوں کو یہ راہ عمل اختیار کرنے کا مشورہ دیا۔ جلد ھی انھوں نے ملک کے مختلف حصوں میں امدادی اڈے قائم کر لئے۔ ماضی میں کسان بغاوتوں کے رھنماؤں کے نقش قدم پر چل کر ماؤ تسے تونگ نے حالات سے فائدہ اٹھا کر مسلح دستے منظم کئے اور انھیں اپنی نگرانی میں رکھا۔ اس وقت عوام انقلاب کے دشمنوں کے خلاف بہادری

فوج بنائی گئی تو چوتے اس کے سپہ سالار مقرر ہوئے اور ماؤ سیاسی کمیسار بنے۔

جنوری ۱۹۲۹ء میں چوتے اور ماؤ کی زیر قیادت فوجی دستے چنگ کانگ‌شان کو چھوڑ کر قصبے جوئی کن تک بڑھے جو نئے آزاد شدہ علاقے کا مرکز بن گیا اور مرکزی انقلابی اڈے کے نام سے مشہور ہوا۔ یہاں ماؤ نے چوتے کو پیچھے ہٹانے کی بڑی کوشش کی۔ اس زمانے میں چینی کمیونسٹوں نے لکھا ''ماؤ خود اپنے ہاتھ میں اقتدار مرکوز کرنا چاہتے ہیں۔ ماؤ چوتے کی تنقید کرنے کا ایک موقع بھی نہیں کھوتے اور یہ وہ ہر جلسے میں کرتے ہیں، اس کوشش میں کہ چوتے کا وقار بالکل ختم ہو جائے۔''

یہ ظاہر ہے کہ ماؤ تسے تونگ فوج پر اپنا اثر مستحکم کرنا چاہتے تھے اور پھر اسے استعمال کرکے پارٹی پر اپنا کنٹرول جمانا چاہتے تھے۔ ماؤ نے یہ راہ عمل اس لئے اختیار کی کہ دوسری اور تیسری دھائی میں بحیثیت پارٹی رہنما ان کی زیادہ عزت نہیں کی جاتی تھی۔ عرصے تک انھوں نے پارٹی کا بلند سطح پر کام نہیں کیا تھا۔ جب وہ فوجی اور پارٹی لیڈر کی حیثیت سے سرگرم ہوئے تو کمیونسٹوں کا رد عمل منفی ہوا۔ اس زمانے کی پارٹی دستاویزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ''ماؤ تسے تونگ تمام اقتدار اپنے ہاتھ میں مرکوز کرنا

کی چھٹی کانگریس میں کئی مقرروں نے ماؤ کے دستوں کو ایسی ''گشتی فوجیں،، کہا جو ''ڈاکوؤں سے بہت کچھ ملتی جلتی ھیں،،۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی نے ۱۹۲۸ء میں ماؤ تسے تونگ کو ایک خط لکھا جس میں ان کی دوسری غلطیوں کے علاوہ بتایا گیا کہ ''عوام الناس کو متحرک کرنے اور اٹھانے پر بہت کم توجه دی گئی ھے تاکه زرعی انقلاب کیا جائے،،، ماؤ کو ''خالص فوجی اقدام کا شوق ھے،،، ''کسان عوام الناس کی چھاپے مار لڑائی،، سے رابطے کی کمی ھے، ''فوجی مہم پرستی اور آوره گردی،، ھے، ''بےمقصد اور اتفاقی چھاپوں اور قتل کی پالیسی،، ھے۔

چنگ کانگشان کے آزاد شده علاقے میں واحد لیڈر کی حیثیت سے ماؤ تسے تونگ کی پوزیشن پیچیده ھوگئی جب وھاں ۱۹۲۸ء میں چوتے کی سربراھی میں فوج پہنچی۔ (چوتے کے زیر تحت اس وقت لن پیاؤ ایک کمپنی کے کمانڈر تھے۔ ماؤ نے انھیں تیزی سے ترقی دی۔ ۱۹۳۰ء میں سرخ فوج کی ایک کور کی کمان انھیں دے دی گئی)۔ اس زمانے میں انقلابی فوج کے رھنما کی طرح چوتے چین میں کافی مشہور تھے اور لوگ ان کی بڑی عزت کرتے تھے۔ ماؤ تسے تونگ کو یه بات پیش نظر رکھنی پڑی۔ مختلف دستوں سے ملاکر جب سرخ

استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر ایک انقلابی رہنما کی بجائے وہ پرولتاری بالشویک لڑاکا تک نہیں ہیں۔ ماؤ تسے تونگ دائیں بازو کے موقع پرست ہیں، ایسے شخص جس نے پارٹی تنظیم تباہ کردی۔ وہ بلاشبہ کمیونسٹ پارٹی کے غدار ہیں۔ " ۱۹۳۰ء تک میں چینی کمیونسٹوں نے ماؤ تسے تونگ کی سرگرمیوں کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار ایسے لفظوں میں کیا۔

مرکزی انقلابی اڈے کے علاقے میں اقتدار کو اپنے ہاتھ میں مرکوز کرنے کے بعد ماؤ تسے تونگ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو نظر انداز کرنے لگے جس کا ہیڈ کوارٹر اس وقت شنگھائی میں تھا۔ اسی دستاویز میں مزید درج ہے کہ "ماؤ تسے تونگ مدت سے مرکزی کمیٹی کے خلاف ہیں۔ انھوں نے ہدایات (مرکزی کمیٹی کی) کو مسلسل مسترد کیا اور جان بوجھ کر ان پر عمل نہیں کیا۔ انھوں نے مرکزی کمیٹی کے گشتی مراسلے بہت کم دو بارہ ٹائپ کئے اور انھیں پارٹی کی نچلی تنظیموں کو بھیجا۔ مرکز نے جو کارکن بھیجے، انھوں نے ان کا کوئی لحاظ نہیں کیا بلکہ جان بوجھ کر ان کی راہ میں ہر قسم کی مشکلات کھڑی کیں۔ مرکزی کمیٹی نے مسلسل خط لکھے جن میں ماؤ تسے تونگ کو دوسرے کام پر بدلنے

چاہتے ہیں،، اور عوام الناس ''ماؤ تسے تونگ سے غیر مطمئن ہیں،،۔ انھوں نے ان کے منفی پہلو دیکھے — عوام میں مقبولیت کی کمی اور ''پارٹی کے اندر پینترے،،۔

جو الزامات ماؤ پر لگائے گئے وہ یہ تھے کہ ''رواں فیصلہ کن طبقاتی جدوجہد کے عمل کے دوران میں ایک طرف تو انھوں نے دائیں بازو کا تذبذب ظاہر کیا اور دوسری طرف، پارٹی رفیقوں کو تباہ کرنے کا فریبی منصوبہ بنایا،، ، ''وہ بڑھتی ہوئی طبقاتی جدوجہد میں سو فیصدی دائیں بازو کے موقع پرست اور مجرم ہو رہے ہیں۔ ماؤ تسے تونگ اپنے دائیں بازو کے موقع پرست خیالات، ہتھیار ڈالنے کے خیالات کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں اور دوسرے گندے اور شرمناک مقاصد کو بھی،،۔ (کیانگسی صوبے کی عاملہ کمیٹی کا خاص گشتی مراسلہ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۳۰ء)۔

انھیں برسوں میں ماؤ تسےتونگ کو اس طرح بیان کیا جاتا تھا کہ وہ ''ایک بہت چالاک سازشی ہیں جن میں غیرمعمولی طور پر بڑھی ہوئی انفرادیت ہے۔ وہ سزا کا نظام استعمال کرکے پارٹی ممبروں پر حکم چلاتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں۔ جہاں تک کارکنوں کی تعلیم کا تعلق ہے ان کے خیالات گٹ بندی کے ہیں۔ وہ دوستی کی بنیاد پر ایک گروپ بناتے ہیں اور اپنے کارگر آلے کی طرح اسے

جاتی ھیں جن کا علم کئی سال بعد ھوا۔
۳ دسمبر ۱۹۳۰ء کو ماؤ تسے تونگ نے مرکزی محاذ کمیٹی کو آسرانه اختیارات سپرد کئے جس کے وہ سربراہ تھے۔ ایک حکم میں انھوں نے لکھا که ''آج سے تمام اقتدار مرکزی محاذ کمیٹی کے ھاتھ میں ھے۔ وہ تمام فوجی، سیاسی اور پارٹی امور کی نگراں ھے۔'' انھوں نے کیانگسی کی صوبائی پارٹی کمیٹی کو غیرقانونی قرار دیا اور ایک غیرمعمولی پارٹی کانفرنس ۸ دسمبر کو فوتین میں بلائی۔ ۷ دسمبر کی صبح کو جب ڈیلی گیٹ فوتین میں پہنچ چکے تھے تو ماؤ تسے تونگ کے وفادار افسر کے زیر کمان سپاھیوں کا دسته قصبے میں داخل ھوا اور ڈیلی گیٹوں، کیانگسی کی صوبائی پارٹی کمیٹی، نوجوانوں کی کمیونسٹ لیگ کی کمیٹی اور سوویت اقتدار کے صوبائی اداروں کے سربراھوں کو گرفتار کرلیا۔ انھوں نے کل ۱۲۰ افراد گرفتار کئے۔ اس اقدام کے جواز کے لئے ماؤ پرستوں نے یه افواہ پھیلائی که گرفتار شدہ لوگوں میں انقلاب دشمن، بالشویک مخالف تنظیم کے ممبر ھیں۔
فوتین میں واقعات کا حال یوں بیان کیا گیا ھے ''اس کے بعد انھوں نے مٹی کا تیل اور جلتے ھوئے فتیلے استعمال کرکے اذیتیں دیں۔ اگر استفسار اور اذیت سے اقبال جرم حاصل نہیں ھوا تو اذیت مزید بڑھا دی گئی۔ ظالموں نے لوگوں کے ناخن

کی تجویز کی گئی لیکن انھوں نے ان پر دھیان نہیں دیا۔ ''

مندرجہ ذیل واقعہ جسے ایک فوجی کمیونسٹ لیو تی نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے نام اپنے ایک خط میں (۱۹۳۱ء) بیان کیا ھے، مثالی ھے:

''یکم اگست (۱۹۳۰ء) کو مرکزی کمیٹی کا ایک مراسلہ آیا جس میں کہا گیا تھا کہ سیانگ چنگ فا (جو چھٹی کانگریس میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری چنے گئے تھے۔ مصنفین کا نوٹ) مزدوروں اور کسانوں کی عارضی انقلابی حکومت کے صدر ھیں۔ لیکن ماؤ تسے تونگ احکامات جاری کرتے رھے جن پر ان کے دستخط بحیثیت چین کی مزدوروں اور کسانوں کی انقلابی کمیٹی کے صدر کے ھوتے تھے۔ ''

ماؤ تسے تونگ ایسے کمیونسٹوں کے خلاف جدوجہد میں ان کی جان لینے سے بھی باز نہیں آئے جو ان سے اختلاف رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں قابل توجہ وہ واقعات ھیں جو دسمبر ۱۹۳۰ء میں قصبہ فوتین میں ھوئے۔ ماؤ کے حکم پر ان کے وفادار فوجیوں نے کیانگسی صوبے میں پارٹی، مقامی حکوست اور نوجوانوں کی کمیونسٹ لیگ کی تنظیموں پر چھاپے مارے اور ان کے رھنماؤں پر وحشیانہ مظالم کئے۔ یہاں ان کی چند تفصیلات پیش کی

لوگوں کی مارپیٹ سرخ فوج میں وسیع پیمانے پر استعمال کی جاتی تھی۔ اس وقت میں نے خود ملزم لوگوں کو پیٹتے ہوئے دیکھا۔،،

اس زمانے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ کے کئی واقعات مطالعے اور وضاحت کے طلب گار ھیں۔ خاص طور پر ان حالات کا پتہ لگانا ھے جب چوتھی دھائی میں شنگھائی میں بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہوئیں۔ نتیجے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے کئی رھنما، مرکزی کمیٹی کے ارکان مارے گئے۔ برسبیل تذکرہ اس وقت چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں تحفظ کے نگراں کانگ شنگ تھے۔ ساتویں دھائی میں ''ثقافتی انقلاب،، کے یہ ایک خاص تنظیم کار تھے، انھیں نے پارٹی تنظیموں کے خلاف حملے منظم کئے اور پارٹی کے کارکنوں کی ایذارسانی کی۔

نومبر ۱۹۳۱ء میں ماؤ تسے تونگ نے مزدوروں، کسانوں اور سپاھیوں کے نمائندوں کی پہلی کل چین کانگریس جوئی کن میں منعقد کی۔ وہ مرکزی عاملہ کمیٹی کے صدر اور ساتھ ھی مزدوروں اور کسانوں کی مرکزی جمہوری حکومت کے عوامی کمیساروں کی کونسل کے صدر بن گئے۔ اس کا مقصد پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے مقابلہ کرنے کےلئے سوویت اقتدار کے اداروں میں حمایت حاصل کرنا تھا جو مرکزی انقلابی اڈے سے دور تھی۔

اکھاڑے اور ان کے جسموں کو جلایا۔ جن لوگوں کو اذیت دی جا رہی تھی ان کی مسلسل چیخیں دور دور تک سنی جا سکتی تھیں۔ ان کی بیویاں بھی گرفتار کرلی گئیں جن میں رفیق پائی فان (چینی کمیونسٹ پارٹی کی کیانگسی کی کمیٹی کے سکریٹری) کی بیوی بھی تھیں۔ گرفتار شدہ لوگوں کو ننگا کیا گیا، ان کے ہاتھ پیر باندھ دئے گئے اور انھیں اذیتیں دی گئیں۔ ظالموں نے ان کے ہاتھوں کو تیز آلوں سے پیٹا، ان کی چھاتیاں کاٹ لیں اور شرم گاھوں کو جلایا۔ وہ قتل کرنے کےلئے ۵۰ آدمیوں کو لے گئے۔ ان میں سے بعض سے کوئی سوال تک نہیں کیا گیا تھا۔"

۲۵ دسمبر ۱۹۳۰ء کو کیانگسی کی مجلس عمل نے لکھا "اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کےلئے ماؤ تسے تونگ نے کیانگسی کے صوبے کی پارٹی کے اور نوجوانوں کی لیگ کے سربراہ کارکنوں کو جسمانی طور پر ختم کرنے اور خود اپنی پارٹی قائم کرنے کا منصوبہ بنایا جو مرکزی کمیٹی کے خلاف لڑنے کا آلہ ہو۔ ۷ دسمبر کے واقعات ماؤ تسے تونگ کے ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کےلئے رونما ہوئے۔"

بعد میں ماؤ تسے تونگ نے ان خونی واقعات میں اپنا ہاتھ بالواسطہ طور پر تسلیم کیا۔ ۱۹۵۶ء میں انھوں نے بتایا "۱۹۳۰ء میں استفسار کے وقت

''سرخ علاقوں،، کے خلاف پانچ مہمیں چلائیں تو حالات مزید پیچیدہ ہو گئے۔ آخری مہم نے سرخ فوج کو بھاری شکست دی۔ کومنتانگ کی فوج نے مرکزی اور جنوبی چین میں کئی انقلابی اڈوں پر قبضہ کرلیا۔ سرخ فوج کو ایک سال تک پسپا ہونا پڑا جسے لمبی مارچ کہتے ہیں۔ وہ اس وقت ختم ہوئی جب بچی کھچی سرخ فوج شمال مغربی چین کے دور افتادہ خطے میں پہنچی۔

ان شکستوں کے اسباب ماؤ تسے تونگ کی غلط زرعی اور فوجی پالیسی تھی۔ آزاد شدہ علاقے میں اپنی حکمرانی کے طویل دور میں ماؤ پرستوں کے من مانے اقدام کی وجہ سے مقامی آبادی نے سرخ فوج کی حمایت کم کر دی۔ اس کے علاوہ ماؤ تسے تونگ کے طریقۂ کار کے تصوروں (مثلاً یہ فارمولا: ''دشمن پیش‌قدمی کرتا ہے ہم پسپا ہوتے ہیں،،)نے سرخ فوج کی مزاحمتی صلاحیت گھٹا دی۔

ماؤ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولیٹ بیورو کے ممبر اور چینی سوویت رپبلک کی مرکزی عاملہ کمیٹی کے صدر تھے لیکن انقلابی تحریک کی حاصلات اور قوتوں کا اپنی آنکھوں کے سامنے ختم ہونا سردمہری سے دیکھتے رہے۔ خود انھوں نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں ''چینی سرخ فوج کی قوت ۳ لاکھ سے گرکر ۲۰ ہزار رہ گئی۔ چین میں سوویت علاقہ ۹۹ فیصدی کم ہو گیا۔

اسی دور میں ماؤ تسے تونگ کی چواین لائی سے ٹکر ہوئی جو پارٹی کی ممتاز شخصیت تھے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی چونکہ شنگھائی میں تھی اس لئے وہ مرکزی انقلابی اڈے کے معاملات پر اچھی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتی تھی۔ جب مرکزی کمیٹی نے چو این لائی کو جوئی کن بھیجا تو ماؤ تسے تونگ کا ردعمل شدید ہوا۔ ان دونوں میں سخت جدوجہد شروع ہو گئی۔ جب اگست ۱۹۳۲ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا اجلاس ننگ تو میں ہوا تو ماؤ اکثریت کی تائید حاصل نہیں کر سکے۔ انھیں مرکزی علاقے میں فوج اور پارٹی کی قیادت سے ہٹا دیا گیا۔

۱۹۳۱ء میں شنگھائی میں کئی ناکامیوں کی وجہ سے مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری سیانگ چنگ فا گرفتار کر لئے گئے اور انھیں قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد کومنتانگ کی خفیہ پولیس کے ہاتھوں مرکزی کمیٹی کے کئی ممبر ختم ہوئے۔ باقی ممبر آزادشدہ علاقے میں آ گئے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مرکزی انقلابی اڈے میں منتقل ہونے سے پارٹی میں اندرونی جدوجہد اور بھی زیادہ شدید ہوگئی اور ماؤ نے اقتدار حاصل کرنے کے منصوبے وقتی طور پر ملتوی کر دئیے۔ جب کومنتانگ کی فوج نے

5*

طرح لمبی مارچ کے انتہائی سخت اور غیرمعمولی طور پر مشکل لمحے میں پارٹی نے سرخ فوج کا مغز محفوظ رکھا اور پختہ کیا اور نازک حالات میں پارٹی اور انقلاب کے نصب العین کو بچایا۔،،
ماؤپرست پروپگنڈہ کہتا ہے کہ ''اس کے بعد پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں موقع پرستی کے غلبے کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا گیا۔،،

کئی شہادتوں کے مطابق (خاص طور پر ہفتےوار اخبار ''هوریزونت،، کی اشاعت مورخہ جون ۱۹۶۹ء میں جو جرمن جمہوری ریپبلک میں شائع ہوتا ہے، اوٹو براؤن کا مضمون۔ وہ جرمن کمیونسٹ ہیں اور انھوں نے لمبی مارچ اور تسون‌یی کے اجلاس میں حصہ لیا تھا) یہ اجلاس جسے چینی سرکاری دستاویزوں میں ''چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولیٹ بیورو کا وسیع اجلاس،، کہا جاتا ہے، ایک غیرمعمولی اجتماع تھا۔ بنیادی طور پر اس کے تمام فیصلے ماؤ کے زیر کنٹرول فوجی اکائیوں کے ۳۰ یا ۳۵ فوجیوں نے کئے۔

خاص قرارداد یا تنظیمی امور پر کوئی رائےدھی نہیں ہوئی۔ مرکزی کمیٹی کے سکریٹریٹ کی ازسرنو تنظیم کے بارے میں محض اعلان کر دیا گیا اور ماؤتسےتونگ جو پہلے سے انقلابی حکومت اور سرخ فوج کی انقلابی فوجی کونسل کے صدر تھے، اب انھوں

شہروں میں کومنتانگ نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی تنظیموں کو تباہ کر دیا اور پارٹی کی رکنیت ۳ لاکھ سے گرکر ۲۶ ہزار ہو گئی۔ ،،

یہ بات علامتی ھے کہ اس انتہائی مشکل دور میں ماؤ تسے تونگ نے ایک بھی اھم تقریر نہیں کی۔ اس پر یقین کیا جا سکتا ھے کہ وہ جان بوجھ کر خاموش رھے تاکہ آئندہ چینی سرخ فوج کی پسپائی اور نقصانات کی ذمے داری کمیونسٹ انٹرنیشنل اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت پر ڈالیں۔ درحقیقت بعد میں انھوں نے اپنے آپ کو پارٹی کا ''بچانے والا،، کہا۔

ماؤ تسے تونگ نے موقع کا انتظار کیا۔ ایک مناسب وقت آ گیا جب کمیونسٹوں کے زیرقیادت فوج دور دراز اضلاع میں تھی۔ اس کا ملک کے خاص پرولتاری مرکزوں سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

جنوری ۱۹۳۵ء میں ماؤ تسے تونگ نے تسون یی کی ایک چھوٹی سی بستی میں اجلاس منعقد کیا جس نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ میں اھم رول ادا کیا۔ اس واقعہ کا چینی سرکاری تخمینہ یہ ھے ''تسون یی کے اجلاس نے مرکزی کمیٹی میں ''بائیں بازو،، کی کجروی کے غلبے اور خاص کر فوجی معاملات پر ''بائیں بازو،، کے موقع پرستوں کی غلطیوں کو ختم کر دیا۔ اس نے پارٹی اور مرکزی کمیٹی کی قیادت ماؤ تسے تونگ کے سپرد کر دی۔ اس

●

چینی بین الاقوامیت پسند کمیونسٹوں کے خلاف ماؤپرست کیسے لڑے

●

اکتوبر ۱۹۳۵ء میں سرخ فوج کے بچے کھچے دستے شمال مغربی چین کے امدادی انقلابی اڈے تک پہنچے۔ اسے چھاپےماروں کی اکائیوں نے قائم کیا تھا جن کے رہنما مقبول قومی ہیرو لیوچی تان اور نمایاں چینی انقلابی بین‌الاقوامیت پسند کاؤ کانگ تھے۔ یہاں آزاد شدہ علاقہ ابھر آیا تھا جس کا انتظامی مرکز یےنان (صوبہ شینسی) تھا۔

یےنان دور کے متعلق چین میں کئی کتابیں لکھی گئی ھیں۔ لیکن کسی میں بھی ان طریقوں کو نہیں بتایا گیا ھے جنھیں ماؤ تسے تونگ نے اپنے دس برس کے قیام کے دوران میں پارٹی پر بلاشرکت غیرے ذاتی نگرانی قائم کرنے کی سخت جدوجہد میں استعمال کیا۔ اس جدوجہد میں فیصلہ کن رول نام نہاد ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی تحریک،، نے ادا کیا۔ اس کا جوہر تمام پارٹی پر اس کے رہنما نظریے کی طرح ''ماؤ تسے تونگ کے خیالات،، کو زبردستی ٹھونسنا تھا۔

۱۹۳۷ء کے آخر اور ۱۹۳۸ء کے شروع میں وانگ منگ (چن شاؤ یو) اور دوسرے چینی کمیونسٹ

نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں کلیدی جگہیں اپنے قبضے میں کر لیں۔

تسون‌یی کے اجلاس کے بعد ماؤ تسے تونگ نے حالات کی حقیقتیں نظر انداز کیں اور ''دشمن کے خلاف سرگرم جنگ و جدل،، کی پالیسی شروع کی۔ اس سے سرخ فوج کو سخت نقصان پہنچا۔ چنانچہ جب فوج یسےنان پہنچی تو اس کی تعداد ۱۰ ہزار سے بھی کم تھی۔

کیونکہ وہ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پالیسی کے حامی تھے۔ دوسرے گروپ کے رہنما ماؤ تھے جنھوں نے یہ سال یے‌نان میں گزارے تھے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی میں مارکسی لیننی بین الاقوامیت پسند رجحان کے حامیوں کی پالیسی یہ تھی کہ جاپانی حملہ آوروں کے خلاف کومنتانگ سے متحدہ محاذ بنایا جائے۔ یہ راہ عالمی کمیونسٹ تحریک کے بین‌الاقوامی مقاصد کے عین مطابق تھی۔ ماؤ تسے تونگ نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کی اس پالیسی کی بیخ کنی کی۔ انھوں نے جاپانیوں کے خلاف سرگرم فوجی اقدام کو ملتوی کرنے کی کوشش کی تاکہ ان کی تمام قوتیں محفوظ رہیں اور کومنتانگ کے خلاف جنگ جاری رکھیں۔ متحدہ محاذ کی پالیسی کو ناکارہ بناکر انھوں نے دراصل جاپانیوں کو قابض ہونے میں مدد دی، اس سے چین میں بےشمار لوگ موت کا شکار ہوئے۔

ماؤپرست اور دوسری دستاویزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یے‌نان گروپ متحد نہیں تھا۔ پولیٹ بیورو کے ممبر چوتے اور آزاد شدہ علاقے کی عوامی حکومت کے صدر لن پوتسو جو یے‌نان میں رہے تھے، ان کے خیالات ”کٹر عقیدہ پرستوں“ سے قریب تھے۔ ایک اور گروپ تھا جس پر ماؤ تسے تونگ نے ”تجربیت پرستوں“ کا لیبل لگایا تھا۔ اس کے خیالات بھی ”کٹر عقیدہ پرستوں“ کی طرح تھے، فرق صرف

جنھوں نے سوویت یونین میں تعلیم حاصل کی تھی یا کمیونسٹ انٹرنیشنل میں کام کیا تھا ماسکو سے چین لوٹے۔ اس وقت جنگ میں جاپان کے خلاف متحدہ محاذ کے طریقۂ کار کے سلسلے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کو مضبوط کرنے کی ضرورت تھی۔ وانگ منگ نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو رپورٹ پیش کی جس کی تمام ممبروں نے تائید کی۔ ماؤ تسے تونگ نے متحدہ محاذ کے طریقۂ کار سے اتفاق نہیں کیا لیکن حمایت میں اکثریت کے ساتھ ووٹ دیا۔

جب ماؤ تسے تونگ کو وانگ منگ اور دوسرے چینی کمیونسٹوں کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جو ماسکو سے واپس آئے تھے اور جنھیں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی حمایت حاصل تھی تو انھوں نے اس ''ماسکو گروپ'' کو اپنے حملے کا خاص نشانہ بنایا۔ یہ گروپ اس زمانے میں اسی نام سے پکارا جاتا تھا۔

درحقیقت چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت دو بازوؤں میں تقسیم ہو گئی — ایک وانگ منگ اور ''ماسکو گروپ'' پر مشتمل تھا جو ۱۹۳۸—۴۰ء میں ییـنان میں نہیں تھا کیونکہ وہ متحدہ محاذ کی مشاورتی کونسل میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے وفد میں شریک تھا۔ اس کے ممبروں کو ماؤ تسے تونگ نے ''کٹر عقیدہ پرستوں'' کا نام دیا

تھا، ماؤ تسے تونگ کے گروپ نے ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی مہم،، چلائی۔ اس وقت ییےنان میں جو سوویت لوگ تھے، ان کا کہنا ھے کہ اس مہم کا انجام یہ ہوا کہ ''کانگشنگ کی تنظیم نے سازشوں سے جاسوسی کا جنون پیدا کرکے پارٹی کارکنوں پر بڑے پیمانے پر حملے کرائے۔،،

وانگ منگ نے جو کئی برسوں تک چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں رہ چکے ھیں، اس مہم کی بابت اپنے کتابچے ''چین کی صورتحال کے بارے میں،، میں لکھا ھے:

''اس کی تیاری کے دوران میں اور اسے عملی جامہ پہناتے وقت خود ماؤ تسے تونگ نے مسلسل کہا کہ مہم کی مدد سے وہ تین مقاصد حاصل کرنا چاھتے ھیں: (۱) لینن‌ازم کی جگہ ماؤازم کو دینا۔ (۲) چین کی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ کو صرف ماؤ تسے تونگ کی تاریخ کی طرح لکھنا۔ (۳) ماؤ تسے تونگ کی شخصیت کو مرکزی کمیٹی اور پوری پارٹی سے بلند رکھنا۔ انھیں ایسا کیوں کرنا پڑا؟ انھوں نے خود جواب دیا: اس سے انھیں دو موقعے ملیں گے: پہلا، پارٹی کی قیادت میں سب سے اونچے عہدے پر قبضہ کرنا اور پارٹی کے تمام اقتدار کو اپنے ھاتھوں میں مرکوز کرنا۔ دوسرے، اگر ایک بار وہ پارٹی کی قیادت کی چوٹی پر پہنچ گئے تو پھر کوئی انھیں نہیں ھٹا سکے گا۔

یہ تھا کہ وہ ماؤ کی شدت سے مخالفت نہیں کرتے تھے۔ ان میں چو این لائی، پینگ تے ہوائی، نیے ینگ چن، ین چین ینگ، لیو پوچنگ وغیرہ تھے۔

اپنے حسب معمول طریقۂ کار کے مطابق ماؤ تسے تونگ نے اپنے نظریاتی و سیاسی مخالفوں میں پھوٹ ڈالی، کچھ لوگوں کو دوسرے لوگوں کے خلاف مدد دی اور ان میں تصادم بھڑکائے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہتاتھا جب تک کہ جدوجہد کے شرکا تھک کر چور نہ ہوجاتے اور پھر یا تو سیاست چھوڑ دیتے یا مزاحمت ختم کر دیتے تھے۔

۱۹۴۱ء کے آغاز میں کانگ شنگ یے نان آئے۔ وہ فوراً ماؤ تسے تونگ کے حامی بن گئے اور بین الاقوامیت پسند کمیونسٹوں پر ظلم شروع کردیا۔ ماؤ کی مدد سے وہ بہت جلد خاص علاقے میں جاسوسی اور جوابی جاسوسی کے سربراہ مقرر کئے گئے۔ کانگ شنگ ماؤ کے نظریاتی مخالفوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے میں، جو کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پالیسی کے حامی تھے اور سوویت یونین سے دوستی چاہتے تھے، ان کے دست راست بن گئے۔

۱۹۴۱ء کی خزاں میں، یعنی ٹھیک اس وقت جب کمیونسٹ انٹرنیشنل اور سوویت کمیونسٹ پارٹی اپنی تمام توجہ نازی جارحیت کے خلاف لڑنے پر مرکوز کر رہی تھی، جب نازیوں کے خلاف جنگ میں سوویت یونین انتہائی مشکل دور سے گزر رہا

موضوع بدلنے لگے اور ایک دوسرے کو منطق سے جوڑے بغیر مخفی اور غیر محسوس دشمنوں — فرقہ پرستوں، عقیدہ پرستوں، تجربیت پرستوں، داخلیت پرستوں — پر شدید حملے کرنے لگے گویا کہ حاضرین کمیونسٹ نہیں بلکہ نیم خیالی یونانی فلسفہ‌داں ہیں، کیونکہ جب انہوں نے خطرناک دشمن بتائے تو کسی ایک کا بھی نام نہیں لیا۔ جتنے زیادہ جوش سے وہ بولے ان کی تقریر بھی اتنی ہی زیادہ پیچیدہ اور بے‌ربط ہوتی گئی۔ خاص علاقے میں ایسی بہت سی چیزیں تھیں جو ناقابل‌فہم تھیں۔ ہم اس واقعہ کو بھی ناقابل فہم خیال کرتے اور جلد بھول جاتے۔ لیکن معاملے نے دوسرا رخ بدلا۔ ہم نے دیکھا کہ یے‌نان میں سب لوگ تقریر کو پڑھ رہے ہیں جسے ہم پوری طرح نہیں سمجھ سکتے تھے۔ لوگ تقریر کو صبح سے شام تک پڑھتے تھے، انہیں وہ تقریباً حفظ یاد ہو گئی تھی۔ اس کے لئے جلسے کئے گئے۔ اس کے بعد حکام یے‌نان میں بڑی تیزی سے کومنتانگ کے جاسوس پکڑنے لگے۔ ایسے واقعات پہلے بھی ہوئے تھے لیکن اب ان کی رفتار بڑھ گئی تھی اور انہوں نے خطرناک صورت اختیار کرلی تھی۔ ''

ایک سوویت فوجی صحافی نے لکھا ''اگر کوئی ناواقف آدمی اس تحریک کے متعلق ماؤ کی تحریریں اور پارٹی کی دستاویزیں پڑھے تو اسے کوئی خاص بات نظر نہیں آئے گی۔ لیکن اس تحریک کو جن

''ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے انھوں نے مہم میں یہ کیا : (۱) انھوں نے کہا کہ لینن ازم روسی مارکسزم ھے جو روسی انقلاب کی رھنمائی کے لئے مناسب تھا لیکن عالمی انقلاب اور چینی انقلاب کی رھنمائی کے لئے غیر مناسب ھے۔ (۲) یہ اعلان کیا کہ کمیونسٹ انٹرنیشنل چینی کمیونسٹ پارٹی کی بالکل غلط رھنمائی کررھا ھے۔ (۳) یہ کہا کہ سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین نے چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین کے انقلاب کو جو مدد دی ھے وہ نہ صرف ''بےکار،، اور ''بےاثر،، بلکہ ''نقصان‌دہ،، ھے۔ (۴) پارٹی کو ''ماؤازم تسلیم نہ کرنے،، اور ''لینن‌ازم اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کا وفادار رھنے،، اور ''سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین کی پیروی کرنے،، پر برا بھلا کہا۔،،

یےنان پارٹی اسکول میں تقریر کرتے ھوئے ماؤ تسے تونگ نے ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی مہم،، کی ''نظریاتی بنیاد،، کا خلاصہ کیا۔ ان سوویت کارکنوں نے جنھوں نے یہ تقریر سنی، اس کے متعلق یہ لکھا ھے:

''ماؤ نے اپنی تقریر اچھی طرح شروع کی۔ ھم نے اسے نسبتاً آسانی سے سمجھا۔ ھر بات باموقع تھی، ھر بات قابل فہم تھی۔ لیکن بعد میں ناقابل یقین بات واقع ھوئی: وہ ایک موضوع سے دوسرا

کہ ''ماؤ کے خیالات،، پارٹی کا خاص نظریہ ہے، دوسرے الفاظ میں مارکسی لیننی تعلیمات کی جگہ ان ''خیالات،، کو دینا۔ اس ''تحریک،، (زیادہ صحیح مکمل تطہیر) کے دوسرے اور تیسرے دور میں ماؤ تسے تونگ اور ان کے گروپ نے پارٹی اور آزاد شدہ علاقے میں نفسیاتی دہشت کا ایسا ماحول پیدا کیا جس کے پس‌منظر میں جو لوگ ماؤ سے اختلاف رکھتے تھے، ان سے چھٹکارا حاصل کیا جاسکا (یہاں تک کہ انھیں قتل کر دیا گیا)۔

اس اخلاقی اور جسمانی تشدد کی تحریک کے برسوں میں ماؤ اور ان کے حامیوں نے ان تمام لوگوں کے خلاف انتقامی کارروائی کی جو ان کی پالیسی اور خیالات سے ذرا بھی اختلاف رکھتے تھے۔ تشدد آمیز اقدامات کے خاص نشانے مارکسی لیننی خیالات کے حامی اور بین‌الاقوامیت پسند کمیونسٹ تھے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ارکان پر شدید اخلاقی دباؤ ڈالا جاتا تھا کہ وہ ماؤ تسے تونگ اور ان کے ''خیالات،، سے وفاداری کا حلف اٹھائیں۔ جو بھی اسے نہیں مانتا یا پس و پیش کرتا، اسے ''انقلاب دشمن سرگرمی،، کے الزام کی دھمکی دی‌جاتی تھی۔

وانگ منگ ''چین کی صورت حال کے بارے میں،، میں لکھتے ھیں:

''ماؤ تسے تونگ نے پوری پارٹی کو مصنوعی

عینی شاھدوں نے دیکھا ھے اس واقعہ کو شرمناک خیال کرتے ھیں۔ اس کے چلانے والوں کے مقاصد پارٹی کی جانب غیر ایماندارانہ تھے۔ ،،

"کام کے طرز کو بہتر بنانے کی تحریک،، کو تین منزلوں یا دوروں میں تقسیم کیا جا سکتا ھے۔ پہلا، جو ۱۹۴۱ء کی خزاں سے ۱۹۴۲ء کی بہار تک جاری رہا "۲۲ دستاویزیں پڑھنے،، پر مشتمل تھا۔ ان میں زیادہ تر ماؤ تسے تونگ، کانگ شنگ اور ماؤ کے دوسرے حامیوں کی تقریریں تھیں۔ اس دور کا مقصد یہ دکھانا تھا کہ ماؤ تسے تونگ "ایک عظیم نظریہ داں،، اور "نئے خیالات کے خالق،، ھیں۔

دوسرا دور ۱۹۴۲ء کی بہار سے شروع ھوا اور ۱۹۴۳ء کی بہار میں ختم ھوا۔ یہ "کارکنوں کی نظریاتی جانچ پڑتال،، سے متعلق تھا لیکن دراصل اس میں ان پارٹی کارکنوں کو اخلاقی اور جسمانی اذیتیں دی گئیں جنھیں ماؤ غیر مناسب سمجھتے تھے۔ "جاسوسوں کا پردہ فاش کرنے کی مہم،، اور پارٹی کی تطھیر جو مارچ ۱۹۴۳ء سے ساتویں کانگریس (۱۹۴۵ء) تک جاری رھیں، اسی مقصد کے تحت تھیں۔

جیسا کہ پہلے دور کے مافیہہ اور نوعیت سے دیکھا جا سکتا ھے، اس کا خاص مقصد چینی کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کے ذھن میں یہ بات بٹھانا تھا

بعض ایسے لوگ ہیں جو اس کی مرکزی کمیٹی کو نہیں سنتے بلکہ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی عاملہ کمیٹی کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ لوگوں کا یہ حصہ اپنے آپ کو پارٹی سے باہر رکھ سکتا ہے۔"

انھوں نے نام نہیں گنوائے لیکن جو لوگ وہاں موجود تھے، ان پر ظاہر تھا کہ ماؤ کا اشارہ نام نہاد "ماسکو گروپ" کی جانب تھا۔

ایک سوویت نامہ‌نگار نے جو ۱۹۴۴ء میں ینان میں تھا لکھا "کمیونسٹ انٹرنیشنل ٹوٹنے کے بعد ماؤ اور ان کے حامیوں نے اطمینان کا سانس لیا۔[9] اب ان کے ہاتھ آزاد ہیں۔ اب اخلاقی ذمےداری محسوس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پولیٹ بیورو کے اسی اجلاس میں ماؤ کے بیان نے اسے خاص طور پر واضح کر دیا ہے: "اب پارٹی کانگریس منعقد کر سکتے ہیں"۔ اب یہ یقینی خیال کیا جاتا ہے کہ " 'اختلاف کرنےوالوں، ('ماسکو والوں' کا گروپ — وانگ منگ وغیرہ) پر سختی کی جائےگی۔"

یہ بات دلچسپ ہے کہ مئی ۱۹۴۳ء میں کومنتانگ نے یہ پیش گوئی کی "موجودہ قیادت میں تضادات کا شدید ہونا لازمی ہے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر بین الاقوامیت پسند گروپ کمزور ہوگا اور ماؤ تسےتونگ کا گروپ جو چینیت کی راہ لےگا، مضبوط‌تر ہوجائےگا..."

"جاسوسوں کا پردہ فاش کرنے کی مہم" کی

طور پر دو ''گروپوں،، میں تقسیم کر دیا ''عقیدہ پرست،، اور ''تجربیت پرست،، اور ساتھ ھی اپنے حملے کا نشانہ بنانے کےلئے انھیں متحد بھی کر دیا۔ انھوں نے ان تمام کمیونسٹوں کو جو سوویت یونین میں پڑھ چکے تھے یا نظریاتی اور سیاسی کام کرتے تھے اور انھیں بھی جو دانشوروں سے آئے تھے ''سوویت نواز اور عقیدہ پرست وانگ منگ کے گروپ،، میں شامل کر دیا۔ وہ تمام کمیونسٹ جو عملی کام کرتے تھے اور مزدور طبقے اور کسانوں سے آئے تھے (ظاھر ھے کہ ان میں چواین لائی نہیں تھے جن کا تعلق زمیندار خاندان سے تھا اور نہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی دوسری سربراہ شخصیتیں جو غیر محنت کش پرتوں سے تعلق رکھتی تھیں — مصنفین کا نوٹ) نام نہاد ''تجربیت پرست،، گروپ میں شامل کر دئیے گئے۔ ساتھ ھی انھوں نے یہ بھی کہا کہ تجربیت پرست کٹر عقیدہ پرستوں کے گروپ کے ''قیدی اور مددگار،، ھیں۔ ،،

اپنے خود غرضانہ، پارٹی دشمن مقاصد حاصل کرنے کےلئے ماؤ تسے تونگ نے کمیونسٹ انٹرنیشنل ٹوٹنے سے فائدہ اٹھایا۔ اس مسئلے پر پولیٹ بیورو میں مباحثے کے دوران ماؤ نے کہا ''مارکسزم ضروری ھے لیکن اسے چینی حالات کے مطابق ڈھالنا چاھئے۔ ھمیں چینی کمیونسٹ پارٹی کا قومی کردار برقرار رکھنا چاھئے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی میں

جلسے میں ایسے لوگ بھی تھے جنھیں ھدایت دی گئی تھی کہ وہ اردگرد والوں کے ردعمل کو بغور دیکھیں۔ انھوں نے اپنے داخلی معیار سے فیصلہ کیا کہ حاضرین میں کئی لوگ مشتبہ ھیں۔ کانگ شنگ کی تقریر نے مجمع پر دھشت طاری کر دی۔ چوتے کے لئے جلسے کے ماحول میں تبدیلی غیرمتوقع تھی (حالانکہ وہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولیٹ بیورو کے رکن تھے)۔ اگرچہ انھوں نے اپنی تقریر میں کمیونسٹوں کی توھین کرنے کی مخالفت کی لیکن اس سے عام دھشت میں کمی نہیں ھوئی۔

سوویت نامہ‌نگار لکھتا ھے ”جلد ھی اس جلسے کے بعد جاسوسوں کی تعداد ھزاروں تک پہنچ گئی۔ یے‌نان کے محاصرے کا اعلان کر دیا گیا۔ تمام اداروں اور تعلیمی مرکزوں کے گرد رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور دروازوں پر سنتری مقرر کئے گئے۔ شوھروں کو اپنی بیویوں سے ملنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ دو آدمیوں کے لئے آپس میں نجی گفتگو کرنا خطرناک ھو گیا۔“

مزید ”جاسوس“ پکڑے گئے لیکن انھیں گرفتار نہیں کیا گیا کیونکہ ان ”مجرموں“ کو نظربند کرنے کے لئے جگہ کافی نہیں تھی۔ مثلاً یہ معلوم ھوا کہ کانگ شنگ کے محکمے کے ۸۰ فیصدی کارکنوں، مرکزی ھسپتال کے ۹۰ فیصدی اور دوسرے

آڑ میں جو مارچ ۱۹۴۳ء میں شروع ہوئی، بڑے پیمانے پر انتقامی کارروائیاں کی گئیں۔ ''جاسوس پکڑنے کے لئے فوری کام،، کے ساتھ ساتھ یےنان میں روز جلسے منظم کئے گئے جن میں ماؤ کے حامیوں نے دھمکیاں دیں اور ''پارٹی دشمن سرگرمی،، کا اعتراف کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس کی ایک مثال شہر کے تقریباً ایک ہزار پارٹی کارکنوں کا جلسہ ہے جو مارچ ۱۹۴۳ء میں یےنان میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ہال میں ہوا۔ اس میں سوویت کمیونسٹ بھی موجود تھے۔ کانگ شنگ اور ماؤ تسے تونگ کے دوسرے حامی مجلس صدارت میں تھے۔ پہلے تقریر کرنے والے ۱۲ ''جاسوس،، تھے جو علی الاعلان اپنے گناہوں پر پشیمان ہوئے۔ اس کے بعد کانگ شنگ بولے۔ انھوں نے کہا کہ کومنتانگ کے کئی سو جاسوسوں کا پتہ لگا لیا گیا ہے لیکن ضلع میں جتنے جاسوس کام کر رہے ہیں، وہ ان کا چھوٹا سا حصہ ہیں اور ''اس جلسے میں بھی جاسوسوں کی بڑی تعداد،، ہے۔ انھوں نے ہر شخص سے ''جس کا تعلق کومنتانگ کے محکمۂ جاسوسی سے ہے،، مطالبہ کیا کہ وہ فوراً اقبال جرم کرلے۔ ایسی صورت میں اسے معاف کر دیا جائےگا۔

کانگ شنگ کی تقریر سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان کے ہاتھ میں بڑا اقتدار ہے اور جو بھی بےاطمینانی ظاہر کرےگا سخت سزا پائےگا۔

۰۔ یا ۵ ۔ لوگ ایسے ھیں جو کومنتانگ کے حامی ھیں۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت ان کے نام جانتی ھے اور ان کے لئے بہتر یہی ھے کہ وہ اقبال جرم کرلیں۔ جس کے بھی چہرے پر حیرانی ہوتی ھے جلسے کے بعد گرفتار کرلیا جاتا ھے اور اس سے خاص قسم کا استفسار کیا جاتا ھے۔ ان میں سے بہت سے موت کے مقابلے میں ''پچھتانے،، کو ترجیح دیتے ھیں۔ اس کے بعد انھیں آزاد کر دیا جاتا ھے، انھیں بڑی مقدار میں چاول ملتا ھے اور ان کی زندگی حسب معمول ھو جاتی ھے۔ ،،

نہ صرف عام کمیونسٹوں بلکہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے کئی رھنماؤں کو بھی تشدد اور بدنامی کا ھدف بنایا گیا۔ اس زمانے میں پوکو، چانگ وین تین وغیرہ کو ''دائیں بازو کے موقع پرست اور ھتھیار ڈالنےوالے،، گروپ کے ممبر قرار دیا گیا۔ ان پر ''روسی (!) مارکسزم کی جانب کٹر عقیدہ‌پرستی کا الزام،، لگایا گیا اور حکم دیا گیا کہ وہ ''چینی مارکسزم سیکھیں،،۔

ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ ممبروں اور عام ارکان کو مجبور کیا کہ وہ اپنے ''گناھوں،، کے اعتراف‌نامے لکھیں۔ اس ''تحریک،، کے منظم کرنےوالے سب سے پہلے یہ چاہتے تھے کہ ملزمین سوویت یونین اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کے خلاف زھریلے بیانات دیں۔

اداروں میں ۱۰۰ فیصدی کارکنوں کو ''فاش،،
کردیا گیا۔

کانگ شنگ کا محکمہ جو ایک طریقہ اختیار کرتا تھا، اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ''جاسوسوں،، کو کیسے ''فاش،، کیا جاتا تھا۔ مشتبہ شخص کو اس کے خلاف الزامات سنائے جاتے تھے۔ وہ بے گناہ ہوتا تھا اس لئے ظاہر ہے اقبال نہیں کرتا تھا۔ وہ اڑا رہتا تھا اور استفسار جاری رہتا تھا۔ شام کے وقت استفسار کرنے والوں کی ٹیم بدل دی جاتی تھی اور صبح کے وقت دوسری ٹیم یہ کام جاری رکھتی تھی۔ وہ شخص سوئے بغیر تین دن سے زیادہ مزاحمت نہیں کر سکتا تھا اور آخرکار جو جرم اس سے منسوب کیا جاتا اسے تسلیم کر لیتا تھا۔

''جاسوسوں کو فاش کرنے،، اور تشدد کے طریقے استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ ماؤ اور ان کا گروپ ان لوگوں کو بھی فاش کرتے تھے جن کے خیالات ان سے مختلف ہوتے تھے۔ یہ ''پچھتاوے کی سہم،، کے ذریعے کیا گیا۔ ایک عینی شاھد لکھتا ہے ''چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے جو غیر معمولی سخت نظم قائم کر رکھا ہے، اس نے پارٹی کی اندرونی جمہوریت کو روند ڈالا ہے۔ پارٹی کے جلسوں میں پارٹی ممبروں کی مسلسل ''پچھتاوے،، کی مہمیں چلائی جاتی ہیں۔ جلسے کا صدر یا جو شخص قیادت کے قریب ہوتا ہے اعلان کرتا ہے کہ حاضرین میں

لکھتے ہیں ''دھوکے، دشنام اور جبر کے مختلف طریقے استعمال کرکے انھوں (ماؤ) نے سب کو مجبور کیا کہ وہ اپنے آپ کو یا تو عقیدہ‌پرست یا تجربیت‌پرست، یعنی ''عقیدہ پرستوں کے قیدی اور مددگار،، تسلیم کریں اور یہ بھی کہ وہ وانگ منگ کی ''بائیں،، یا ''دائیں،، لائن پر چلیں۔ اس کے علاوہ ان طریقوں سے اور ظالمانہ اذیتیں دے کر انھوں نے کافی کمیونسٹوں اور نوجوانوں کی کمیونسٹ لیگ کے ممبروں کو مجبور کرکے یہ اعتراف کرایا کہ وہ ''غدار،،، ''انقلاب دشمن،، اور ''کومنتانگ، سامراجیوں اور سوویت یونین کے ایجنٹ،، ہیں۔ ایسے بہت سے لوگوں کو جنھوں نے اپنے کو اس قسم کا مجرم تسلیم نہیں کیا، گرفتار کر لیا گیا، قتل کر دیا گیا یا انھوں نے خود کشی کرلی۔ یہ تین سال تک جاری رہا۔ ،،

جب دباؤ، ترغیب اور دھمکی سے کوئی پسندیدہ نتیجہ نہیں نکلتا تو ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی تحریک،، کے منتظم اپنے نظریاتی مخالفوں کو ختم کرنے کے لئے انتہائی وحشیانہ طریقے اختیار کرتے تھے۔ اپنے کتابچے ''چین کی صورت حال کے بارے میں،، میں وانگ منگ لکھتے ہیں کہ اس وقت انھیں زہر دیا گیا تھا۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولیٹ بیورو کے سابق رکن کاؤ کانگ نے بتایا

''پچھتاوے،، کا دوسرا لازمی حصہ ماؤ تسے تونگ کی بے لگام تعریف اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کے خیالات اور ھدایات کی حمایت پر تنقید تھا۔ ان ''تعلیمی طریقوں،، کا مقصد سچے مارکسزم اور پرولتاری بین الاقوامیت پسندی پر سے چینی کمیونسٹوں کا اعتقاد ختم کرنا تھا۔

''پچھتانے والوں،، کو اپنے رفیقوں اور خود اپنے آپ کو بدنام کرنے پر مجبور کر کے ماؤ تسے تونگ نے ایسے حالات پیدا کر دئے جب سوائے ماؤ اور ان کے چند قریبی حامیوں کے تمام رھنماؤں کو برا بھلا کہا گیا یا ان پر شبہ کیا گیا۔ اس طرح ماؤ تسے تونگ نے اپنی شہرت قائم کی ایک خودمختار عہدیدار کی حیثیت سے، ''بے خطا لیڈر،، کی طرح۔

جیسا کہ وانگ منگ نے تصدیق کی ھے کہ ماؤ تسے تونگ نے ''رھنماؤں، پارٹی کارکنوں اور پارٹی ممبروں کی اکثریت پر مختلف شدید ضربیں لگائیں،،۔ ماؤ اور لیو شاؤچی کے علاوہ جو اس وقت ''ان کے قریب ترین ساتھی تھے،، اور چند نام نہاد ''پیدائشی ماؤپرستوں،، کے بجز تمام رھنماؤں اور کارکنوں کو ایسے ''عناصر قرار دیا گیا جن پر انقلاب دشمنی کا شبہ،، ھو سکتا تھا۔ کومنتانگ علاقوں میں تمام پارٹی تنظیموں کو ''انقلاب دشمن تنظیمیں قرار دیا گیا جو سرخ پرچم کی آڑ میں سرخ پرچم کے خلاف سرگرم عمل ھیں،،۔ پھر وانگ منگ

پارٹی کے آدھے کارکنوں پر تشدد کیا گیا اور مختلف قسم کی سزائیں دی گئیں۔

اس زمانے میں ایک سوویت افسر یے‌نان میں کام کرتا تھا۔ اس نے ساتویں دھائی میں لکھا ''چینی کمیونسٹ پارٹی کے لیڈروں، خاص طور پر ماؤ تسے تونگ کا اس وقت کمیونسٹوں کی طرح نہیں بلکہ فوجیوں جیسا رویہ تھا۔ حکمرانی کا طریقہ خالص آمرانہ تھا۔ تمام اختلاف کرنےوالوں کو جسمانی طور پر ختم کردیا گیا۔ یہ کانگ شنگ نے کیا جو ماؤ تسے تونگ کا دست راست تھا۔ گرفتارشدہ لوگوں کو کانگ شنگ کی کال کوٹھریوں میں بری طرح اذیتیں پہنچائی جاتی تھیں اور بعد کو ان کے سر کاٹ دئے جاتے تھے۔''

۱۹۴۵ء میں جب چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں کانگریس ہوئی تو کئی نمائندوں نے اپنی تقریروں میں کانگ شنگ کی تنقید کی۔ انھوں نے کانگ شنگ کو جلاد کہا۔ اس کے باوجود چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں وہ اعلی عہدوں پر فائز رہا۔ لیکن ۱۹۴۸ء میں اسے ''اپنے کام میں بائیں بازو کی کجرویوں'' کے قصور میں پولیٹ‌بیورو سے ہٹا دیا گیا۔ وہ خاص محکمے کا سربراہ نہیں رہا اور صوبہ شان‌تونگ بھیج دیا گیا۔ چین کی عوامی جمہوریہ کے قیام کے بعد کانگ شنگ کو پھر اعلی عہدوں پر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۶ء میں پارٹی

ہے کہ پارٹی کارکنوں پر غلط طور سے الزام دے کر کس طرح اذیتیں پہنچائی جاتی تھیں۔ خود انھیں گرفتار کرکے اذیتیں دی گئیں۔ انھیں سخت سردی میں باھر لیجایا گیا اور ”ان سے فٹ بال کی طرح کھیلا گیا،،: لوگوں کے حلقے کے بیچ میں رکھا گیا جنھوں نے اس طرح ضربیں لگائیں کہ وہ زمین پر گریں نہیں۔ ظالموں نے ان کی دائیں ران جلا دی۔

”کام کے طرز کو بہتر بنانے کی تحریک،، کے دوران میں ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں نے جو تشدد کے اقدام کئے، ان سے چینی کمیونسٹ پارٹی کو بہت نقصان پہنچا۔ بعض اندازوں کے مطابق کانگ شنگ اور ان کے محکمے نے ان برسوں میں لاکھوں لوگوں کو مار ڈالا۔ اس تحریک میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے زیادہ تر تجربہ کار انقلابی کارکنوں کا صفایا کر دیا گیا یا ان کی اسپرٹ کچل ڈالی گئی۔

سوویت عالم یودن اگست ۱۹۵۰ء میں چین کی عوامی جمہوریہ میں لکچر دینے گئے تھے۔ گفتگو کے دوران میں چینی رھنماؤں نے تسلیم کیا کہ ”یےنان میں جاسوسوں اور پارٹی کے دشمنوں کے خلاف جدوجہد میں لوگوں کی بڑی تعداد پر مخالف ھونے کا شبہہ تھا اور بہت سے ایماندار لوگوں پر تشدد کیا گیا،،۔ اس وقت، انھوں نے کہا،

حاوی کرنے اور ''صدر ماؤ،، کو زندہ گوتم بدھ بنانے کی راہ ھموار کی گئی۔

۱۹۳۵ء میں تسون‌یی کے اجلاس میں ماؤ تسے تونگ نے بنیادی طور پر فوج کو اپنے اختیار میں لے لیا تھا۔ ۱۹۴۳ء کے آخر تک بڑے پیمانے پر دھشت کے طریقے استعمال کرکے انھوں نے اور ان کے حامیوں نے پارٹی کو بھی بلاشرکت‌غیرے اپنے اختیار میں لے لیا۔ ایسا کافی انقلابی کارکنوں کو ختم کرکے اور دوسروں کو جبراً مطیع کرکے کیا گیا۔

ماؤ تسے تونگ نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں ان میں سے بعض لوگوں کو شامل رکھا جنھوں نے ان کی سرگرمی سے یا تو مجھول طور پر مخالفت کی تھی یا انھوں نے کامل وفاداری کا حلف اٹھا لیا تھا۔ اس طرح انھیں ایسے نئے مخالف گروھوں کے ابھرنے کے خلاف ضمانت مل گئی جن کے رھنما ایسے لوگ ھوتے جن کی پارٹی اور ملک میں عزت کی جاتی تھی۔ اگر وہ تنقید کرتے تو ماؤ ان پر یہ الزام لگا سکتے تھے کہ وہ بےاصول، بے ایمان اور بدعھد ھیں۔

پارٹی پر اختیار کے حصول کی جدوجھد میں کامیابی ۱۹۴۵ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں کانگریس میں مستحکم ھو گئی۔ اس کانگریس کا بنیادی نکتہ ماؤ کی شخصیت‌پرستی تھی جس نے ''ماؤ کے خیالات،، یا ''چین زدہ مارکسزم،، کو چین کی

کی آٹھویں کانگریس میں اسے ماؤ تسے تونگ کی ذاتی سفارش پر پولیٹ بیورو کا امیدوار ممبر چنا گیا، ۱۹۶۲ء میں اسے چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا سکریٹری بنا دیا گیا۔ ستمبر ۱۹۶۶ء میں سنہوا خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی کہ کانگ شنگ کو مرکزی کمیٹی کے پولیٹ بیورو میں شامل کرلیا گیا ھے اور پولیٹ بیورو کی مستقل کمیٹی میں بھی۔ پارٹی کی نویں کانگریس میں اسے پولیٹ بیورو کی مستقل کمیٹی کا ممبر ''منتخب'' کر لیا گیا۔

''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی تحریک'' اور خاص کر ''جاسوسوں کو فاش'' کرنے کی مہم اور ''پچھتاوے کی مہم'' کی بدولت ماؤ تسے تونگ کا گروپ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں مارکسزم لینن‌ازم اور پرولتاری بین‌الاقوامیت پسندی کے حامیوں پر حاوی ھوگیا۔ جسمانی اور اخلاقی دھشت کے ماحول میں بہت سے لوگوں نے اپنی غلطیوں کا اقبال کیا اور یقین دلایا کہ ''آئندہ وہ ماؤ تسے تونگ کی راہ پر ثابت‌قدمی سے چلیں گے۔''

اس طرح پانچویں دھائی کے آغاز ھی میں مارکسزم لینن‌ازم کی جگہ ''چین زدہ مارکسزم'' کو دینے کی نظریاتی اور تنظیمی حالات پیدا کئے گئے، چینی کمیونسٹ پارٹی میں ''ماؤ کے خیالات'' کو

نظم میں جو ۲٦ دسمبر ۱۹٦۲ء کو لکھی گئی)
ماؤ ''بھورے ریچھ،، کی شبیہہ پیش کرتے ھیں
جس سے چین کے ''بہادر جنگ‌جو،، نہیں ڈرتے۔
چوتھی دھائی میں یےنان میں ماؤ نے ایڈگر اسنو سے اپنے روسی دشمن اور کل ایشیائی جذبات کا اعتراف کیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ انھیں ایک گیت کے حسین الفاظ یاد ھیں (جس میں ۱۹۰۴ — ۵ء کی جنگ میں جاپان کی فتح کی تعریف کی گئی ھے — مصنفین کا نوٹ) جس میں جاپان کے حسن کو محسوس کیا جا سکتا ھے۔ اور اس گیت میں جو روس کے خلاف جاپان کی فتح کے اعزاز میں ھے، فخر اور قوت کی حمد و ثنا کو انھوں نے بہت پسند کیا۔
ایک سوویت صحافی نے جو یےنان میں ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۳ء کے درمیان رھا، لکھا ھے کہ جب انھوں نے ایک تصویر — جو چنگیز خان کی تھی — کے متعلق پوچھا جو مرکزی کمیٹی کے دفتر میں ماؤ کی تصویر کے قریب ھی لٹکی تھی تو جواب دیا گیا کہ ''یہ چینی شہنشاہ کی تصویر ھے جس نے روس پر بھی حکمرانی کی۔،،
وقت گزرنے کے ساتھ قوم‌پرست خیالات نے کھلم کھلا سوویت دشمنی کی شکل اختیار کرلی۔ اپنے پمفلٹ ''چین کی صورت حال کے بارے میں،، میں وانگ منگ بجا طور پر لکھتے ھیں:
''ماؤ تسے تونگ نے جنونی سوویت دشمنی

چینی انقلاب کی کامیابی سے
پہلے ماؤپرستوں کی سرگرمیوں میں قوم پرستی
اور سوویت دشمنی کا اظہار

جوں جوں ماؤ اور ان کے حواریوں کی حالت چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں مضبوط تر ہوتی گئی بیرونی دنیا کے ساتھ اپنے تعلقات میں ان کی قوم پرستی زیادہ ظاہر ہونے لگی۔ کسی بھی مخصوص وقت پر کمیونسٹ انٹرنیشنل اور سوویت یونین کی جانب ماؤ کا رویہ اس بات سے معین ہوتا رہا ہے کہ اس رویے سے ان کے ذاتی مقاصد کس حد تک حاصل ہوں گے۔

روسی دشمنی کا رجحان جو شدید سوویت دشمنی میں تبدیل ہوا ماؤ تسےتونگ کی قوم پرستی کا ایک نمایاں امتیازی نشان بن گیا۔ ماؤ کی تربیت عظیم ھان جارحانہ قوم پرستی کے جذبے کے تحت ہوئی تھی۔ انھیں روس ایک بڑے بھورے ریچھ کی طرح نظر آیا، بالکل اسی طرح جیسے اسے چِنْ سلطنت کے نقشے پر علامتی طور سے پیش کیا گیا تھا۔ اسے ''ثقافتی انقلاب،، سے پہلے ھی پیکنگ کے چینی انقلاب کے عجائب گھر میں دکھایا گیا تھا۔ اپنے شاعرانہ الہام میں (مثلاً ''سرما کے بادل،،

اس کی صلاحیت کے مطابق، ہر ایک کو اس کی ضروریات کے مطابق،، کی جانب بڑھ رہے ہیں، بہ‌الفاظ دیگر وہ کمیونزم کے تحت خوش حال اور شادماں زندگی کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ،،

وانگ منگ نے مزید لکھا ''ماؤ تسے تونگ کو انتہائی ڈر تھا کہ اگر چینی کمیونسٹوں اور چینی عوام کو ان تمام سوالات کے متعلق سچائی معلوم ہو گئی تو وہ نام نہاد ''ماؤ تسے تونگ کے خیالات،، اور ان کی پالیسی کی حماقت اور مضرت کو زیادہ وضاحت سے دیکھیں گے۔ پھر وہ ناگزیر طور پر اور ایک آواز ہوکر مطالبہ کریں گے کہ چین اشتراکی تعمیر کی صحیح مارکسی لیننی راہ اور عالمی امن کی جدوجہد کا راستہ اختیار کرے جس پر سوویت یونین گامزن ہے۔ ان تمام باتوں کو سمجھنے کے بعد وہ زیادہ قوت ارادی سے، وسیع تر پیمانے پر، زیادہ تنظیم اور اتحاد کی بنیاد پر ماؤ تسے تونگ اور ان کے ''خیالات،، کے خلاف، ماؤ تسے تونگ اور ان کے گروپ کے انقلاب دشمن اقتدار کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ یہی سبب ہے کہ سوویت دشمنی ماؤ تسے‌تونگ کی خارجہ پالیسی کا بنیادی نکتہ اور داخلی پالیسی کا جوہر رہا۔ ،،

یہ قدرتی بات ہے کہ ماؤ تسے تونگ نے حالیہ برسوں تک اپنے عظیم طاقتی، سوویت دشمن خیالات مشتہر نہیں کئے۔ کروڑوں چینیوں کی نظروں

کو مارکسزم لینن‌ازم کے خلاف، کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے خلاف، سوشلزم اور کمیونزم کے خلاف۔ عالمی انقلاب اور ساری دنیا میں امن کے خلاف جدوجہد کا جھنڈا بنا لیا تاکہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے زیر رهنمائی سامراجی ٹولے کی خوشنودی حاصل کی جائے اور اس کے ساتھ سازباز کرنے کا موقع ملے۔"

جیسا کہ وانگ منگ نے بالکل صحیح اندازہ لگایا، سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین پر ماؤ پرستوں کے شدید حملے کا ایک اور مقصد چین اور سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹیوں اور عوام کے درمیان پرانی اور روایتی دوستی اور برادرانہ تعلقات کو ختم کرنا ہے۔ ماؤ کو اس کا مسلسل ڈر رہتا تھا کہ چینی کمیونسٹوں اور چینی عوام کو ان زبردست کامیابیوں کا علم ہو جائےگا جو سوویت عوام نے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی رهنمائی میں حاصل کیں۔"

وانگ منگ نے اس پر زور دیا ہے کہ "ماؤ سے تونگ اس سے بہت خائف رہتے تھے کہ چینی کمیونسٹوں اور چینی عوام کو یہ علم ہو جائے کہ سوویت لوگوں کی مادی اور ثقافتی زندگی روز افزوں بہتر ہو رہی ہے، وہ بتدریج اس اصول "ہر ایک سے اس کی صلاحیت کے مطابق، ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق" سے اس اصول "ہر ایک سے

پر حملوں کا مغز یہ تھا کہ انٹرنیشنل کو چین کے حقیقی حالات کا علم نہیں ہے اس لئے وہ غلط ہدایتیں بھیجتا ہے۔ لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

سب سے پہلے، ماؤ تسے تونگ نے کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ہدایات کو چینی کمیونسٹوں سے پوشیدہ رکھا اور ان میں حکمت عملی اور طریقۂ کار کے متعلق کئی تجاویز کو اپنے آپ سے منسوب کیا۔ وانگ منگ لکھتے ہیں ''ماؤ تسے تونگ کا خیال تھا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ کو صرف ماؤ تسے تونگ کی تاریخ کی حیثیت سے لکھنے کے لئے ضروری ہے کہ لینن‌ازم، کمیونسٹ انٹرنیشنل، سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین کی خدمات کو تسلیم نہ کیا جائے جو انھوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین کے انقلاب کے لئے کیں۔ اس سے انکار کرنا ضروری ہے کہ کسی رہنما، کسی پارٹی کارکن یا رکن نے چینی کمیونسٹ پارٹی اور چینی انقلاب کی خدمت انجام دی۔

'' ماؤ تسے تونگ کے بیان کے مطابق یہ خاص طور پر ضروری ہے: (۱) چین‌توسیوازم کی دائیں بازو کی موقع پرستی کے خلاف جدوجہد میں چو چیوپو کی خدمات سے انکار کیا جائے اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی غیر معمولی اگست (۱۹۲۷ء) کانفرنس سے بھی جس نے اپنے فیصلوں میں جدوجہد اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی قیادت کی خدمات تسلیم

میں روس اکتوبر انقلاب کا عظیم گہوارہ ہے جس نے تمام دنیا کو جگا دیا۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل اور سوویت یونین نے چینی کمیونسٹوں اور چین کے انقلابی مقصد کو بہت سیاسی، اخلاقی اور مادی امداد دی۔ وہ اسے نہیں چھپا سکے اس لئے ماؤ تسے تونگ نے حیلہ بازی اختیار کی اور اپنے آپ کو سوویت یونین کا دوست بتایا۔

۱۹۳۹ء سے پہلے کمیونسٹ انٹرنیشنل، سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین کی جانب ماؤ تسے تونگ کا حقیقی رویہ حقائق سے ظاہر ہوتا ہے۔

کمیونسٹ انٹرنیشنل کی طرف ان کے رویے کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انھوں نے چینی تروتسکی پرستوں کے اس دقیانوسی نظریے کو دھرایا کہ ''کمیونسٹ انٹرنیشنل کو چینی خصوصیات کا کم علم ہے'' اور ''کمیونسٹ انٹرنیشنل سے وفاداری اور اس کی ڈسپلن ایک بات ہے لیکن چینی انقلاب سے وفاداری دوسری شے ہے۔''

ماؤ نے اپنے اس طرح کے رویے پر پردہ ڈالا۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی پالیسی کی حمایت ظاہر کرکے انھوں نے ایسی پالیسی اختیار کی جو انٹرنیشنل کی هدایات کے سراسر خلاف تھی۔ انھوں نے ان چینی کارکنوں کی بےعزتی کی جو ماسکو میں تعلیم حاصل کرکے چین لوٹے تھے۔

ماؤ تسے تونگ اور ان کے گروپ کے انٹرنیشنل

7*

ماؤ تسے تونگ کی تاریخ کی حیثیت سے ناممکن ہو جائےگی،، اور ''چینی کمیونسٹ پارٹی میں ماؤ تسے تونگ کا خاص طور پر بلند اور غیر متزلزل رتبہ،، نہیں رہےگا۔ ،،

ماؤ تسے تونگ نے چین توسیوازم اور لی لی سان ازم کے خلاف جدوجہد میں، متحدہ محاذ کی پالیسی مرتب کرنے اور عملی جامہ پہنانے میں، اور کئی مسائل میں فیصلہ کن رول کو بےشرمی سے اپنے آپ سے وابستہ کیا۔

دوسری طرف، کمیونسٹ انٹرنیشنل پر یہ الزام لگاکر کہ وہ چین کی اصل صورت حال جاننے یا سمجھنے سے قاصر ہے، ماؤ تسے تونگ نے چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین کی سرخ فوج کی اصل صورتحال کو چھپانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ انھوں نے جان بوجھ کر کمیونسٹ انٹرنیشنل کو بھٹکایا اگرچہ اطلاعات ارسال کرنے کے باقاعدہ ذرائع موجود تھے۔ ۱۹۳۶ء ھی میں ماسکو اور ییےنان کے درمیان دوطرفہ مواصلات قائم ھوگئے تھے۔ ۱۹۳۶ء کے بعد سے سوویت لوگ ییےنان میں موجود تھے۔ وہ جنگی نامہ‌نگار تھے یا چینی کمیونسٹوں کو جاپانی جارحیت کے خلاف لڑائی منظم کرنے میں مدد دیتے تھے۔ لیکن جب ماؤ تسے تونگ اور ان کے قریبی حامی سرگرمی سے اپنی قوم پرستی کا مظاھرہ کرنے

کیں اور براہ‌راست یہ کانفرنس منظم کرائی تھی۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی اگست کانفرنس کی پالیسی کو ''چوچیوپو کی بائیں بازو کی موقع پرست پالیسی،، قرار دیا جائے۔ (۲) لی لی سان کی بائیں بازو کی مہم پرست پالیسی کے خلاف جد و جہد میں وانگ منگ کی خدمات سے، چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے چوتھے مکمل اجلاس، چھٹے کنووکیشن (جنوری ۱۹۳۱ء)، اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی عاملہ کمیٹی کی مجلس صدارت (مئی ۱۹۳۱ء) کی خدمات سے انکار کیا جائے جنھوں نے اپنے فیصلوں میں اس جدوجہد کو تسلیم کیا اور مرکزی کمیٹی کے چوتھے مکمل اجلاس کی لائن کو ''وانگ منگ کی بائیں بازو کی موقع پرست لائن،، قرار دیا جائے۔ (۳) جاپان مخالف متحدہ قومی محاذ کے متعلق وانگ منگ کی پیش کردہ پالیسی کی خدمات اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ساتویں کانگریس کی خدمات سے انکار کیا جائے جس نے اپنے فیصلوں میں اس پالیسی کی تصدیق کی۔ یہ اعلان کیا جائے کہ جاپان مخالف متحدہ قومی محاذ کی پالیسی ''وانگ منگ کی دائیں بازو کی ہتھیار ڈالنے کی لائن،، ہے۔ ،،

''ماؤ تسے تونگ کے بیان کے مطابق اگر چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین کے انقلاب میں دوسرے لوگوں کی خدمات تسلیم کی گئیں تو ''ماؤازم باقی نہیں رہے گا،،، ''چینی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ

مشترکہ اقدام کی تجویز پیش کی۔ ۲۷ جون ۱۹۴۱ء کو ینان میں سوویت گروپ کے رہنما نے اطلاع بھیجی کہ اس نے اپنے فرائض کے مطابق چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کو یہ درخواست پہنچا دی ہے کہ اگر سوویت یونین پر جاپان نے حملہ کیا تو وہ سوویت یونین کی مدد کرے گی۔ چینی لیڈروں نے کہا کہ وہ اس سلسلے میں کئی تدابیر مرتب کرچکے ہیں۔ گفت و شنید کے آخر میں چوتے نے کہا کہ یہ بات ماسکو کو ارسال کر دی جائے: اگر جاپان نے سوویت یونین پر حملہ کیا تو آٹھویں عوامی فوج جاپانیوں پر اپنی پوری قوت سے حملہ کرے گی، اس طرح سوویت یونین کو کافی مدد ملے گی۔ ماؤ تسے تونگ نے ۳ جولائی ۱۹۴۱ء کو اس بیان کی تصدیق کی۔

لیکن کوئی عملی اقدام نہیں کئے گئے۔ جولائی ۱۹۴۱ء میں ینان کو مطلع کیا گیا کہ جاپانی نئی بھرتی کی ہوئی فوجیں براعظم میں بھیج رہے ہیں۔ ینان سے درخواست کی گئی کہ وہ بیپنگ کلگان اور پاؤتو علاقوں میں جاپانی فوج کے ارتکاز کو روکے کیونکہ یہ سوویت یونین کے خلاف ہے۔ یہ کہا گیا کہ مندرجہ بالا مقامات کو جانے والی ریلوں پر آمدورفت کو منتشر کیا جائے۔ لیکن ماؤ تسے تونگ نے یہ اور دوسری درخواستیں نظرانداز کر دیں۔

لگے تو انھوں نے سوویت ماھرین کی جانب انتہائی مشتبہہ اور غیردوستانہ رویہ اختیار کیا۔

اپنی یادداشتوں میں سوویت لوگوں نے بیان کیا ھے کہ کانگ شنگ کا محکمہ خفیہ طور پر ان کی نگرانی کرتا تھا۔ ''ھم الگ تھلگ محسوس کرتے تھے۔ ضلع میں ھماری حرکات و سکنات اور خاص طور پر اس علاقے کے سفر پر جہاں ضلع کی قیادت تھی، پابندی تھی۔ چیانگ کائی شیک کے نامہ‌نگاروں کو ھم سے کہیں زیادہ آزادی تھی۔'' ان میں سے ایک نے لکھا ھے۔

سوویت حکومت کے اداروں اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کے ماؤ تسے تونگ کے نام خاص پیغامات کے باوجود جن میں سوویت کارکنوں کو مناسب امداد دینے کی درخواست کی جاتی تھی، ماؤپرست ھرممکن کوشش کرتے تھے کہ وہ انھیں الگ تھلگ رکھیں اور ان کے خلاف عدم اعتمادی پھیلائیں۔

ماؤ اور ان کے حامی سوویت یونین کو دنیا کی پہلی اشتراکی ریاست نہیں بلکہ مادی اور سیاسی حمایت کا ایک ذریعہ خیال کرتے تھے۔ اسی زمانے میں ماؤ پرست اپنے بین‌الاقوامی فرائض کو بالکل نظر انداز کرنے لگے تھے۔

نازیوں کے خلاف جنگ کے ابتدائی اور مشکل ترین دور میں کمیونسٹ انٹرنیشنل اور سوویت یونین نے چینی قیادت کے سامنے جاپانی سامراجیوں کے خلاف

کی مدافعت کے لئے، جرمن فاشزم کے غلام بنائے ہوئے ملکوں کی مدافعت کے لئے اور سوویت یونین کی مدافعت کے لئے عوام کی جدوجہد کے بین الاقوامی متحدہ محاذ کی حدود میں عوامی تحریکوں کو فروغ دینا تھا۔ ان ہدایات نے عوام کی رہنمائی کی تاکہ وہ اپنے اپنے ملک میں فاشزم کی مخالف تمام قوتوں کا فوراً متحدہ قومی محاذ قائم کریں۔

کمیونسٹ انٹرنیشنل اور سوویت کمیونسٹ پارٹی نے ثابت‌قدمی سے ماؤ تسے تونگ اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی سے اصرار کیا کہ جاپانی حملہ آوروں کے خلاف چین کی سرخ فوج کے اقدام بڑھائے جائیں اور چینی عوام کا متحدہ محاذ مضبوط کیا جائے۔ بلاشبہ اس سے جاپانی سامراج کی تیزی سے شکست ہوتی۔ لیکن ماؤ اور ان کے حامی اگرچہ بین الاقوامیت پسندی سے وفاداری کی قسمیں تو کھاتے رہے مگر ٹالنے کے طریقۂ کار پر گامزن رہے اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کی سفارشات اور درخواستوں پر عمل کرنے سے گریز کیا۔

جیسا کہ پہلے کہا گیا متحدہ محاذ کے متعلق چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں اختلاف رائے تھا۔ ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامی بین الاقوامیت پسندوں کے گروپ کے خلاف تھے اور جاپانی جارحیت کے خلاف تمام عوام کو منظم کرنے کے لئے کومنتانگ کے ساتھ مل کر کام کرنے کی ضرورت سے متفق نہ

ان واقعات کے عینی شاهد یاد کرتے هیں که ۳ ستمبر ۱۹۴۱ء کو پھر یه سوال ماؤ تسے تونگ کے سامنے پیش کیا گیا که اگر جاپان نے سوویت یونین کے خلاف جنگ چھیڑی تو چینی کمیونسٹ پارٹی کیا اقدام کرےگی۔ جواب میں انھوں نے پیچیدہ اور ٹال مٹول کی باتیں کیں جن میں بےشمار شرائط تھیں اور سوویت یونین سے ایسے کئی مطالبات کئے گئے جو ان حالات میں پورے نہیں کئے جاسکتے تھے۔ جب ماؤ تسے تونگ سے کہا گیا که وہ براہ‌راست، بلا ''اگر مگر،، کے بتائیں که سوویت یونین پر جاپانی حملے کی صورت میں چینی کمیونسٹ پارٹی کیا کرےگی تو انھوں نے سوویت نمائندے پر الزام لگایا که وہ ''جدلیاتی طرزفکر سے محروم،، هے اور ایسے اهم سوال پر مغرورانه انداز میں گفت و شنید ختم کردی۔

بعد کے زمانے میں ماؤ اور ان کے حامیوں نے مشترکه اقدام پر سمجھوته کرنے کی تمام کوششیں مسدود کر دیں۔

چین کی کمیونسٹ پارٹی اور کومنتانگ کے درمیان متحدہ محاذ کے طریقۂ کار پر کمیونسٹ انٹرنیشنل کی هدایات نے جاپانی عسکریت پرستوں کے خلاف لڑنے اور چینی انقلاب کے کامیاب ارتقا پر اهم اثر ڈالا تھا۔ یه هدایات کمیونسٹ انٹرنیشنل کی عام پالیسی کے مطابق تھیں جس کا مقصد چین

"بین الاقوامی صورت حال میں تبدیلیوں کے پیش نظر جو چینی کمیونسٹ پارٹی کے حق میں نہیں ہے، ہماری پارٹی کو ہر طرح سے اپنی اصلی قوتیں بڑھانے کے علاوہ قربانیوں سے گریز کرنا چاھئے تاکہ قوتیں محفوظ رھیں۔" انھوں نے یہ نعرہ پیش کیا: "ہماری قوتوں کا دس فیصدی حصہ جاپان کے خلاف، ۲۰ فیصدی کومنتانگ کے خلاف اور ۷۰ فیصدی ہماری اپنی قوتیں بڑھانے پر۔"

ماؤ کی ایسی ھدایات کے مطابق آٹھویں اور چوتھی عوامی انقلابی فوجوں نے جاپانیوں کے خلاف کئی برسوں تک سرگرمی سے فوجی اقدام نہیں کئے۔ ماؤ پرستوں نے یہ رویہ مرتب کیا: جاپانیوں کو کیوں پریشان کریں اور ناگواری مول لیں؟ ہمارے دشمن سے اچھے ھمسایانہ تعلقات رکھنا بہتر ہے۔ ھم اسے پریشان نہیں کریں گے اور وہ ہمارے معاملات میں دخل نہیں دے گا۔ جنوری ۱۹۴۳ء میں یےنان سے سوویت جنگی نامہ نگار نے لکھا "تمام اکائیوں کے نام حکم جاری ھو رہے ھیں کہ جاپانی افواج کے خلاف نہیں لڑیں اور جب جاپانی حملہ کریں تو پسپا ھو جائیں۔ جہاں ممکن ھو ان سے عارضی التوائے جنگ کرلیں۔ تمام اضلاع اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے زیرنگراں فوجی دستے جاپانی عقب سے تجارت کر رہے ھیں۔ اسٹاف کے لوگ

تھے۔ صرف اس وقت جب تجربے نے دکھا دیا کہ متحدہ محاذ قائم کرنا مطلقاً ضروری ہے تب ماؤ تسے تونگ نے اس راہ کی حمایت میں بظاہر سرگرمی دکھائی۔ آج ماؤ پرست وقائع نگار یہ دعوی کرتے ہیں کہ ''متحدہ محاذ کا طریقۂ کار مارکسزم لینن‌ازم میں ماؤ تسے تونگ کا سب سے بڑا اضافہ ہے۔''

۱۹۴۱ء اور ۱۹۴۲ء کے بعد سے ماؤ کی تنگ قوم پرست پالیسی کی بدولت جاپان کے خلاف چینی کمیونسٹ پارٹی کی فوجوں کی نقل و حرکت کم و گئی۔ اس طریقۂ کار کی وکالت کرتے ہوئے ماؤ نے لکھا ''یہ بہتر ہے کہ ہم اپنی قوت کو محفوظ رکھیں۔ ہم کومنتانگ کو شکست دیں گے، چین میں اقتدار حاصل کریں گے اور پھر سوویت یونین، برطانیہ اور امریکہ کی مدد سے چین کو جاپانی حملہ آوروں سے آزاد کر لیں گے۔''

ایسے وقت میں عسکریت پرست جاپان کے خلاف جنگ میں مجہول رویہ، جب کہ بین‌الاقوامی پرولتاریہ کے مفادات، فاشزم کے خلاف مشترکہ جدوجہد کے مفادات جاپانیوں کے خلاف زیادہ سرگرم فوجی اقدام کا مطالبہ کر رہے تھے، بین‌الاقوامیت‌پسندی سے ماؤ کے انحراف کرنے کی ایک اور مثال ہے۔ نومبر ۱۹۴۱ء میں ییےنان پارٹی اسکول کے طلبا کو ماؤ نے مخاطب کیا۔ انھوں نے کہا کہ

کے خلاف چھاپےمار لڑائی لڑنا اور مغرب میں اینگلو امریکی حملے کا انتظار کرنا چاہئے تھا۔

جب نازیوں نے سوویت یونین پر حملہ کیا تو یےنان میں مقیم سوویت ماہروں کی جانب ماؤ اور ان کے ساتھیوں کا رویہ یکایک بدل گیا۔

سوویت گروپ کے ایک رکن کو یاد ہے کہ ''جب ہٹلری جرمنی نے سوویت یونین پر حملہ کیا اور ہماری افواج کو پسپا ہونا پڑا تو ماؤ معنی خیز طور پر مسکرائے اور ان کے ساتھی سوائے چوتے کے کھلم کھلا ہنسے اور اس طرح آنکھیں مٹکائیں جیسے کہہ رہے ہوں ''ذرا اپنی قوت اور کامیابیوں کو دیکھو، ان کی قیمت کیا ہے۔ سرخ فوج جرمنوں سے نہیں لڑ سکتی''۔ ''

سوویت جنگی نامہ‌نگار نے یےنان سے لکھا ''جنگ چھڑنے اور نازی فوجوں کی عارضی کامیابیوں کے بعد رویہ پہلے سے زیادہ سردمہر اور معاندانہ ہو گیا ہے۔ لوگوں نے ہم سے بات چیت بند ہی نہیں کر دی بلکہ وہ ہمیں سلام تک نہیں کرتے۔ ''

'' کانگ شنگ کے محکمے کے کارکن حب الوطنی کی جنگ عظیم میں ہمارے امکانات کے متعلق علی‌الاعلان شک کر رہے ہیں۔ بعض اوقات شرمناک معاندانہ حملے کئے گئے۔ ایک سوویت نمائندے کی تقریر کے دوران میں جو اس نے ۱۲۰ ویں ڈویژن کے افسروں کے جلسے میں کی، اس سے سوال کیا گیا:

لڑائیاں لڑنے سے زیادہ تجارتی لین دین کے متعلق بات چیت کرتے ہیں۔''

یہ ظاہر ہے کہ پانچویں دہائی میں ماؤ تسے تونگ اور ان کے ساتھیوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے بین الاقوامی فرائض پر عام طور سے اور سوویت یونین کی جانب اپنی ذمے داریوں پر خاص طور سے کم توجہ دی۔ حالیہ برسوں میں بھی چین نے اشتراکی ملکوں کے عوام کی جانب، خاص طور سے ویت نام کے عوام کی جانب اپنا بین الاقوامی فریضہ پورا کرنے کے سلسلے میں یہی کیا۔

ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں نے دوسری جنگ عظیم میں سوویت یونین کی قوت کا اندازہ کم لگایا اور نازی جرمنی کی قوت کو بڑھا چڑھا کر سمجھا۔

دنیا کے پہلے اشتراکی ملک کو امداد دینے کی بجائے انھوں نے یہ افواہیں پھیلائیں کہ ''سوویت یونین کو ناگزیر طور پر شکست ہوگی''، ''۲۴ سال کا سوشلزم ۸ سال کے فاشزم کا مقابلہ نہیں کر سکتا''، ''سوویت فوجی حکمت عملی غلط ہے''۔ ماؤ تسے تونگ نے کہا کہ ماسکو، لینن گراد اور استالن گراد کا دفاع نہیں کرنا چاہئے تھا، بلامزاحمت کئے انھیں اور دوسرے شہروں کو ہتھیار ڈال دینا چاہئے تھا۔ سرخ فوج کو مشرق کی جانب اورال پہاڑوں سے آگے پسپا ہو جانا چاہئے تھا اور نازیوں

طرح سوویت یونین کے خلاف محتاط اور اکثر صاف صاف مخالفانہ رویہ ایک طویل عرصے سے دماغوں میں بٹھایا گیا۔

قوم پرست جذبات کو بعد میں بھی بھڑکایا گیا، مثال کے طور پر منچوریا کے آزاد شدہ علاقوں میں چینی ملازمین میں۔ وہ چینی کمیونسٹ جن کا سوویت یونین کی جانب مخلصانہ اور دوستانہ رویہ تھا اور جو مارکسزم لینن‌ازم پڑھنا چاہتے تھے انھیں ''دو رخا،، کہا گیا۔

بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک اور سوویت کمیونسٹ پارٹی نے چینی کمیونسٹ پارٹی کو اس کی تمام تاریخ میں همه پہلو حمایت اور امداد دی۔ چینی عوام کی جانب سچے بین‌الاقوامیت‌پسند دوسرا رویہ اختیار نہیں کرسکتے تھے جو اپنی نجات کی جدوجہد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور نہ چینی کمیونسٹوں کی جانب جو اس جدوجہد کی رہنمائی کر رہے تھے۔ مزید برآں، قیادت کی بنیادی خامیوں کے باوجود چینی کمیونسٹ پارٹی سامراج کے خلاف جدوجہد میں ترقی‌پسند قوتوں کی اهم اتحادی تھی۔ جیسا کہ پہلے کہا جا چکا ہے چینی کمیونسٹ پارٹی نے مجموعی طور پر چین کے عوام کی قومی آزادی کی اور انقلابی جدوجہد کے رہنما کا رول ادا کیا۔

اس کے علاوہ چین اور چینی کمیونسٹ پارٹی

''سوویت فوج اپنے اصولوں کے مطابق کیوں نہیں لڑ رہی ہے؟ اصول کہتے ہیں کہ دشمن پر اسی کی سرزمین پر ضربیں لگانا چاہئے!،، حاضرین نے قہقہے لگا کر اس سوال کی تائید کی۔ ،،

یے نان میں ہتک آمیز سوویت مخالف پروپگنڈہ باقاعدگی سے کیا جاتا تھا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی مہم،، کے دوران میں ماؤ پرستوں نے مطالبہ کیا کہ جو لوگ سوویت یونین گئے یا جنھوں نے وہاں تعلیم حاصل کی، انھیں ''پچھتانا،، چاہئے اور سوویت یونین اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کے خلاف ہتک آمیز حملے کرنے چاہئیں۔ ماؤپرستوں نے ہر موقع سے فائدہ اٹھایا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں میں کمیونسٹ انٹرنیشنل اور ماسکو پر عدم اعتمادی پیدا کریں۔ انھوں نے کمیونسٹوں کے ذہن میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کی کہ کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ہدایات چینی انقلاب کے لئے نقصان‌دہ ہیں، انٹرنیشنل کی مدد سے سوویت یونین میں چینی طالب علموں کو چین کی کمیونسٹ پارٹی کا مخالف بنایا گیا ہے، یہ طالب علم ''کومپرادور کی طرح غیر ملکی دلال،، ہو گئے ہیں، انھیں ''چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت غصب کرنے کا حکم ملا ہے،، وغیرہ۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں کانگریس میں ''پچھتانے والوں،، نے اسی قسم کی تقریریں کیں۔ اس

تھا اور مغربی حکمراں حلقے سوویت دشمن چالیں بڑھا رہے تھے، یے‌نان کو عالمی کمیونسٹ تحریک کی حکمت‌عملی اور طریقہ' کار کے فرائض سے باقاعدہ باخبر رکھا جاتا تھا۔ لیکن پانچویں دہائی کی ابتدا میں ماؤ تسے تونگ نے مشتبہ نوعیت کی سمتیں اختیار کیں۔ ۱۹۴۰ء میں انھوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے پولیٹ‌بیورو کو نظر انداز کرکے اخبار ''سن‌چنگ‌ھواپاؤ،، میں ایک مضمون شائع کیا جس میں سوویت یونین، برطانیہ، فرانس اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان ہٹلر مخالف اتحاد قائم کرنے کی مخالفت کی گئی۔ اسی طرح انھوں نے عسکریت پرست جاپان کے خلاف چین میں متحدہ محاذ قائم کرنے کی کمیونسٹ انٹرنیشنل کی لائن کو بھی غلط تصور کیا۔ اور اس کے مقابلے میں ماؤ نے جاپان اور اس کی کٹھ پتلی وانگ چنگ‌وئی کے ساتھ اتحاد کا خیال پیش کیا۔

ظاھر ھے کہ ''ماؤ کے ان خیالات،، کی روشنی میں چین میں متحدہ محاذ کو منتشر کرنے، جاپانی جارحیت کے خلاف جدوجہد میں سوویت یونین کے ساتھ فوجی اقدام کو مربوط بنانے سے انکار کرنے، جاپانیوں کے خلاف فوجی اقدام کم کرنے اور جاپانی حکام سے پوشیدہ تعاون کی ھمت افزائی کرنے کی ان کی عملی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جا سکتا ھے۔ لیکن ماؤ تسے تونگ کی شرر انگیز پالیسی کی سخت

کے اندر صورت‌حال کی پیچیدگی کے باوجود یہ امید تھی کہ بین‌الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی مدد سے پارٹی کی خامیوں اور مشکلات پر عبور حاصل کر لیا جائے گا۔ کمیونسٹ انٹرنیشنل، سوویت کمیونسٹ پارٹی اور دوسری برادرانہ پارٹیوں کی لائن نے چینی کمیونسٹ پارٹی میں مارکسی، بین‌الاقوامیت پسند رجحان بڑھنے میں مدد دی اور پیٹی بورژوا قوم‌پرست رجحان کی مزاحمت کی۔ اس لائن کی صداقت ۱۹۴۹ء میں چینی انقلاب کی کامیابی نے کردی جس کے نتیجے میں چین کی عوامی جمہوریہ قائم ہوئی۔

●

امریکی سامراج سے سودا کرنے کی ماؤ پرست کوششیں

●

ماؤ تسے تونگ اور ان کے گروپ کی سرگرمیوں کی قوم پرست نوعیت نہ صرف بین‌الاقوامی کمیونسٹ تحریک، سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت یونین کی جانب ان کے رویے سے ظاہر ہوئی بلکہ اس کا اظہار ان کی خارجہ پالیسی، بااصول طبقاتی راہ سے متواتر پسپائیوں میں، ان کے شدید اور بےجا تذبذبوں اور انتہاپسند اقدام میں بھی ملتا ہے۔

ان حالات میں جب فاشزم کا خطرہ بڑھ رہا

امریکی جنگ بازوں کے جارحانہ اقدام کی جانب آنکھیں بند کر لیں؟

بات یہ ہے کہ ماؤ تسے تونگ اور ان کے ساتھی جس پالیسی پر گامزن تھے، اس کے دو پہلو تھے: ایک اوپری، ظاھری اور پروپگنڈے کا پہلو تھا۔ دوسرا پہلو خفیہ اور عملی فائدے کا تھا جو ماؤ کے سچے ارادوں کی پردہ پوشی کرتا تھا۔ اس سے قول اور عمل میں تضاد پیدا ھوتا تھا۔ اگر ماؤ پرستوں اور امریکی سامراجیوں کے درمیان تعلقات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ تضاد بڑی وضاحت سے ظاھر ھوتا ھے۔

ماؤ اور ماؤ پرستوں نے امریکہ کے حکمران حلقوں سے پینگیں بڑھانا چوتھی دھائی ھی سے شروع کر دیا تھا، وہ ان سے سودا کرنے پر رضامند نظر آتے تھے۔

اس عرصے میں امریکی چین کے حالات کا غور سے مطالعہ کرتے رھے اور اس کے اندرونی معاملات میں بےحیائی سے مداخلت کرتے رھے۔ نسبتاً ابتدائی ھی منزل میں انھوں نے ماؤ کی پالیسی کا جوھر اور ان کے صحیح سیاسی کردار کو سمجھ لیا۔ ریاستہائے متحدہ کے سابق وزیر خارجہ کارڈیل ھل نے اپنی سرگزشت میں لکھا ھے کہ چینی کمیونزم روسی کمیونزم سے مختلف ھے۔ ایک جاپانی امیرالبحر سے گفتگو میں صدر روزولٹ نے کہا کہ چینی کمیونزم

مزاحمت کی گئی کیونکہ وہ چینی کمیونسٹوں اور چین کے عوام میں بےحد غیرمقبول تھی۔ اس کے علاوہ مغرب اور مشرق میں سوویت فوج کی فتوحات نے اسے رد کر دیا۔

لیکن ایک عرصے سے ماؤ اور ان کا گروپ امریکی سامراجیوں سے سودا کرنے کے منصوبے پر غور کر رہے تھے۔ اس سلسلے میں ان لوگوں کے ذہن میں متعدد سوالات پیدا ہو سکتے ہیں جو ماؤ پرستوں اور امریکہ کے حکمراں حلقوں کے درمیان رابطوں کی حقیقی تاریخ نہیں جانتے۔ مثلاً یہ کیسے ہوا کہ ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامی جو کچھ عرصہ پہلے مختلف معاشرتی نظاموں والے ملکوں کے درمیان بقائے باهم کی پالیسی پر غضبناکی سے حملہ کر رہے تھے اور جو کئی برسوں سے بطور مظاهره امریکی سامراج کی جانب اپنے ''غیر مصالحانه،، رویے پر زور دے رہے تھے، انهیں غصے کو لطف و کرم میں بدلنے میں صرف دو یا تین ماہ لگے (اپریل ۱۹۷۱ء میں چین کی عوامی جمہوریه میں پہلے امریکی کھلاڑیوں کی آمد اور اسی سال جولائی میں ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے دورۂ چین کے متعلق سمجھوتے کے درمیان وقت)۔ اس کی تشریح کیسے کی جا سکتی هے کہ صدر نکسن کے دورے کے سلسلے میں پیکنگ کے لیڈروں نے انڈوچائنا میں

ماؤ تسے تونگ نے فوجی اکائیوں کے کمانڈر اور سیاسی معلم، ضلعی اور اعلی پارٹی کمیٹیوں کے سکریٹری اور مختلف عوامی تنظیموں کے ذمےدار کارکن یےنان کے مرکزی پارٹی اسکول میں جمع کئے۔ یہ لوگ جو سرگرم جدوجہد اور سیاسی کام سے ہٹا لئے گئے تھے اس وقت تک یےنان میں رہے جب تک کہ سوویت فوج منچوریا میں داخل نہیں ہوئی۔ چینی کمیونسٹ بیان کرتے ہیں کہ ''ان سب کو ۱۹۴۶ء میں امریکی حملے اور امریکی امداد سے امید باندھنے کا خیال پیش کیا گیا۔'' نومبر ۱۹۴۴ء میں آزاد شدہ علاقے میں ایک سوویت نامہ‌نگار نے لکھا ''چینی کمیونسٹ پارٹی کے رہنماؤں کے فوجی منصوبوں کی بنیاد چینی ساحل پر امریکی فوجوں کے اترنے کے اقدام کے ساتھ ربط پر ہے۔''

۱۹۴۴ء کی گرمیوں میں ایک امریکی وفد یےنان آیا، اس کا سربراہ کومنتانگ چین میں امریکی فوجی اتاشی تھا۔ ۲۹ جون ۱۹۴۴ء کو ماؤ تسے تونگ نے اس دورے کے متعلق سوالات پر تبادلہ خیال کرنے کےلئے ایک مخصوص میٹنگ کی۔ خاص لائن کا لب لباب یہ تھا: چینی کمیونسٹ پارٹی امریکہ اور برطانیہ سے اس وقت، فوجی اقدام کے دوران میں اور جنگ کے بعد بھی تعاون کرنے کو تیار ہے۔ اس مقصد کےلئے خاص علاقے کے تمام معاشی اور فوجی ذرائع کام میں لائے جائیں گے۔

روسی کمیونزم جیسا نہیں ہے اس لئے جاپان کو چین میں کمیونزم سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ امریکی کانگریس‌مین والٹر جوڈ نے ۱۹۴۲ء میں کہا کہ ایڈگر ہوبر، جان مورگن اور ونسٹن چرچل کو اتنا ہی کمیونسٹ خیال کیا جاسکتا ہے جتنا کہ چینی کسانوں کو۔ انھیں دنوں چین میں امریکی نمائندے (پیٹرک ہرلی وغیرہ) چینی کمیونسٹوں کو ریاستہائے متحدہ کے حامی بنانے کی کوشش کر رہے تھے یا کم از کم سوویت یونین سے آزاد پالیسی اختیار کرنے کے لئے زور دے رہے تھے۔

ماؤ پرستوں اور امریکیوں نے ''پل تعمیر'' کرنے کے لئے مختلف باہمی عملی قدم اٹھائے۔ امریکہ میں پالیسی مرتب کرنےوالوں نے ماؤ تسے تونگ اور ان کے ساتھیوں سے رابطہ قائم کرنے کی سرگرمی سے کوشش کی کیونکہ ماؤ پرست تخریبی سرگرمیاں امریکی سامراجی مفادات کے عین‌مطابق تھیں۔

۱۹۴۲ء کے آغاز میں امریکی فوجی مشاہدین ینان آئے جہاں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ انھوں نے اعلان کیا کہ ریاستہائے متحدہ کا منصوبہ یہ ہے کہ ۱۹۴۶ء میں جاپان اور چین کی سرزمین پر اپنی افواج اتاری جائیں۔ اس کے بعد وہ ان قوتوں کو فوجی ٹکنیکی اور دوسری مادی امداد دے سکیں گے جو چینی کمیونسٹ پارٹی کی رہنمائی میں سرگرم ہیں۔ اس سلسلے میں

میں چینی رہنماؤں سے گفت و شنید کے دوران میں امریکی نمائندوں نے انہیں پھر یاد دلایا کہ ''امریکی سفارتی حلقوں کی رائے یہ ہے کہ اگر خاص علاقہ مکمل طور پر آزاد ہو، اس پر ماسکو کا اثر نہ ہو اور ماسکو اسے استعمال نہ کرے، تب امریکیوں کو چینی کمیونسٹ پارٹی سے مصالحت کی پالیسی پر یقین آ جائے گا۔''

اگرچہ امریکیوں کو ماؤ تسے تونگ کے رسمی جواب کا علم کسی کو نہیں ہے لیکن بعد کے ان کے اقدام سے بالکل واضح طور پر اس کی تصدیق ہوجاتی ہے کہ وہ امریکی سامراجیوں سے ان کی شرائط قبول کر کے سودا کرنے پر راضی ہو گئے تھے۔ ان اقدام میں ''بیرونی لکیر کے فقیر'' کے خلاف سہم اور ''چین زدہ مارکسزم'' کے قیام کی سہم شامل تھیں۔ اس کا جوہر یہ ظاہر کرنا تھا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نظریاتی بنیاد پر کمیونسٹ انٹرنیشنل سے اپنا رابطہ توڑ رہی ہے۔ ساتھ ہی ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی تحریک'' کے دوران میں ان پارٹی کارکنوں کا صفایا کرنا جو مارکسزم لینن‌ازم اور پرولتاری بین‌الاقوامیت‌پسندی کے اصولوں کے علم بردار تھے، کمیونسٹ انٹرنیشنل سے تنظیمی سطح پر رابطہ توڑنے کا عملی طور پر مظاہرہ تھا۔

۱۹۴۴ء میں یے‌نان میں کمیونسٹ پارٹی کا نام بدلنے کا زوروں پر چرچا ہونے لگا۔ اس مسئلے

ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں نے یہ رویہ کیوں اختیار کیا؟ اس کا جواب سرکاری امریکی دستاویزوں کی اس جلد میں ملتا ھے جس کا تعلق ۱۹۴۴ء سے ۱۹۴۹ء تک امریکی چینی رابطوں سے ھے۔ اس جلد میں علی الاعلان یہ بات تسلیم کی گئی ھے کہ ۱۹۴۳ء اور ۱۹۴۵ء کے درمیان امریکی وزارت خارجہ کے افسروں کا چینی لیڈروں سے مسلسل رابطہ تھا۔ اس گروپ کے ایک ممبر جان اسٹیوارٹ سروس نے واشنگٹن کو رپورٹ دی کہ یےنان کے لیڈروں کی رائے میں سوویت یونین چین کو بڑے پیمانے پر ضروری امداد نہیں دے سکتا، یہ صرف ریاستہائے متحدہ ھی فراھم کرسکتا ھے۔ انھوں نے چینی لیڈروں کے یہ الفاظ نقل کئے:

"چین کےلئے امریکہ کی دوستی اور امداد روسی دوستی اور امداد کے مقابلے میں زیادہ اھم ھے۔"

واشنگٹن نے بلاتکلف "قیمت" مقرر کر دی جو ماؤ پرستوں کو ریاستہائے متحدہ سے مصالحت کرنے کےلئے ادا کرنی تھی۔ ۱۹۴۲ء میں ھی یےنان میں امریکی فوجی مشاھدہ کرنےوالوں کے گروپ کے سربراہ نے ماؤ تسے تونگ کو امریکی صدر کی یہ تجویز پہنچائی کہ انھیں مدد اس شرط پر مل سکتی ھے کہ وہ سوویت یونین اور کمیونسٹ انٹرنیشنل سے اپنے رابطے توڑ لیں۔ اکتوبر اور نومبر ۱۹۴۴ء

مجھے پوری امید ہے کہ جاپانیوں کی شکست کے بعد آپ کی مرضی اور امداد سے امریکی اور چینی — دو عظیم قومیں — تمام دنیا میں نئے امن کے قیام کی راہ پر شانہ بشانہ آگے بڑھیں گی۔

''آپ کی صحت کا متمنی۔ ماؤ تسے تونگ، چینی کمیونسٹ پارٹی کی سرکزی کمیٹی کا صدر۔

۱۰ نومبر ۱۹۴۴ء۔ ''

جولائی ۱۹۷۱ء میں ممتاز امریکی سفارتی شخصیت اور صحافی جان کینتھ ایمرسن کا مضمون ایک جاپانی رسالے میں شائع ھوا۔ اس میں پانچویں دھائی میں یےنان میں انکے قیام کی یادیں تحریر ھیں۔ انھوں نے لکھا کہ ۱۹۴۴ء میں ماؤ نے امریکیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ ماؤ کی فوری امید فوجی امداد حاصل کرنا تھی جو ان کی مسلح فوجوں اور ان کی حکومت کو مضبوط کرنے کےلئے ضروری تھی تاکہ وہ جاپانی فوج سے لڑ سکیں (اگرچہ چیانگ کائی شیک کی طرح ان کا بھی عقیدہ یہ تھا کہ امریکی ھی جاپان کو شکست دیں گے) اور اگر ضرورت ھو تو خانہ جنگی کے ذریعے چین میں اقتدار پر قبضہ کر سکیں۔ ۱۹۴۴ء میں کمیونسٹ رھنماؤں کا خیال تھا کہ قومی حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد بھی ریاستہائے متحدہ سے تعاون ممکن ھوگا۔ مزید برآں، ایمرسن نے کہا کہ ''پنگ پانگ کی ڈپلومیسی'' کے نئے دور

پر ماؤ تسے تونگ کی دلیل یہ تھی: ''اگر پارٹی کا نام بدل دیا جائے تو اس سے خاص علاقے میں زیادہ مفید حالات پیدا ہوں گے، خاص کر امریکیوں کے تعلق سے...،، چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت یےنان میں امریکی قونصل خانہ کھولنے کے سلسلے میں راہ ہموار کرنے لگی۔ امریکیوں سے جاپان کے مقبوضہ علاقوں میں جاسوسی کے مشترکہ کام پر گفت و شنید ہوئی۔

۱۹۴۴ء کی خزاں میں امریکی صدر کا ذاتی نمائندہ پیٹرک ھرلی یےنان آیا۔ یےنان کے لیڈروں کے ساتھ مل کر اس نے چینی کمیونسٹ پارٹی اور چیانگ کائی شیک کے درمیان عہدنامے کا مسودہ تیار کیا۔ جب یہ کام ختم ہو گیا تو اس نے ماؤ تسے تونگ کو شکریہ کا خط ''تیز طبع تعاون اور قیادت،، کے صلے میں پیش کیا اور سفارش کی کہ ماؤ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کو ذاتی پیغام بھیجیں۔ ھرلی کا مشورہ قبول کر لیا گیا۔ اپنے خط میں ماؤتسے تونگ نے ھرلی کی ''تیز طبع صلاحیتوں،، اور اس کی ''چینی عوام سے ھمدردی،، کی تعریف کی۔ انھوں نے زور دے کر لکھا ''اپنی پارٹی، اپنی فوج اور سارے چینی عوام کی جانب سے میں جمہوریت، جاپان مخالف جنگ اور پورے چین کے اتحاد کے لئے آپ کی امداد اور تردد پر اپنی احسانمندی کا اظہار کرنا چاھتا ھوں۔ امریکی اور چینی عوام کے درمیان روایتی، تاریخی، قریبی دوستی رھی ھے۔

کیا تھا جو اس وقت پولیٹ بیورو کے ممبر تھے اور ایک سب سے بااثر چینی کمیونسٹ تھے۔ کانگ شنگ نے کہا کہ اسے امریکی صاف گوئی پسند ھے اور زور دیا کہ بعد از جنگ کے زمانے میں چین کو امریکی ٹکنیکی ماھرین کی بڑی ضرورت ھوگی۔

ماؤ اور ان کے حامیوں نے امریکی حکمراں حلقوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس میں امریکہ کو یہ دھمکی بھی شامل تھی کہ چین سوویت یونین سے اپنے رابطے بڑھا لےگا۔ ماؤ پرستوں نے جولائی ۱۹۴۴ء میں یےنان میں یہ علانیہ طور پر کہا کہ امریکہ اور برطانیہ مجبور ھوں گے کہ چیانگ کائی شیک کے ناگزیر دیوالیہ ثابت ھونے کے بعد چین میں واحد حقیقی قوت کی حیثیت سے خاص علاقے سے قربت پیدا کریں اور بتدریج اسے تسلیم کریں۔ اس مقالے کو ثابت کرنے کےلئے یہ خیال پیش کیا گیا کہ ریاستہائے متحدہ اور برطانیہ ”سوویت یونین کے شدید خوف کی وجہ سے یہ راستہ اختیار کرنے پر“ مجبور ھوں گے۔ اس لئے ان کا مقصد یہ ھوگا کہ خاص علاقے اور باقی چین پر سے سوویت یونین کا اثر زائل کریں۔ ماؤ تسے تونگ نے ان حالات سے فائدہ اٹھاکر اپنی حیثیت مضبوط کرنے کی کوشش کی۔

جیسا کہ امریکہ کی وزارت خارجہ کے ایک سابق کارکن ایلن وھٹنگ نے ۲۸ جون ۱۹۷۱ء کو

میں یہ یاد کرنا سبق آموز ہوگا کہ یے نان میں ۱۹۴۴ء میں چینیوں نے امریکیوں سے کیا کہا تھا۔ صدر ماؤ کے مندرجہ ذیل اقتباس ان کی سرخ کتاب میں شامل نہیں ہیں لیکن وہ اصلی ہیں۔ ۲۳ اگست ۱۹۴۴ء کو یے نان میں ایک ڈپلومیٹ سے طویل گفتگو کے دوران میں ماؤ نے کہا:

"ہم ریاستہائے متحدہ سے تصادم کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔ آخرکار ہم چینی تیھ امریکیوں کو جمہوریت کا نمونہ سمجھتے ہیں۔ ہمیں روسی امداد کی امید نہیں ہے۔ چینی اور امریکی مفاد یکساں اور باھمی طور پر مفید ہیں۔ معاشی اور سیاسی لحاظ سے وہ ایک دوسرے کےلئے موزوں ہیں۔ ہم تعاون کر سکتے ہیں اور کرنا چاہئے۔ امریکیوں کو اس سے نہیں ڈرنا چاہئے کہ ہم تعاون کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ ہمیں تعاون کرنا چاہئے، ہمیں امریکی امداد کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کمیونسٹوں کے لئے یہ جاننا اہم ہے کہ آپ امریکی کیا سوچتے ہیں اور کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ کی ناراضگی کا خطرہ مول نہیں لے سکتے، ہم آپ سے کسی تصادم کا خطرہ مول نہیں لے سکتے۔"

ایمرسن ریاستہائے متحدہ اور چین کے درمیان تعلقات سے متعلق دستاویزوں کے سرکاری مجموعے کا حوالہ دیتا ہے۔ وہ مزید کہتا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۴ء میں کانگ شنگ نے بھی ایسے ھی خیالات کا اظہار

چین کے پاس بھاری صنعت قائم کرنے کےلئے ذرائع نہیں ھیں۔ انتہائی تخصیصی پیداوار میں وہ ریاستہائے متحدہ کی سطح تک نہیں پہنچ سکتا۔ امریکہ کو اپنی بھاری صنعتوں کی پیداوار اور تخصیصی پیداوار کے لئے منڈی کی ضرورت ھے۔ اس کے علاوہ اسے سرمایہ کاری کی بھی ضرورت ھے۔

''چین کو ھلکی صنعت قائم کرنا چاھئے۔ کچھ مدت کے بعد وہ ھلکی صنعت کی پیداوار مشرق بعید کے مختلف ملکوں کو فراھم کر سکتا ھے۔ اس کے پاس بیرونی تجارت اور سرمایہ کاری کی ادائیگی کے لئے خام اشیا اور زرعی پیداوار ھے۔

''امریکہ معاشی ترقی میں چین کو امداد دینے کے لئے نہ صرف موزوں ترین ملک ھے بلکہ اس کام میں واقعی حصہ لینے کے لئے واحد ملک ھے۔ ان تمام اسباب کے پیش نظر چینی عوام اور امریکہ کے درمیان کوئی تصادم، کوئی بیگانگی، کوئی غلط فہمی نہیں ہونا چاھئے اور نہ ھو سکتی ھے۔

''نہ تو کسان اور نہ چینی عوام مجموعی طور پر سوشلزم کے لئے تیار ھیں اور نہ طویل مدت تک تیار ھوں گے۔ ھمیں بڑے عرصے تک جمہوری طور پر پابند نجی پہل سے گزرنا ھوگا۔ فوراً سوشلزم تعمیر کرنے کی بات انقلاب دشمنی ھے کیونکہ عملی طور پر وہ ناممکن ھے، اسے عملی جامہ پہنانے کی کوششوں کا نتیجہ تباہ کن ھوگا۔ ''

خارجی تعلقات کی سینیٹ کمیٹی کے سامنے اس کی تصدیق کی کہ جنوری ۱۹۴۵ء میں ماؤ تسے تونگ اور چواین لائی نے خفیہ ذرائع کے توسط سے صدر روزولٹ کو مطلع کیا کہ چینی سیاسی پارٹی کے رهنماؤں کی حیثیت سے وہ ان کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے واسطے واشنگٹن آنے کو تیار هیں۔ وهٹنگ کے بیان کے مطابق ماؤ چاهتے تھے کہ جاپان کے خلاف جنگ میں امریکہ چین کو معاشی اور فوجی امداد دے اور قوم پرستوں اور کمیونسٹوں کی مخلوط حکومت کے قیام میں هاتھ بٹائے۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی معلوم کرنا چاهتے تھے کہ اگر مخلوط حکومت ٹوٹ گئی اور خانہ جنگی میں کمیونسٹ کامیاب هوئے تو کیا واشنگٹن کمیونسٹ چین کے ساتھ تعاون کرنے پر تیار هوگا۔

وهٹنگ نے بتایا کہ مارچ ۱۹۴۵ء میں ماؤ تسے تونگ نے چینی اور امریکی تعلقات کے فروغ کےلئے مندرجہ ذیل خطوط پر اپنا منصوبہ مرتب کیا:

"بعد از جنگ کے زمانے میں چین کی سب سے بڑی ضرورت معاشی ترقی هوگی۔ چین کے پاس ایسی ٹھوس بنیاد نہیں ھے کہ اسے وہ خود پورا کر سکے۔ اس کا معیار زندگی اتنا پست ھے کہ ضروری سرمایہ حاصل کرنے کے لئے اسے مزید کم نہیں کیا جاسکتا۔

"معاشی لحاظ سے امریکہ اور چین ایک دوسرے کا ضمیمہ بنیں۔ وہ آپس میں مقابلہ نہیں کریں۔

امریکہ کے ساتھ سودا کرنے کی ماؤ پرستوں کی کوششیں کامیاب نہیں ہوئیں۔ اس کا خاص سبب یہ تھا کہ نازی جرمنی کے خلاف سوویت یونین کی فتح، خاص طور پر جاپان کی شکست اور سوویت فوج کے ہاتھوں منچوریا کی آزادی اور کومنتانگ کے خلاف جدوجہد میں چینی عوام کو سوویت عوام کی بےلوث امداد نے چین میں سوویت یونین، پرولتاری بین الاقوامیت پسندی اور سوشلزم کے خیالات کو بےحد مقبول بنا دیا۔ ماؤ تسے تونگ اور ان کے حواری اس مقبولیت کو ختم کرنے اور امریکی سامراج کے ساتھ سودا کرنے کی راہ پر چلنے کے قابل نہیں تھے۔ وہ وقتی طور پر اپنا طریقۂ کار بدلنے، پرولتاری بین الاقوامیت پسندی کے اصولوں کی حمایت ظاہر کرنے اور سوویت یونین کے سچے دوستوں کا بھیس اختیار کرنے پر مجبور ہوگئے۔ چین کی عوامی جمہوریہ اشتراکی برادری کا حصہ اور سوویت یونین کی اتحادی بن گئی۔

ایسی صورت حال میں ان تمام تبدیلیوں کے باوجود ماؤ تسے تونگ نے سوویت یونین اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوششیں نہیں چھوڑیں اور نہ امریکیوں سے تعاون کا انتظام کرنے کی۔

ینان میں مقیم سوویت نمائندے نے فروری ۱۹۴۷ء میں یہ اطلاع بھیجی کہ چین میں امریکی

خلاصه کرتے ہوئے وھٹنگ نے کہا که ماؤ تسے تونگ کی یه تجویز تھی که ریاستہائے متحدہ امریکه ٹکنیکی امداد اور سرمایه لگا کر چین کو اس شرط پر ترقی کرنے میں مدد دے که کمیونسٹ حکمرانی کے دور میں ''طویل مدت تک،، محاذ آرائی اور جبری تصرف نه ھو۔ واشنگٹن کی جانب جھکنے کے پس‌منظر میں صرف معاشی ملحوظات ھی نہیں تھے۔ ماؤ نے زور دیا که امریکه چین کو مدد دینے کے لئے ''موزوں ترین،، اور ''واحد،، ملک ھے۔ انھوں نے سوویت یونین کے رول کو بالکل نظر انداز کر دیا۔

وھٹنگ نے یه بھی بتایا که اپریل ۱۹۴۵ء میں چو این‌لائی کے ذاتی سکریٹری نے ایک امریکی سرکاری افسر سے کہا که اگرچه کمیونسٹوں کا نظریۂ حیات ایک ھے، عقائد اور مقاصد یکساں ھیں لیکن ان کی پالیسی اور پروگرام مختلف ھیں۔ اس نے کھلم کھلا کہا که چینی کمیونسٹ بیرونی منگولیا کو چین کا ایک حصه بنانا چاھتے ھیں۔

امریکه کے ارادوں کا ''پته لگانے،، کی کھلم کھلا کوشش، وھٹنگ کے مطابق، ۱۹۴۶ء میں کی گئی جب چو این‌لائی نے امریکی سفیر جارج مارشل سے کہا ''بےشک ھم ایک‌ھی طرف جھکیں گے لیکن حد کا انحصار آپ پر ھے۔،،

کئی اسباب کی بنا پر پانچویں دھائی میں

تک انھوں نے تسنگ‌تاؤ میں مقیم امریکی فوجوں کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

جو سوویت ماھرین چین میں ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۰ء تک مقیم تھے انھوں نے لکھا ''اگرچہ برطانیہ اور ریاستہائے متحدہ نے سرگرمی سے چیانگ کائی شیک کو مدد دی اور دے رہے ھیں لیکن چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کی قیادت کے ایک حصے کو خوش فہمی تھی کہ یہ دونوں ملک چین کی عوامی جمہوریہ کو فوراً تسلیم کرلیں گے۔''

ایک طرف، ماؤ اور ان کے حواریوں نے ریاستہائے متحدہ کو سیاسی اور سفارتی مکھن لگایا تو دوسری جانب، اس سامراجی ملک کے کاروباری لوگوں سے بھی پینگیں بڑھائیں۔ جب تین‌تسن آزاد کرا لیا گیا تو انھوں نے امریکی تجارتی حلقوں کے نمائندے کو وھاں مدعو کیا اور چینی حکام نے اس سے گفت و شنید کی۔ جب شنگھائی میں عوامی حکومت قائم ھوئی تو امریکی کمپنیوں کے بجلی گھروں نے چینی فیکٹریوں کے لئے بجلی کا کرایہ بڑھا دیا لیکن بیرونی صنعتی اور تجارتی کمپنیوں کی شرح پرانی ھی رکھی۔ اگرچہ امریکی کاروباریوں کا یہ سلوک بالکل امتیازی تھا لیکن شنگھائی کے حکام نے کوئی جوابی کارروائی نہیں کی۔

اس زمانے میں جو سوویت ماھرین چین میں کام کر رہے تھے، انھیں یاد ھے کہ چینی کمیونسٹ

اقدامات کے خلاف شور و غوغے کے باوجود چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت ''دوررس پالیسی،، پر گامزن ہے جس کا مقصد ریاستہائے متحدہ سے دیرپا رابطوں کا قیام ہے۔

اسی پالیسی کی روشنی میں ماؤ کے اس بیان کو جانچنا چاہئے جو انھوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی سرکزی کمیٹی کے ساتویں کنووکیشن کے دوسرے مکمل اجلاس میں (۱۹۴۹ء کی ابتدا) دیا کہ ''ہمارے انقلاب کی فتح کے بعد چین کم از کم پہلے دو برسوں میں سوویت یونین، برطانیہ یا امریکہ کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم نہیں کرےگا۔،، اس سے ماؤ پرست کئی مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے: امریکہ کا یہ مطالبہ پورا کرنا کہ ماسکو سے تعلقات ترک کر دئیے جائیں؛ ایک اشتراکی ملک سوویت یونین کو سامراجیوں کے برابر بنانا تاکہ چینی عوام اور ترقی پسند دنیا کی نظروں میں سوویت یونین کا وقار کمزور ہو؛ چین کی عوامی جمہوریہ کو غیرجانبدار ملک بنانا جس کا اشتراکی برادری سے کوئی تعلق نہ ہو۔

جب ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامی کومنتانگ سے چین کو آزاد کرا رہے تھے تو ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی کہ ریاستہائے متحدہ کے مفادات کو کسی طرح نقصان نہ پہنچے۔ مثلاً ایک عرصے

کوشش کی حمایت کرنا چاھئے اور پھر اس طرح اس کی مدد سے ریاستہائے متحدہ کے قریب تر آنا چاھئے جو بالکل مایوس کن نہیں ھے۔ جنوری ۱۹۶۵ء میں جب امریکی صحافی ایڈگر اسنو نے پوچھا کہ کیا وہ صدر جانسن کو کوئی پیغام بھیجنا چاھتے ھیں تو ماؤ نے کہا کہ واقعی انھیں افسوس ھے کہ تاریخ کی قوتوں نے امریکی اور چینی عوام کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ھے۔ اور اگر موقع ملا تو تاریخ کی قوتیں ان دونوں عوام کو پھر متحد کر دیں گی۔ انھوں نے کہا کہ ایسا دن ضرور آئے گا۔

اس قسم کی تکڑم بازی سے یہ حقیقت بالکل واضح ھوجاتی ھے کہ ایک عرصے تک ماؤ تسے تونگ نے کئی امریکیوں کو اپنے نزدیک کیوں رکھا۔

صحافی ایڈگر اسنو یے نان ۱۹۳۶ء میں آیا تھا اور ماؤ نے کئی دنوں تک اس سے بلاتکلف بات چیت کی۔ اسی زمانے میں وھاں ایک ماھائی تے (اصلی نام جارج ھاتم) رھا کرتا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو ڈاکٹر مشہور کر رکھا تھا۔ غیرملکی حلقوں کی یہ پختہ رائے تھی کہ وہ امریکی جاسوس ھے۔ وہ امریکی مشن میں کام کرتا تھا اور ساتھ ھی چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت سے بھی اس کے رابطے تھے۔ وہ ایک قسم کا دوھرا مخبر اور رابطہ افسر تھا۔ ھر فریق (چینی اور امریکی) ماھائی تے کی بڑی قدر کرتا تھا کیوں کہ دونوں کو اطلاعات

پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے شمال مشرقی (منچوریا) بیورو کے بعض ممبروں نے اس علاقے میں بیرونی سرمایے کے مفادات میں مداخلت کی مخالفت کی۔

نئے چین کی معاشی ترقی کے اصولوں کے بارے میں چینی لیڈروں نے کھلم کھلا اعلان کیا: ”صنعتی ترقی میں امریکی اور برطانوی سرمایے پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔“ انھوں نے اس کی حمایت کی کہ چین کی عوامی جمہوریہ میں مغربی سرمایہ‌داروں کو مراعات دی جائیں۔ انھوں نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کے ان ارکان کی نکتہ چینی کی جو ”سوویت یونین سے ضرورت سے زیادہ امیدیں باندھے ہوئے ہیں“۔

ان چینی شہروں میں جہاں امریکی معاشی مفادات مرکوز تھے، سوویت ماہرین بھیجنے کے متعلق چواین‌لائی کے منفی رویے کو بھی امریکی حامی جذبات کی روشنی میں دیکھنا چاہئے۔

بعد کے دور میں بھی ماؤ تسے تونگ ریاستہائے متحدہ کے حکمراں حلقوں سے تعاون پر تکیہ کرتے رہے۔ جب کوریائی عوام کی جمہوری رپبلک کے خلاف امریکی جارحیت شروع ہوئی اس وقت بھی انھوں نے ریاستہائے متحدہ سے گفت و شنید کرنے کا خیال نہیں چھوڑا۔ ۱۹۵۶ء میں یہ دلیل دی گئی: ہمیں برطانیہ کو ریاستہائے متحدہ سے الگ کرنے کی کوشش کرنا چاہئے، امریکہ سے برطانیہ کے آزاد ہونے کی

ہے۔ ماؤ تسے تونگ اور دوسرے چینی رہنماؤں کو اس سے خبردار کیا گیا لیکن انھوں نے اسے نظر انداز کیا۔

پانچویں دہائی کے آخر میں جب یہ عیاں ہوگیا کہ کومنتانگ کو شکست ہوگی تو ریاستہائے متحدہ نے کافی کوشش کی کہ چینی علاقے میں بڑی تعداد میں امریکی رہ جائیں۔ کومنتانگ کی مکمل فوجی شکست سے عین پہلے امریکی فوجی بزنس‌مین، مصنفین اور اقوام متحدہ کے ایک ادارے کے ملازم بن گئے۔ امریکی مخبر ایجنسی نے چین میں تمام خیراتی تنظیموں کو سرگرمی سے استعمال کیا جن کا تعلق ریاستہائے متحدہ سے تھا اور جو امریکیوں کو ملازم رکھنے پر تیار تھیں۔ اس طرح ۱۹۴۹ء کے بعد چین میں کافی امریکی رہ سکے۔

ان امریکی ایجنٹوں نے جو چین میں آباد ہو گئے تھے، نئے چینی حکام کے ساتھ اپنے رابطے بڑھائے۔ بعض مثالیں ایسی ہیں کہ انھیں نمایاں سرکاری حکام کی حمایت حاصل ہوگئی۔ جب کسی سبب سے چین کی عوامی جمہوریہ میں ان کا مزید قیام خطرناک ہوگیا تو بلاروک ٹوک انھیں ملک چھوڑنے کی اجازت مل گئی حالانکہ چینی ایجنسیوں کو علم تھا کہ ان کا تعلق ریاستہائے متحدہ کے جاسوسی ادارے سے ہے۔

حاصل کرنے سے دلچسپی تھی۔ برسبیل تذکرہ ماھائی تے پر ماؤ تسے تونگ کی بیوی چیانگ چنگ خاص طور پر مہربان تھیں۔

جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ھیں ۱۹۴۲ء کے آغاز میں امریکی فوجی یےنان آئے تھے۔ جاپانیوں کے خلاف چینی عوام کی تمام جنگ کے دوران میں چینی کمیونسٹوں کے ھیڈ کوارٹر میں امریکی رہے۔ انھیں یےنان میں مستقل امریکی فوجی مشن قائم کرنے کی اجازت تھی۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کے جتنے امدادی اڈے تھے وھاں امریکی افسر موجود تھے جن کے پاس ریڈیو ٹرانسمٹر اور رسیور تھے۔ وہ آزادشدہ علاقے میں آزادی سے گھومتے پھرتے تھے۔

یہاں ۱۹۴۴ء سے مارچ ۱۹۴۶ء تک جنرل اسٹل ویل کی سربراھی میں امریکی مشاھدین موجود تھے۔ مختلف امریکی افسر وقتاً فوقتاً آیا کرتے تھے۔ صحافی اننا لوئی اسٹرانگ، اگنیس اسمیڈلے اور چین میں امریکی سفیر کے دوست پروفیسر ایلیوسیر اور دیگر لوگ مختلف اوقات میں یےنان آئے اور انھوں نے کافی عرصے تک قیام کیا۔ یےنان کے تخلیے کے بعد چینی بولنے والے ایک امریکی صحافی نے چینی لیڈروں کے ساتھ پارٹی کے مرکزی اخبار کے ادارتی دفتر میں کام کیا۔ بعض امریکیوں (ریٹن برگ، ماھائی تے، ایلیوسیر اور دوسروں) پر شبہ تھا کہ سامراجی جاسوسی ادارے کے ان کا براہ راست تعلق

۱۹٦٥ء میں دعوت دی تو تقریباً یہ سب لوگ اس میں شریک تھے۔ اسی سال گرمیوں میں کومنتانگ حکومت کا سابق عارضی صدر لی تسونگ جین امریکہ میں ۱٦ سال گزارنے کے بعد پیکنگ لوٹا۔ ماؤ نے اس کٹر رجعت پرست کے لئے شاندار استقبال کرایا جو کومنتانگ کی اس فوج کا سربراہ تھا جس کا کام کمیونسٹوں کے خلاف تعزیری مہم چلانا تھا اور اس کا نام چینی عوام کے دشمنوں، جنگی مجرموں کی فہرست میں چیانگ کائی شیک کے بعد تھا۔

کئی امریکی مستقل طور پر چین کی عوامی جمہوریہ میں رہتے تھے۔ وہ براہ راست اہم ترین اطلاع حاصل کر سکتے تھے۔ کئی برسوں تک ماؤ تسے تونگ، چو این‌لائی اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے دوسرے رہنماؤں سے اننا لوئی اسٹرانگ کے تعلقات رہے۔ ماھائی‌تے کی چینی بیوی چیانگ چنگ کی سہیلی تھی۔ ھانک‌کانگ میں امریکی مخبروں کا چین میں مقیم امریکیوں سے رابطہ تھا اور ان سے وہ اطلاعات حاصل کرتے تھے۔ بیرونی ذرائع کے مطابق ھانک کانگ میں واقع امریکی جنرل قونصل خانے کے نمائندوں کے تعلقات سنہوا خبررساں ایجنسی کے عہدیداروں کے ساتھ مدت سے تھے جو ھانک‌کانگ میں بھی مقیم تھے۔

ظاھر ہے یہ تمام رابطے محض ''عاشقانہ،، یا اتفاقی نہیں تھے۔

جو امریکی چین کی عوامی جمہوریہ میں رہ گئے تھے، ان میں سے کئی کے تعلقات چینی رہنماؤں کے ساتھ اور گہرے ہوگئے اور انھوں نے ذاتی دوستی کی شکل اختیار کر لی۔ اننا لوئی اسٹرانگ، ماھائی تے، ریٹن برگ، اپشٹائن، ٹانین بام، شومان وغیرہ کو خاص مراعات دی گئیں۔ انھوں نے اہم عہدے حاصل کئے۔ مثلاً ریٹن برگ پیکنگ ریڈیو کی بیرونی نشریات کا سنسر بن گیا، اپشٹائن ''چین کی تعمیرنو،، اور ''پیکنگ ریویو،، رسالوں کا مدیر ہوگیا جو کئی غیرملکی زبانوں میں شائع ہوتے تھے۔ شپیرو غیرملکی زبانوں کے اشاعت گھر کا بڑا عہدیدار بنا دیا گیا۔ اس کا سرکاری سنہوا خبررساں ایجنسی اور چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ترجمان ''جین‌من‌ژیباؤ،، پر بھی بڑا اثر تھا۔ ڈیوڈ کروک، سولومون ایڈلر اور فرینک کوئے صنعت، زراعت اور اندرونی و بیرونی تجارت کی وزارتوں کے محکموں کے سربراہ تھے۔ ان کے اردگرد وہ لوگ تھے جن پر انھیں مکمل اعتماد تھا۔ ریٹن برگ اور فرینک کوئے بیرونی وفدوں کے ساتھ ماھرین کا بھی کام کرتے تھے۔ چین کی عوامی جمہوریہ کے رہنما اداروں میں امریکیوں کے گھسنے کی یہ چند مثالیں ھیں۔

جب ماؤتسے تونگ اور چیانگ چنگ نے اننا لوئی اسٹرانگ کی ۸۰ ویں سالگرہ کے موقع پر

کو ماؤ تسے تونگ کی اس دعوت پر زور دیا گیا جسے دسمبر ۱۹۷۰ء میں ایڈگر اسنو کے ذریعے پہنچایا گیا تھا۔ صدر نکسن نے فروری ۱۹۷۲ء میں چین کا دورہ کیا۔

اس میں ''چینی امریکیوں،، نے خاص رول ادا کیا۔ قارئین کو یہ یاد دلانا کافی ھے کہ ایڈگر اسنو نے ۱۹۷۰ء میں چین کا دورہ کیا تھا اور وھاں اپنے کئی ماہ کے قیام کے دوران میں اس نے ماؤ تسے تونگ سے کئی ملاقاتیں کیں۔ جوں ھی اسنو اگست ۱۹۷۰ء میں چین کے لئے روانہ ھوا امریکی اسپورٹسمین اور صحافیوں کو بھی چین کی عوامی جمہوریہ آنے کی دعوت دی گئی۔ اس آخر الذکر زمرے میں جون روڈیرک بھی تھا جو چین میں ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۸ء تک کام کر چکا تھا۔ چواین لائی ۱۹۷۱ء کی بہار میں اس سے یوں مخاطب ھوئے ''مسٹر روڈیرک، آپ نے دروازے کھول دئے۔،،

ایک اور دلچسپ عنصر یہ ھے کہ چینی جو امریکہ میں رہ چکے ھیں پیکنگ میں ان تمام اھم میٹنگوں میں شریک ھوئے جن کا تعلق صدر نکسن کے دورے سے تھا۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۷۰ء میں ماؤ تسے تونگ کی اسنو سے ملاقات کے دوران میں نینسی تانگ نے نوٹ لئے۔ یہ امریکہ نژاد ھے اور نیویارک کے چینی اخبار کے مدیر تانگ منگ چاؤ کی بیٹی۔ چین آنے پر تانگ کو غیرملکوں سے ثقافتی تعلقات کا

اس صورت حال میں ''ثقافتی انقلاب،، نے نئے عناصر شامل کر دئیے۔ پہلے ''پیکنگ کے امریکیوں، نے ''ثقافتی انقلاب،، میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اننا لوئی اسٹرانگ ہونگ وئی پنگوں کی پریڈوں میں ماؤ کے پہلو به پہلو کھڑی ہوتی تھی۔ ریٹن برگ ہونگ وئی پنگوں کا لیڈر بن گیا اور فرینک کوئے نے چین کی عوامی جمہوریہ میں مقیم تارکان وطن کے ''بین الاقوامی ہونگ وئی پنگ دستے،، منظم کرنے کی کوشش کی۔ اپشٹائن کی بیوی ہونگ وئی پنگ ہیڈ کوارٹر کے عملے میں شامل تھی جس کی سربراہ چیانگ چنگ تھیں۔ ان میں سے اکثر نے ''ثقافتی انقلاب،، کی حمایت کے جلسوں میں تقریریں کیں، ماؤتسے تونگ کو آسمان پر چڑھایا اور سوویت یونین کے خلاف زہر اگلا۔

اس کے بعد پیکنگ سے اطلاع ملی کہ نراجی ہونگ وئی پنگوں نے جو قابو سے باہر ہو گئے تھے ان میں سے بعض امریکیوں کو گرفتار کرلیا۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ ان افواہوں کی حقیقت کیا تھی۔ بہرحال سنہوا نے ۱۴ جولائی ۱۹۷۱ء کو چو این لائی اور ''امریکی دوستوں،، کی ملاقات کی اطلاع میں جارج ہاتم (ماھائی تے) جولین شومان اور فرینک کوئے کا ذکر کیا۔

۹ جولائی سے ۱۱ جولائی ۱۹۷۱ء تک پیکنگ میں چینی امریکی مذاکرات کے دوران میں امریکی صدر

دینا بےسود ہے کیونکہ وہ عالمی واقعات کی رفتار پر قریبی نظر رکھتے ہیں۔ آخر کار ماؤ پرستوں نے امریکی سامراج کے ساتھ جو سودا کیا وہ منظر عام پر آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر ماؤ تسے تونگ اور ان کے قریبی حواریوں کے دورخےپن اور بےاصولی کا پردہ فاش کر دیا۔

●

پارٹی کارکنوں کی بابت ماؤپرست پالیسی

●

چین میں جو واقعات ہوئے ان کے اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ حقیقت پیش نظر رکھنا چاہئے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت پر قوم پرست، پیٹی بورژوا، تروتسکی پرست اور دوسرے بیگانہ عناصر کا غلبہ تھا۔ یہ دستاویزوں سے ثابت ہوتا ہے اور اس کا سوویت لوگوں نے مشاہدہ کیا ہے جو مدت سے چین کے واقعات کا براہ راست مطالعہ کرتے رہے ہیں اور ان کے عملی کام کا تعلق اس ملک سے رہا ہے۔

خود چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے یہ تسلیم کیا ہے کہ پارٹی کی صفیں داغدار ہیں۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے ساتویں

نگراں بنا دیا گیا۔ پھر بعد میں وہ مجلس اقوام متحدہ میں چینی سفارت خانے کے رکن مقرر ہوئے۔ چواین لائی کے سکریٹریٹ کے ایک ملازم نے جو ھارورڈ یونیورسٹی میں پڑھ چکا ھے، ۱۹۷۱ء میں جیمس رسٹن سے ان کے انٹرویو کے وقت مترجم کی خدمات انجام دیں۔

تاریخ کا تجربہ سکھاتا ھے کہ جب سیاست‌داں ایسی پالیسی اختیار کرتے ھیں جس کے محرکات پوشیدہ اور سازشی ھوں تو اس سے امن مستحکم نہیں ھوتا اور مشکل سے ان کے مقاصد پورے ھوتے ھیں۔ ماؤ تسے تونگ نے قسم کھائی تھی کہ وہ سوویت یونین کے دوست اور امریکی سامراجیوں کے کٹر دشمن ھیں۔ لیکن انھوں نے پرامن بقائے باھم کی سوویت یونین کی ثابت قدم پالیسی کو ریاستہائے متحدہ سے ''سودا،، کہہ کر اسے بدنام کرنے کی کوشش کی۔ جبکہ خود وہ خفیہ طور پر برسوں سے امریکی سامراجیوں سے پینگیں بڑھاتے رھے، ان کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ھر بات کرنے کو تیار تھے اور چینی امریکی مصالحت کی خاطر بین الاقوامی انقلابی تحریک اور سوویت یونین کے ساتھ چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین کی عوامی جمہوریہ کے رابطوں کو قربان کر رھے تھے۔ انھوں نے ویت‌نام اور دوسرے ملکوں کے عوام کے مفادات کو بھی قربان کیا۔ ھمارے دور میں لوگوں کو جھانسا

اس کے کارکن خاص کر کسانوں اور پرانے فوجی افسروں پر مشتمل تھے۔" ۱۹۵۶ء میں انھوں نے اس پر زور دیا "چینی کمیونسٹ پارٹی ایک بڑی جماعت ہے۔ وہ کافی آلودہ ہے۔ دوسری پارٹیوں کے مقابلے میں اس میں خودبینی اور نوکرشاہی زیادہ عیاں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اور ملکوں کے مقابلے میں چین میں زیادہ نیم جاگیردارانہ حالات ہیں اور وہ دوسرے ملکوں کے مقابلے میں تنگ نظری اور مقامی رجحانات کو زیادہ پیدا کرتے ہیں۔"

چین کی کمیونسٹ پارٹی مارکسی لیننی طرز کی پارٹی کی حیثیت سے ابھری۔ لیکن جیسا کہ اوپر کہا جا چکا ہے، ابتدائی برسوں میں اس کے خاص کارکن پیٹی بورژوا دانشوروں سے تعلق رکھتے تھے۔ چینی کمیونسٹ پارٹی میں کچھ ایسے ممبر شامل ہوئے جن کا تعلق پیرس، برلن، ٹوکیو وغیرہ میں چینی کمیونسٹ گروپوں سے تھا۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ چینی پرولتاریہ کی زندگی اور جدوجہد سے الگ تھلگ تھے۔ یہ حقیقت علامتی ہے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی پہلی کانگریس کے بعض شرکا بعد میں غدار اور کھلم کھلا کمیونسٹ دشمن بن گئے۔ مثلاً تائی چی تاؤ کومنتانگ کے دائیں بازو کا لیڈر بن گیا، چن کونگ پو جاپانی فوج کی کٹھ پتلی ہو گیا۔ ۱۹۲۴ء سے ۱۹۲۷ء تک صنعتی مزدوروں میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی تنظیمیں قائم ہوئیں۔ پھر انقلاب دشمن

مکمل اجلاس نے جو اپریل ۱۹۴۵ء کو منعقد ہوا ''ہماری پارٹی کی تاریخ کی بابت چند مسائل پر فیصلہ،، منظور کیا۔ اس میں کہا گیا ''نہ صرف ہماری پارٹی معاشرے کے اس بڑے حصے (پیٹی بورژوازی) سے گھری ہوئی ہے بلکہ اس کے اندر بھاری اکثریت پیٹی بورژوا لوگوں کی ہے۔ مزیدبرآں چین کے معاشی حالات میں محنت کش عوام الناس اور مزدوروں سے تعلق رکھنےوالے پارٹی ممبر بھی پیٹی بورژوا ساخت میں آسانی سے ڈھل جاتے ہیں۔ اس لئے پارٹی کے اندر ہر رنگ کی پیٹی بورژوا آئیڈیالوجی منعکس ہوتی ہے۔ ،، اسی دستاویز میں چینی کمیونسٹ پارٹی میں ''اصلاح پسندوں، اعتدال پسندوں، نراجیوں، بلانکوئی پرستوں وغیرہ جو مارکسی لیننی لبادہ اوڑھے ہیں،، کی موجودگی کا ذکر کیا گیا۔ اس خطرے سے آگاہ کیا گیا کہ ''پیٹی بورژوا عناصر بلاشبہ پارٹی کی شکل و صورت بدلنے کی کوشش کریں گے — جو پرولتاریہ کا ہراول دستہ ہے — تاکہ اسے اپنی شبیہ کے مطابق ڈھالیں اور اس پر قابض ہو جائیں۔ اس سے پارٹی اور عوام کے مقصد کو نقصان پہنچے گا۔،،

اسے خود ماؤتسے تونگ نے کئی بار تسلیم کیا۔ ۱۹۵۵ء میں انھوں نے کہا ''اپنے قیام کے بعد چین کی کمیونسٹ پارٹی اپنا زیادہ‌تر کام دیہی علاقوں میں کرنے پر مجبور ہوئی۔ انھیں دیہی علاقوں میں عوام کی فوج آزادی نے تشکیل پائی۔

اس گروپ کے بارے میں لکھا جو ماؤ تسے تونگ کے اثر میں تھا:

''یہ لوگ سرگرم کام کرنے کے بالکل اہل نہیں ھیں۔ ان کا کام بس تقریریں کرنا ھے جن کا کوئی سرپیر نہیں ھوتا اور یہ گھنٹوں تک جاری رھتی ھیں۔ یا پھر دنوں تک اپنے رفیقوں کے متعلق کاناپھوسی ھوتی ھے۔ ان کی تعلیم نے انھیں عملی علم سے مالامال نہیں کیا۔ انھیں سیاسی مسائل کا دھندلاسا خیال ھے جن کے متعلق انھوں نے فقرے اور اقتباسات رٹ لئے ھیں۔'' انھیں چین اور انقلابی تحریک کی تاریخ یا تو معلوم نہیں ھے یا اس کے بارے میں دھندلے تصورات ھیں۔ سوویت یونین کی بابت بھی ان کا علم سطحی ھے۔ سیاسی اور معاشی مسائل کے متعلق اپنے محدود علم کے باوجود وہ ھر مسئلے پر رائے دیتے ھیں۔ ان کی ھوس اونچے عھدے حاصل کرنا ھے۔ نچلی سطح پر ھر قسم کے کام اور ٹکنیکی کام کو وہ حقارت سے دیکھتے ھیں۔ وہ انقلابی باتوں کی رو میں بہہ جاتے ھیں اور تمام چینی ثقافت اور روایات کی مذمت اور مسترد کرتے ھیں۔ ان میں روایتی چینی اخلاق بالکل غائب ھے۔ جھاں تک فوجی امور کا تعلق ھے وہ جاھل ھیں۔ فارم بھرتے وقت وہ لکھتے ھیں کہ انھوں نے فوج میں خدمت انجام دی ھے اور فوجی سرگرمیوں میں حصہ لیا ھے۔ لیکن ان کی فوجی

دهشت انگیزی، شہروں میں پارٹی کی تنظیموں کو ختم کر دینے اور آزاد علاقوں اور فوج میں جو پرولتاری مرکزوں سے کٹے رہے، پارٹی کے تمام‌تر کام کی منتقلی سے پارٹی میں غیرپرولتاری عناصر نے آلودگی مزید بڑھائی۔

اس عمل میں یےنان کے دور کا خاص ہاتھ ہے۔ جاپانی حملہ آوروں کے خلاف جنگ کے سبب یےنان ایک ایسا مرکز بن گیا جس نے تمام چین میں محب وطن عناصر کو اپنی جانب کھینچا۔ بعد میں ان میں سے کئی سچے انقلابی بنے۔ لیکن ساتھ ہی کومنتانگ، جاپان، سامراجی مخبر ایجنسیوں کے ایجنٹ، تروتسکی پرست اور دوسرے پارٹی دشمن عناصر بھی یےنان آئے۔

اس کے علاوہ ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں نے یےنان میں جو طرز زندگی رائج کی اس نے مارکسی لیننی کارکنوں کی تربیت میں مدد نہیں دی۔ غیرمستحکم عناصر پر اس کا برا اثر پڑا۔ ''یےنان میں بیٹھنے،، کی ایک دھائی سے خاص کر نوجوانوں پر ضرررساں اثر پڑا۔ فروری ۱۹۴۲ء میں حالات کو قلم بند کرتے ہوئے ایک سوویت صحافی نے بتایا کہ ۱۹۳۹ء اور ۱۹۴۰ء میں نوجوانوں کا بہترین حصہ خاص علاقہ چھوڑ کر چلا گیا اور وہاں بدترین رہ گئے۔ انھوں نے کارکنوں کے

شروع ہوئی اور کومنتانگ کے دستے اور پوری کی پوری فوجیں معہ اپنے جنرلوں اور اسٹاف عوام کی فوج آزادی کی جانب آنے لگیں تو چینی کمیونسٹ پارٹی اور قیادت میں آلودگی مزید بڑھ گئی۔ اس عرصے میں جو لوگ پارٹی میں شامل ہوئے وہ غیرپرولتاری عناصر پر مشتمل تھے۔ وہ پیٹی بورژوا اور قوم پرست خیالات کا وسیلہ بنے۔

۱۹۳۶ء میں کمیونسٹ انٹرنیشنل نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کو ایک پیغام میں لکھا ''ہم آپ کے اس فیصلے سے خاص کر پریشان ہیں کہ اپنی معاشرتی نسب کے باوجود تمام امیدوار پارٹی کے ممبر بن سکتے ہیں اور پارٹی کو اپنی صفوں میں منصب پرستوں کے گھس آنے کا خوف نہیں ہے اور آپ کے اس ارادے پر بھی کہ چانگ سوئے لیانگ (عسکریت پرست اور کٹر رجعت پرست — مصنفین کا نوٹ) کو پارٹی میں لے لیا جائے۔ ہم اسے بھی غلطی سمجھیں گے کہ طالب علموں اور دوسری فوجوں کے سابق افسر بلا امتیاز سرخ فوج میں شامل کئے جائیں۔ ہم اسے بھی غلطی سمجھتے ہیں کہ عوامی اقتدار کے علاقوں کے سیاسی انتظامیے میں صاحب ملکیت طبقات کے نمائندوں کو حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔''

لیکن ایک مارکسی لیننی پارٹی کی حیثیت سے چینی کمیونسٹ پارٹی کی صفوں کی پاکیزگی پر توجہ

خدمت فوجی یونٹوں کے قریب رہنےوالی آبادی میں مختصر مدت کے کام تک محدود ہوتی ہے۔ سب تعلیم حاصل کرنے کے لئے یےنان منتقل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں۔ جہاں تک جاپانیوں کے خلاف لڑائیوں میں حصہ لینے کا تعلق ہے تو انھوں نے جاپانی سپاہی کی صورت بھی نہیں دیکھی۔ اگر جاپانی دستے ۲۵ یا ۳۰ کلومیٹر قریب آ جاتے ہیں تو وہ فرار ہوجاتے ہیں اگرچہ وہ قربانی دینے کا زورشور سے اعلان کرتے ہیں۔ وہ مہینوں انتظار کرتے رہتے ہیں کہ گاؤں سے پانچ یا دس جاپانی سپاہی رخصت ہوجائیں۔

دوسروں نے بھی ماؤ پرستوں کا یہی نقشہ کھینچا ہے: ''خاص علاقے میں کارکن کمزور ہیں۔ اکثر کو زندگی کا تجربہ نہیں ہے، وہ کوئی پیشہ نہیں جانتے۔ کئی کے ذہن میں یہ گھٹیا خیال ہے کہ ان کی قسمت میں لکھا ہے کہ وہ مستقبل میں انقلاب کے رہنما بنیں گے۔ لیکن حقیقت میں وہ بزدلی اور خودغرضی کا اظہار کرتے ہیں اور ادنی عہدہ قبول نہیں کرنا چاہتے۔'' بعد میں ایسے لوگوں کو بڑی ترقیاں ملیں کیونکہ ماؤ تسے تونگ یےنان میں قیام کو کارکن کی بلندترین خوبی خیال کرتے تھے۔ یہی لوگ ماؤ تسے تونگ کے سب سے وفادار حامی بنے۔

جب ۱۹۴۶ء اور ۱۹۴۹ء کے درمیان خانہ‌جنگی

اور جنھوں نے فرمانبرداری سے ''ماؤ کے خیالات،، کو قبول کر لیا تھا۔

یہ راہ کوئی اتفاقی نہ تھی۔ پہلے کئی موقعوں پر خود ماؤ اور ان کے حامیوں نے دائیں بازو کے ہتھیار ڈالنے کے رجحانات کا اظہار کیا تھا۔ دسمبر ۱۹۳۰ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی ایک صوبائی کمیٹی نے اپنے فیصلے میں کہا ''ماؤ تسے تونگ سر سے پیر تک کٹر دائیں بازو کا موقع پرست ہے۔،،

سوویت ماھرین نے جنھوں نے چین میں کام کیا ھے، ماؤپرستوں کے دائیں بازو کے موقع پرست رجحانات کا ذکر کیا ھے جن کا اھم پہلو مزدور طبقے کی جانب نفرت انگیز یہاں تک کہ معاندانہ رویہ تھا۔ چینی انقلاب کی فتح کے بعد چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے مزدور طبقے کے لئے ایسی سیاسی اور مادی شرائط پیدا کرنے کے لئے بنیادی اقدام نہیں کئے کہ وہ اپنے آپ کو بااقتدار طبقہ محسوس کرتا۔ صنعتی مزدور نیم‌فاقہ‌کشی کی حالت میں رھے۔ کام کے اوقات بارہ گھنٹے مقرر کئے گئے۔ اجرتیں کومنتانگ کی حکومت کے زمانے جیسی تھیں۔ مزدوروں کی محنت کے تحفظ یا سماجی بیمے کے متعلق کوئی قانون منظور نہیں کئے گئے۔ نومبر ۱۹۴۹ء میں ''محنت اور سرمایے کے درمیان تعلقات کو ضبط میں لانے کے قواعد،، نہ صرف سیاسی و مشاورتی

دینے کی بجائے ماؤ تسے تونگ نے اس کے بالکل برعکس عمل کیا۔ یےنان کے دور میں اور اس کے بعد جو لوگ پارٹی کے ممبر بنے وہ صرف ماؤ پرست ''تعلیم‌نو،، اور ''پچھتاوے،، سے گزرے۔ انھیں میں سے سیاسی اداروں، ادارتی دفتروں، اشاعت گھروں، سرخ فوج کے لئے کارکن مقرر کئے گئے۔ پانچویں دھائی کے آغاز میں ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی تحریک،، کا مقصد ان لوگوں پر حملہ کرنا تھا جو مارکسزم لینن‌ازم کے علم بردار اور کمیونسٹ انٹرنیشنل کے حامی تھے اور ماؤ تسے تونگ کے خیالات کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اس تحریک کا مقصد ان لوگوں کو کھلی معافی دینا تھا جو پارٹی کے مخالف تھے۔ ۱۹۴۵ء میں پارٹی کی ساتویں کانگریس سے عین پہلے ماؤ تسے تونگ نے ان لوگوں کو ایک اور معافی دیدی اور اعلان کیا کہ بائیں کجروی کرنےوالوں اور دائیں موقع پرستوں کی غلطیوں کی ''جڑیں ختم،، ہو گئی ہیں اور ''یہ ضروری ھے کہ ان تمام رفیقوں کا، جنھوں نے ماضی میں غلطیاں کیں اور اب اپنی غلطیاں محسوس کرتے ھیں اور انھیں ٹھیک کر رھے ھیں، خیرمقدم کیا جائے اور پارٹی کے مفاد کے لئے انھیں کام میں شریک کیا جائے۔،، مجموعی طور پر معافی سے ان لوگوں کو فائدہ پہنچا جن کے خیالات سوویت مخالف تھے

10*

کوئی ٹیکس کا دباؤ یا مانع تدابیر اختیار نہیں کی جا رہی ہیں۔ ،، چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر یہ خیال رائج کیا گیا کہ ''لڑائی کے محاذوں پر مکمل فتح کے بعد طبقاتی جدوجہد کم ہو جائےگی کیونکہ نئی حکومت ملک کی آبادی کے تمام حصوں کا تعاون حاصل کر رہی ہے جن میں قومی بورژوازی بھی شامل ہے۔ ،،

چینی کمیونسٹ پارٹی کی حالت بتاتے ہوئے سوویت ماہرین نے ۱۹۳۹ء میں بیان کیا کہ ''پارٹی مزدور طبقے کی بھاری شمولیت سے نہیں فروغ پارہی ہے۔ پارٹی کی صفوں میں صنعتی مزدوروں کو شامل کرنے کی عملاً کوئی سرگرم کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔ پارٹی تنظیموں میں زمیندار، خوشحال کسان اور بورژوا عناصر گھس آئے ہیں۔ اور کئی اضلاع میں مجموعی طور پر اور خاص انتخاب کے بغیر لوگ پارٹی میں شامل کئے جاتے ہیں۔ ،،

چین کا دورہ کرنےوالے برادرانہ پارٹیوں کے سربراہ ممبروں کے تاثرات بھی وہی ہیں جو سوویت لوگوں کے تھے: ''شہروں میں نئے جمہوری حکام قومی بورژوازی کو بہت زیادہ آزادی دے رہے ہیں۔ شہروں میں نجی سرمایہ‌دار عنصر کے بڑھنے کےلئے غیرمعمولی موزوں حالات ہیں۔ اس وقت بھی نجی فیکٹریوں میں مزدور تمام حقوق سے محروم ہیں اور مالکوں کے مکمل طور پر ماتحت ہیں۔

اجلاس کے عام پروگرام کے بنیادی اصولوں کو فروغ دینے میں ناکام رہے بلکہ جوہر کے لحاظ سے انہیں مسترد کیا گیا۔

ملک کی انقلابی تبدیلی میں مزدور طبقے کے رول کو چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کم سمجھتی رہی۔ مزدوروں کو کمیونسٹ یونیورسٹی میں داخل نہیں کیا گیا کیونکہ قیادت انہیں ''ناکافی پختہ، جاہل اور سیاسی طور پر پسماندہ،، خیال کرتی تھی اور کہتی تھی کہ ''انھوں نے انقلاب میں سرگرم حصہ نہیں لیا ہے۔،،

اگرچہ کئی برسوں تک چینی کمیونسٹ پارٹی کسانوں پر تکیہ کرتی رہی جو عوام کی فوج آزادی کی بنیاد اور مادی فراہمی کا ذریعہ تھے، لیکن چینی رہنماؤں نے دیہی علاقوں میں انقلابی تدابیر اختیار کرنے سے گریز کیا۔

اس کے برعکس ماؤ تسے تونگ اور ان کے گروپ نے بورژوازی کی جانب اصلی خیرخواہی کا رویہ اختیار کیا۔ بڑی قومی بورژوازی تک پر پابند تدابیر نہ ہونے کے سبب ان کی رجعت پرست سرگرمیاں جاری رہیں۔ تجارتی منافع پر ٹیکس عائد نہیں کیا گیا، منافع خوروں کے خلاف کوئی ثابت قدم جدوجہد نہیں کی گئی۔ ۱۹۴۹ء میں سوویت ماہرین نے لکھا ''غیر ملکی سرمایہ دار کمپنیوں اور تجارتی فرموں سے پینگیں بڑھانے کی پالیسی پر عمل کیا جا رہا ہے۔

اس کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا، یہ مستقبل کا معاملہ ہے۔''

چینی رہنماؤں نے مزدور طبقے کے رہنما رول کو مستحکم کرنے اور اس کی تنظیم کی سطح بلند کرنے کی فکر اس لئے نہیں کی کہ ان کی امیدیں کسانوں، خوش حال کسانوں سے وابستہ تھیں۔ اس سلسلے میں ۱۹۵۱ء میں سوویت ماہر یودن سے ان کی گفتگو دلچسپ تھی۔ چینی رہنماؤں کے کہنے کے مطابق چینی کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کی یہ رائے تھی کہ ''دیہات میں کلاکوں (مالدار کسانوں) کو خاص رتبہ دیا جائے''، اور اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ صرف ''کلاکوں کے نجی فارموں کو ترقی دے کر چین اپنی دیہی پیداوار قوتیں بڑھا سکتا ہے اور شہروں اور صنعت کے لئے اناج اور خام مال کی بنیاد بنا سکتا ہے''۔ اس لئے دیہی علاقوں میں ان کمیونسٹوں کی حمایت کرنا ضروری ہے جن کے فارم کلاک فارم میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ انہیں پارٹی سے خارج نہیں کرنا چاہئے بلکہ ان کے نجی فارموں کو ترقی دینے میں مدد کرنا چاہئے۔ ایسے کمیونسٹوں کو تمام کسانوں کے لئے مثال بننا چاہئے۔

جب سوویت کمیونسٹ پارٹی اور دوسری مارکسی لیننی پارٹیوں نے ان خطرناک علامتوں کا توجہ سے مطالعہ کیا تو انھوں نے مسلسل اپنی

''چین کے مزدور طبقے پر کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ نئے حکام کا خیال ہے کہ چینی مزدور طبقے میں سیاسی شعور کی کمی ہے اور وہ پارٹی کی پالیسی کو نہیں سمجھتا، اس لئے اسے سرگرم تعمیر میں شریک نہیں کرایا جا سکتا۔ اس خیال کے سبب صنعتی مزدوروں کو پارٹی میں شامل کرنے اور انھیں نظریاتی تعلیم دینے کی کوئی کوشش نہیں کی جا رہی ہے۔''

یہ تشویش سے بیان کیا گیا کہ ماؤ ''اپنے عوام اور خاص کر مزدور طبقے کو واضح اور معین امکان نہیں پیش کر رہے ہیں۔ اس لئے تمام اقتدار ماؤ کے ہاتھ میں مرکوز ہوجانے سے خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔'' پیکنگ کے رہنماؤں نے اعلان کیا ''نئے چین میں نجی ملکیت کی فیکٹریوں میں ہم طبقاتی جدوجہد کی اجازت نہیں دے سکتے۔ پیداوار بڑھانے کے لئے ہمیں مالکوں کو اقدام کی آزادی دینا چاہئے۔ چینی مزدور طبقہ جاہل ہے، اس میں سیاسی شعور کی کمی ہے اور اس وجہ سے اسے ہنوز طبقاتی جدوجہد میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔'' لینن کے اس خیال کے مقابلے میں کہ مزدور طبقے کو سکھانے اور جرأت سے ترقی دینے کی ضرورت ہے، ماؤ پرستوں نے کہا کہ پیکنگ لینن کی اس ہدایت کو جانتا ہے لیکن ''چین کے مخصوص حالات میں

کے قیام کے ۱۷ سال بعد مرکزی کمیٹی میں مزدور طبقے کے چند ھی ممبر تھے (پیکنگ کے لیڈر چینی کمیونسٹ پارٹی کے رھنما اداروں کی سماجی ساخت کے متعلق معلومات بڑی احتیاط کے ساتھ چھپاتے تھے)۔ مرکزی کمیٹی کے پولیٹ بیورو کے واحد رکن چین یون کا تعلق مزدور خاندان سے ھے لیکن چھٹی دھائی کے آخر سے پارٹی اور سماجی سرگرمیوں سے انھیں الگ رکھا گیا ھے۔ اگست ۱۹۶۱ء میں کالج سے فارغ ھونےوالے طلبا سے خطاب کرتے ھوئے پولیٹ بیورو کے سابق رکن چین ای نے تسلیم کیا ''چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے سربراہ رفیقوں میں ایسے بہت زیادہ لوگ ھیں جن کا تعلق درمیانی اور اوپری پرتوں سے ھے۔ ایسے بہت کم ھیں جو واقعی مزدور طبقے اور کسان خاندانوں کے ھیں۔''

ماؤ تسے تونگ نے بتدریج اپنے آس پاس ایسے لوگ جمع کرلئے جنھوں نے وفاداری سے ان کی خدمت کی یا کم از کم ان کا مقابلہ کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس گروپ کی تشکیل بنیادی طور پر یےنان کے دور میں ھوئی اگرچه ماؤ نے اس کے بعض ممبروں سے تعلقات پہلے ھی قائم کرلئے تھے۔

صرف کانگ شنگ کا نام لینا کافی ھے جو چینی کمیونسٹ پارٹی کے چوٹی کے لیڈروں میں ایک انتہائی بدنام شخصیت تھی اور ماؤ تسے تونگ کا سرگرم حامی اور ''دستِ‌راست''۔ کانگ

پریشانی ظاهر کی۔ چنانچہ چینی انقلاب کی فتح سے عین پہلے ماؤ اور دوسرے چینی رہنماؤں سے کئی اہم مسائل پر بحث کی گئی۔ بنیادی طور پر ان میں وہ اہم مسائل شامل تھے جنھیں چینی کمیونسٹ پارٹی کو چینی انقلاب کے آخری دور میں اور اس کی فتح کے بعد حل کرنا تھا۔ چین کی عوامی جمہوریہ قائم ہونے کے بعد بھی سوویت کمیونسٹ پارٹی اس قسم کی امداد دیتی رہی، اس نے پیدا ہونےوالے مسائل پر ٹھوس تجویزیں پیش کیں اور مشورہ دیا۔ چینی فریق نے ہمیشہ الفاظ میں اس کا خیرمقدم کیا لیکن ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامی کئی سوالات پر اپنی راہ پر جمے رہے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی میں دائیں بازو کا موقع پرست رجحان اس لئے پیدا ہوا کہ پارٹی کی قیادت نے اپنی صفوں کی پاکیزگی، مزدور طبقے کی بالا حیثیت اور پارٹی میں پرولتاری نظریے کی ضمانت نہیں دی۔ ماؤ پرستوں نے پارٹی ممبری کی ساخت کو اس طرح ضبط میں کیا کہ اس میں نظریاتی الجھاؤ پیدا ہو، چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت سے مزدور طبقے کے ممبر باہر رہیں تاکہ انھیں عمل کی آزادی ملے۔

دراصل چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی میں مزدور طبقے کی نمائندگی نہیں رہی۔ ''ثقافتی انقلاب،، سے عین پہلے تک، چین کی عوامی جمہوریہ

ایجنسی کے لئے اپنے ایجنٹ بھیجنے کے امکانات اور ذرائع موجود ھیں۔

مثلاً ایک سوویت کمیونسٹ نے لکھا ''مختلف حقائق سے یہ دیکھا جا سکتا ھے کہ اپنے زمانے میں کومنتانگ کی خفیہ سروس کی جڑیں چینی کمیونسٹ پارٹی میں گھری تھیں اور پارٹی کی تمام کڑیوں میں اس کے ایجنٹ تھے، نچلی سے لے کر چوٹی تک۔ اب ایجنٹوں کے اس جال کو (کومنتانگ کی خفیہ سروس کے ایجنٹوں کی فہرست تائیوان لائی گئی) ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مخبر ایجنسیاں بوقت ضرورت استعمال کرتی رھی ھیں۔ ایک حد تک جاپانی ایجنٹوں کے جال کی بابت بھی یہی کہا جا سکتا ھے جو قبضے کے زمانے میں چینی معاشرے کی مختلف پرتوں میں بچھایا گیا تھا۔ ''

ظاھر ھے کہ اس معاملے کا جامع طور پر مطالعہ کرنے کی ضرورت ھے۔ لیکن دستیاب معلومات کی بنا پر یہ کہا جا سکتا ھے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں ناموزوں لوگ موجود ھیں۔ یہ آج بھی، ماؤ تسے تونگ کی وفات کے بعد، خاص طور پر خطرناک ھے کیونکہ ان کے نظریاتی وارث سوویت دشمن قوم پرست راہ پر کھلی طور سے گامزن ھیں۔

شنگ کی سوانح عمری کے سیاہ صفحات نہ صرف اس مجرمانہ رول سے وابستہ ہیں جو اس نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے کارکنوں پر تشدد کرنے اور ان کی جان لینے میں ادا کیا۔ کئی سال ہوئے سوویت کارکنوں نے ییرنان سے اطلاع دی تھی ''بعض پارٹی ممبروں کو یقین ہے، اور بلاوجہ نہیں، کہ کانگ شنگ سوویت یونین اور چینی کمیونسٹ پارٹی کا دشمن ہے۔ یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ وہ کومنتانگ، یہاں تک کہ جاپان کا ایجنٹ ہے۔''

چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کے پیٹی بورژوا قوم پرست حصے کی جس کے سربراہ ماؤ تسے تونگ تھے، معاشرتی ساخت اور اس کی سرگرمیوں سے سوویت لوگ جو چین میں رہ چکے ہیں، معین نتیجہ نکالنے پر مجبور تھے۔ ان میں سے ایک نے ۱۹۴۲ء کے فروری میں لکھا ''ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ایسا گروپ موجود ہے جو سوویت یونین کا مخالف ہے۔ وہ بہت مضبوط ہے اور ہر چیز کا نگراں ہے۔''

یہاں یہ اضافہ کرنے کی ضرورت ہے کہ سوویت کمیونسٹوں نے، جنھوں نے عرصے تک چین میں کام کیا ہے، تشویش کے ساتھ یہ دیکھا کہ چینی کمیونسٹ پارٹی، یہاں تک کہ اس کی قیادت میں سامراجی مخبر

کنفوشس کی تنقید،، کی نئی سیاسی مہم کے دوران میں جو ۱۹۷۴ء کے آغاز سے شروع ہوئی، اپنے عروج پر پہنچی۔

ماؤ اور ان کے حامی کبھی بھی بین الاقوامیت پسند نہیں تھے۔ اس کے برعکس وہ ہمیشہ کٹر قوم پرست اور انتہائی عظیم طاقتی جارحانہ قوم پرست رہے ہیں۔ ان لوگوں نے مدت ہوئی یہ سمجھ لیا تھا کہ ان کے رہنمایانہ منصوبوں کی تعمیل میں خاص رکاوٹیں مارکسی لیننی پارٹیاں ہیں جو بین الاقوامیت پسند رویہ اختیار کرتی ہیں، خاص کر سوویت کمیونسٹ پارٹی جسے محنت کش عوام کے مفاد کے لئے لڑنے کا سب سے زیادہ تاریخی تجربہ ہے، ایسی پارٹی جس نے یہ نمونہ پیش کیا کہ سوشلزم کے نصب العین اور پرولتاری بین الاقوامیت پسندی کو عملی جامہ کیسے پہنایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ماؤپرست قوم پرستی میں سوویت اور اشتراکی دشمن رجحان غالب ہے۔ ماؤپرستوں کے خدوخال ۱۹۶۹ء کی بہار اور گرمی میں سوویت سرحد پر مسلح اشتعال انگیزی سے، جو چینی حکام نے کی، پوری طور پر عیاں ہوگئے۔ سوویت کمیونسٹ پارٹی اور دوسری مارکسی لیننی پارٹیوں، سوویت یونین اور دوسرے اشتراکی ملکوں کے خلاف نفرت کی مستقل پالیسی کی بدولت بھی ان کے اصلی خدوخال ظاہر ہوگئے۔

ماؤ کے درباری وقائع نگاروں کا تو ذکر ہی

●

اختتامیہ

●

ماؤ تسے تونگ کی سیاسی سوانح حیات کے چند اوراق پر ہمارے جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماؤپرستوں نے بین‌الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے خلاف، سوویت کمیونسٹ پارٹی اور دوسری برادرانہ پارٹیوں کے خلاف، مارکسی لیننی تعلیمات کے خلاف اور چین میں اشتراکی حاصلات کے خلاف جو غضبناک سیاسی اور نظریاتی جدوجہد کی وہ یکایک شروع نہیں ہوئی اور نہ وہ خودرو طور پر پیدا ہوئی۔ اس راہ کا اپنا سرچشمہ اور تاریخ ہے اور بڑی حد تک اس کا تعلق ایسے داخلی عنصر سے ہے جیسے کہ ماؤ تسے تونگ کی سیاسی سرگرمی۔

یہ ”عظیم ناخدا،، کبھی سچے مارکسی نہیں تھے۔ انھوں نے محض مارکسی ہونے کا لبادہ اوڑھا اور ان کا خاص مقصد چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین میں تمام اقتدار پر قبضہ کرنا تھا۔ ماؤ نے اپنی سیاسی سرگرمیوں کی ابتدائی منزلوں میں ہی اس مقصد کو عملی جامہ پہنایا۔ غیرمحدود اقتدار کےلئے ان کی جدوجہد نام نہاد ”ثقافتی انقلاب،، کے دور میں، ۱۹۷۱ء کے ”ستمبر کے بحران،، میں، جو اس کے بعد شروع ہوا، اور ”لن پیاؤ اور

تاریخ کے حقائق بتاتے ھیں کہ بین‌الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی نظر میں ماؤ پرست محض نظریاتی دست اندازی کرنےوالے یا خطاوار سیاسی رھنما نہیں بلکہ ایسے لوگ ھیں جن کا مارکسزم لینن‌ازم اور پرولتاری بین‌الاقوامیت پسندی سے کوئی تعلق نہیں ھے۔ وہ ایسے لوگ ھیں جو جان بوجھ کر مارکسی لیننی تعلیمات کو مسخ کرتے ھیں اور ان کے ذھن میں دنیا پر چھا جانے کا سودا سمایا ھوا ھے۔

اگر یہ حقیقت ھے تو قاری پوچھ سکتا ھے کہ بین‌الاقوامی کمیونسٹ تحریک نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت سے کیوں ربط قائم رکھا اور اسے اتنی وسیع امداد کیوں دی؟

ایک بات تو یہ ھے کہ سوویت کمیونسٹ پارٹی، سوویت یونین، دیگر اشتراکی ملکوں اور عالمی کمیونسٹ تحریک نے ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں کو نہیں بلکہ چینی عوام کو مدد دی جو انقلاب کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ھوئے تھے اور بہادری سے قومی اور معاشرتی نجات کے لئے جد و جہد کر رھے تھے۔ انھوں نے چین کی کمیونسٹ پارٹی کو مدد دی جو اس جدوجہد کی ھراول تھی۔ انھوں نے چین کی عوامی جمہوریہ کو مدد دی جو اشتراکی برادری کی رکن ھوئی اور جس نے سوشلزم کی راہ اختیار کی۔ ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامیوں

کیا بورژوا ترمیم پرست علم تاریخ بھی یہ کوشش کرتا ہے کہ ''رومانوی انقلابی،، کا سنہری تاج ان کے سر پر رکھا جائے جنھوں نے چینی انقلاب اور کروڑوں چینی عوام کی قسمت بدلنے میں فیصلہ کن رول ادا کیا، وہ انھیں ''دنیا کا قائد،، قرار دیتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایک نہ ایک دن چینی مارکسی اور خود چینی عوام تمام حقائق بتا سکیں گے، اس مسئلے پر اپنی رائے پیش کریں گے اور ماؤ کی ''دین،، کا معروضی جائزہ لیں گے جنھوں نے چین کے محنت کش عوام کو بے شمار مصائب اور مشکلات میں مبتلا کیا۔

چینی انقلاب پیچیدہ اور مشکل حالات میں ہوا۔ اس کے فروغ اور فتح میں بلاشبہ چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر اور بین الاقوامی میدان میں مارکسی اور بین الاقوامیت پسند قوتوں کا ہاتھ ہے۔ چینی عوام نے بڑی بڑی تباہیاں برداشت کی ہیں، ان میں وہ نقصانات بھی شامل ہیں جو غیر محدود طاقت حاصل کرنے کے لئے ماؤ تسے تونگ کے اقدام کا نتیجہ تھے۔ لیکن لاکھوں کمیونسٹوں کی کوششوں اور سوویت یونین اور عالمی مزدور طبقے کی مسلسل اور زبردست امداد کی بدولت چین میں انقلاب نے فتح پائی۔ چینی انقلاب کی تمام کامیابیوں کو صرف ماؤ تسے تونگ سے منسوب کرنے کی کوششیں لازمی طور پر ناکام ہوں گی۔

میں سوشلزم کا وقار بہت زیادہ بڑھا دیا۔ یہ وقار اور زیادہ بڑھ گیا جب چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کو، جسے امن کے حالات میں کام کرنے کا تجربہ نہ تھا اور نہ معاشی نظم و نسق اور ملک میں حکومت کرنے کا، سوویت یونین اور دوسرے برادرانہ ملکوں پر تکیہ کرنا پڑا۔ عوامی معیشت کی بحالی اور مزید معاشی اور ثقافتی ترقی کے لئے وسیع پیمانے پر بیرونی معاشی، ٹکنیکی اور ثقافتی امداد کی ضرورت تھی۔ سامراجی ناکہ بندی کی وجہ سے چین کی عوامی جمہوریہ یہ امداد صرف سوویت یونین اور دوسرے اشتراکی ملکوں سے حاصل کر سکتی تھی۔ ان حالات کے سبب سے پیکنگ میں پیٹی بورژوا قوم پرست رجحان کے حامیوں کو مجبوراً خاموش ہونا اور اپنے اشتراکی دشمن خیالات کو عارضی طور پر دبانا یا چھپانا پڑا۔ چین میں انقلاب کی فتح کے بعد سوشلزم کی تعمیر کی راہ، اشتراکی ملکوں اور مارکسی لیننی پارٹیوں کے بین الاقوامی رشتے مضبوط کرنے کی راہ کامیاب ہوئی۔ اس سے اس امر کی تصدیق ہوئی کہ سوویت کمیونسٹ پارٹی اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک نے چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین کی جانب جو راہ اختیار کی وہ صحیح تھی۔

چین میں عوامی جمہوریہ کی تشکیل اور کمیونسٹ پارٹی کی زیرقیادت عوامی جمہوری اقتدار

کی مارکسی دشمن اور عوام دشمن سرگرمیاں اس بہادر جدوجہد کی شاندار تاریخ کو ماند نہیں کر سکتیں جو چین کے کمیونسٹوں اور عوام نے سوشلزم کے لئے کی۔ اس کے علاوہ اس بات پر یقین نہیں کیا جا سکتا کہ اس جدوجہد کے متعلق سب کچھ کہا جا چکا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دو رجحانات کے درمیان جدوجہد — سچے مارکسی بین‌الاقوامیت پسند رجحان اور پیٹی بورژوا قوم پرست رجحان جس پر ''بائیں'' بازو کی لفاظی کا لبادہ تھا — چینی کمیونسٹ پارٹی میں مدت سے جاری ہے۔ بلاشبہ عالمی کمیونسٹ تحریک اور سوویت کمیونسٹ پارٹی ماؤ تسے تونگ اور ان کے گروپ کی سرگرمیوں میں پارٹی دشمن رجحانات سے ہمیشہ پریشان رہی ہیں۔ لیکن یہ خیال کرنا معقول تھا کہ چین میں انقلابی عمل کے ارتقا اور چینی کمیونسٹ پارٹی کو بین‌الاقوامی کمیونسٹ تحریک اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مسلسل نظریاتی اور عملی امداد سے چینی کمیونسٹ پارٹی میں صحت‌مند قوتیں مستحکم ہوں‌گی اور آخرکار وہ عالمی کمیونسٹ تحریک کے شانہ بشانہ آگے بڑھےگی۔

چینی انقلاب کو سوویت یونین کی مسلسل اور ہمہ پہلو امداد نے اور چین کو سامراجی غلامی سے نجات دلانے میں اس کے زبردست رول نے چین

ایسا معلوم ہوتا تھا کہ چین میں سوشلزم کے نصب العین کی ٹھوس بنیاد پڑ گئی ہے۔ لیکن چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر جدوجہد جاری رہی۔ پارٹی میں مارکسی، بین الاقوامیت پسند بازو نے برادرانہ ملکوں کے ساتھ قریبی اتحاد کے ذریعہ چین میں اشتراکی معاشرہ تعمیر کرنے کی راہ اپنائی۔ پیٹی بورژوا، قوم پرست عناصر کے مقاصد دوسرے تھے: چین کی عوامی جمہوریہ کی معاشی اور سیاسی حاصلات کو اپنے عظیم طاقتی اور قائدانہ ارادوں کو عمل میں لانے کے لئے استعمال کرنا۔

اس نقطۂ نظر سے انھوں نے عوامی چین کی معاشی اور ثقافتی ترقی اور بڑھتے ہوئے بین الاقوامی وقار کو دیکھا۔ پروپگنڈے اور سیاسی و تعلیمی کام میں مارکسزم لینن ازم کی جگہ وسیع پیمانے پر ''ماؤ تسے تونگ کے خیالات،، نے لے لی۔ پارٹی زندگی میں لیننی اصولوں کی خلاف ورزی اور ان کمیونسٹوں کے خلاف جابرانہ اقدام جن کے خیالات مارکسی لیننی اور بین الاقوامیت پسند تھے، بتدریج عام ہوگئے۔ ماؤ تسے تونگ کی شخصیت پرستی روز افزوں مکروہ شکلیں اختیار کرنے لگی۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں پیٹی بورژوا قوم پرست پارٹی کے ان رہنماؤں اور عام ممبروں پر خفیہ طور سے حملے کرنے لگے جو مارکسزم لینن ازم اور پرولتاری بین الاقوامیت پسندی کے

کا قیام، سوویت یونین اور دیگر برادرانہ ملکوں کی ہمہ پہلو مخلص امداد اور عالمی پیمانے پر طبقاتی قوتوں کے توازن میں سوشلزم کے حق میں تبدیلی — ان تمام باتوں نے چینی عوام کے سامنے وسیع اور مستحکم اشتراکی افق کھول دئیے۔ چین کی عوامی جمہوریہ کے وجود کے ابتدائی ھی دور میں کمیونسٹ پارٹی نے ان اشتراکی امکانات کو حقیقت بنانے کے لئے طریقے اور ذرائع معین کئے۔ ۱۹۵۳ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی نے عبوری دور کے لئے عام راہ کا اعلان کیا اور چین کو ایک طاقتور اشتراکی ملک میں تبدیل کرنے کے لئے تمام قوتوں کو بروئے کار لانے کی سمتیں مرتب کیں۔

۱۹۵۶ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں کانگریس نے چین میں اشتراکی معاشرہ تعمیر کرنے کا راستہ مرتب اور مستحکم کیا۔ کانگریس نے اعلان کیا کہ ''اپنی سرگرمیوں میں چینی کمیونسٹ پارٹی مارکسزم لینن‌ازم سے رہنمائی حاصل کرتی ھے۔ صرف مارکسزم لینن‌ازم معاشرے کے ارتقا پر حکمرانی کرنے‌والے قوانین کی صحیح تشریح کرتا ھے اور سوشلزم اور کمیونزم کی تعمیر کی صحیح راھیں دکھاتا ھے۔،، اس سے ''چین‌زدہ مارکسزم،، اور ''ماؤ تسے تونگ کے خیالات،، کا مقالہ ختم کر دیا گیا جو ۱۹۴۵ء میں ساتویں کانگریس نے نظریاتی پلیٹ‌فارم کی حیثیت سے پیش کیا تھا۔

کمیٹی کے اجلاس میں یہ تسلیم کیا ''ہم نے اپریل ۱۹۵۶ء میں ارتقا کی اپنی راہ پیش کرنی شروع کی۔ اس راہ کے اصول سوویت اصولوں کی طرح تھے لیکن وہ ہماری سافیہھ سے بھرے تھے''۔

پیٹی بورژوازی کے تذبذب کے متعلق لینن نے لکھا ہے کہ ''یہ تذبذب دو 'دھاروں' میں نظر آتا ہے : پیٹی بورژوا اصلاح پرستی یعنی بورژوازی کی غلامی جس پر جذباتی جمہوری اور 'سوشل' ڈیموکریٹک لفاظی اور احمقانہ خواهشات کا لبادہ ہوتا ہے اور پیٹی بورژوا انقلابیت جو الفاظ کے لحاظ سے خوفناک، تند اور شیخی خور ہوتی ہے لیکن عملاً محض پھوٹ، انتشار اور حماقت کا بلبلہ۔''

ابتدا میں ماؤ تسے تونگ اور ان کے حامی پیٹی بورژوا اصلاح پرستی کی راہ پر چلے۔ اس وقت جب چینی کمیونسٹ پارٹی بنیادی طور پر سائنسی سوشلزم کا رخ اختیار کئے ہوئے تھی تو انھوں نے ''نئی سیاسی سمتیں'' پیش کیں جو دراصل دائیں بازو کی موقع پرستی کا اظہار تھیں — ''کمیونسٹ پارٹی اور بورژوا پارٹیوں کے درمیان طویل بقائے باہم اور ان میں متبادل نگرانی کی راہ'' نے جس کا اعلان ماؤ پرستوں نے اپریل ۱۹۵۶ء میں کیا اور پھر عملی جامہ پہنایا، معاشرے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کے رہنما رول کی بیخ کنی کی اور بورژوا پارٹیوں کو سیاسی

علمبردار تھے۔ چنانچہ ۱۹۵۴ء اور ۱۹۵۵ء میں ''کاؤ کانگ اور چاؤ شو شی کی ٹولی،، کا معاملہ کھڑا کیا گیا۔ ۱۹۵۷ء میں ''کام کے طرز کو بہتر بنانے کی نئی تحریک،، شروع کی گئی۔ ۱۹۵۸ء اور ۱۹۵۹ء میں ''دائیں بازو کے موقع پرست عناصر،، کے خلاف اعلان جنگ کیا گیا جن کے سربراہ پینگ تے ہوائی، چانگ وین تین وغیرہ تھے۔ ۱۹٦۰ء میں نام نہاد ترمیم پرستوں کے خلاف تحریک شروع ہوئی۔

چھٹی دہائی کے وسط میں چین کی عوامی جمہوریہ بقول لینن ''انقلاب کے ارتقا کے قلب،، میں داخل ہوئی۔ اس وقت معیشت کے غیراشتراکی شعبوں میں گہری تبدیلیاں کی گئیں۔ پہلے پانچ‌ساله منصوبے کے دوران میں جو زبردست کامیابیاں حاصل کی گئی تھیں، انھوں نے مزید ترقی، ریاست کے زیر نگرانی اور سخت ڈسپلن کے تحت بڑے پیمانے پر اشتراکی پیداوار کی تنظیم کے لئے بنیاد ڈالی۔ چھوٹے پیمانے پر نجی ملکیت کے مکمل خاتمے کے امکانات واضح نظر آنے لگے۔ اس بات نے قدرتی طور پر چھوٹے صاحب جائیداد لوگوں کی مزاحمت پیدا کی۔ اس کا نتیجہ بڑھتے ہوئے تذبذب میں نکلا جس نے چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کے پیٹی‌بورژوا قوم پرست عناصر پر اپنا اثر ڈالا۔ ماؤ تسے تونگ نے ۱۹۵۸ء میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی

کافی بدل دیا۔ مزدور طبقے اور کمیونسٹوں نے بورژوازی کے حملے کو پلٹ دیا۔ لیکن چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کی پالیسی میں دائیں جانب جھکاؤ اور موقع پرست ''نعروں،، اور ''لائنوں،، کے سبب پیٹی بورژوا نظریے کا پہلے سے زیادہ اثر ہو گیا۔

پہلے پانچ سالہ منصوبے کی کامیابی، ملک کی معاشی اور فوجی قوت میں اضافے، چینی کمیونسٹ پارٹی اور چین کی عوامی جمہوریہ کے بین الاقوامی وقار میں فروغ کا ماؤ پرست لیڈروں نے عجیب طرح تخمینہ لگایا۔ اب وہ تیزی سے پیٹی بورژوا انقلابیت کی رو میں بہنے لگے۔ اس کا اظہار ''تین سرخ جھنڈوں،، کی پالیسی میں ہوا جس کا اعلان ۱۹۵۸ء میں کیا گیا۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی پرانی عام لائن کی جگہ، جو اشتراکی تعمیر کا واضح پروگرام تھا، ماؤ پرستوں نے نئی ''عام لائن،، کا اعلان کر دیا۔ اس کا یہ مبہم نعرہ تھا: ''تمام قوتوں کا زور لگا کر ہم آگے بڑھیں اور اس اصول کے مطابق سوشلزم تعمیر کریں 'زیادہ، تیزتر، بہتر، مزید کفایت شعاری سے'،،۔ ''عظیم جست،، اور ہر جگہ عوامی کمیونوں کا زبردستی قیام معاشی پالیسی کی بنیاد قرار دئیے گئے۔ بیرونی امور میں ماؤ پرستوں نے اپنی نظریں کشیدگی بڑھانے، عالمی قیادت حاصل کرنے، سوویت یونین اور دیگر اشتراکی ملکوں سے اپنے تعلقات بگاڑنے پر جمائیں۔

اقتدار کے لئے لڑنے کا موقع دیا جو چینی عوامی جمہوریہ میں برقرار تھیں۔ ''تمام پھول کھلیں،، نعرے کا ماؤ پرستوں نے عملاً جس طرح اطلاق کیا اس نے مارکسزم مخالف، سوشلزم مخالف خیالات اور ان کے پروپگنڈے کو جائز قرار دیا اور ملک میں پرولتاری نظریے کی قائدانہ حیثیت کمزور کی۔ ''عوام کے درمیان تضادات،، کے نظریے نے، جس نے مزدور طبقے اور قومی بورژوازی میں تضاد کو غیرنزاعی قرار دیا، محنت کش عوام کی چوکسی کو ڈھیلا کر دیا اور سوشلزم کے دشمنوں کے اقدام کو آسان بنا دیا۔

ان ''نئی سمتوں،، سے فائدہ اٹھا کر قومی بورژوازی نے ۱۹۵۷ء کی بہار میں سوشلزم کے خلاف کھلا حملہ شروع کر دیا۔ اس نے چین کی عوامی جمہوریہ میں معاشرتی اور سیاسی نظام، معاشی نظم و نسق کے نظام اور تمام عوامی تنظیموں کو بد نام کرنے کی کوشش کی — قومی بورژوازی نے سرمایہ‌دارانہ صنعت اور تجارت، دستکاری اور زراعت میں بنیادی تبدیلیوں کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کمیونسٹوں کو ختم کرنے، چینی کمیونسٹ پارٹی اور اس کی قیادت کو توڑ ڈالنے کی اپیل کی۔ خوف زدہ ہو کر، خاص کر اپنے تحفظ کے لئے، چینی کمیونسٹ پارٹی میں پیٹی بورژوا قوم پرست لیڈروں نے فوراً اپنی ''نئی سمتوں،، کو

ضمانت نہیں کرتی کہ چھوٹے پیمانے کی معیشت کے عناصر کے حق میں پلڑا بھاری ہو سکے، اور وہ بھی بہت ھی مختصر مدت میں۔

ایک اور اھم ھدایت جو لینن نے کی، قابل توجہ ھے۔ وہ یہ کہ جب پارٹی میں چھوٹی ملکیت کے سابق مالکوں کی بڑی تعداد شامل ھوجائے تو ''پارٹی کی پرولتاری پالیسی اس کی رکنیت کے کردار سے نہیں بلکہ ایک چھوٹے سے گروپ کے بلاشرکت‌غیرے وقار سے معین ھوتی ھے جسے پارٹی کا پرانا محافظ کہا جا سکتا ھے۔،، مارکسی لیننی، بین‌الاقوامیت پسند کارکنوں کو باقاعدہ ختم کرکے چینی کمیونسٹ پارٹی میں پیٹی‌بورژوا قوم پرستوں نے سب سے پہلے پارٹی کے پرانے محافظ پر ضرب لگائی۔

اس پر خاص طور سے زور دینا اھم ھے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی جن مشکلات سے دوچار ھوئی وہ قابل حل تھیں۔ تجربہ دکھاتا ھے کہ اگر ھمیشہ اور تمام باتوں میں مارکسی لیننی تعلیمات اختیار کی جائیں، اگر مزدور طبقے کی قیادت میں مزدور طبقے اور کسانوں کے درمیان اتحاد کو مسلسل مستحکم بنایا جائے اور محنت‌کش عوام کے بنیادی مفادات سے رھنمائی حاصل کی جائے تو پیٹی‌بورژوا خطرے سے نمٹنا ممکن ھے۔ لیکن ماؤ پرستوں نے اپنی امیدیں پیٹی بورژوا تعصبات سے وابستہ رکھیں،

چینی کمیونسٹ پارٹی ان ''اختراعات،، کی مخالفت کرنے میں ناکام ثابت ہوئی اور پارٹی ممبروں کا ایک بڑا حصہ تذبذب کا شکار ہو گیا۔ یہ حقیقت کہ مارکسی لیننی، بین الاقوامیت پسند کارکن اس وقت تک مفلوج ہو گئے تھے اور انھیں قیادت سے ھٹا دیا گیا تھا، اس کی تشریح نہیں کرتی۔ اس کی تشریح یہ ھے کہ ان خاص حالات کے نتیجے میں جن میں پارٹی نشوونما پا رھی تھی اور کارکنوں کی جانب پالیسی کے نتیجے میں جس پر پارٹی کا پیٹی بورژوا قوم پرست حصہ کئی سال سے گامزن تھا، چینی کمیونسٹ پارٹی پر چھوٹی جائیداد کے مالک عناصر کا کافی غلبہ تھا۔ سرکاری چینی اعداد کے مطابق ۱۹۵۶ء میں پارٹی کے ممبروں میں صنعتی مزدور صرف ۱۴ فیصدی اور کسان ۶۹ فیصدی تھے۔

یہاں ان خطرات کو ذھن میں رکھنے کی ضرورت ھے جن کا اظہار لینن نے ۱۹۲۲ء میں اس سلسلے میں کیا تھا کہ ''ایسے لوگوں کو مزدور تصور کیا جاتا ھے جنھیں بڑے پیمانے کی صنعت کا مطلق تجربہ نہیں ھے۔ ایک نہیں بلکہ کئی واقعات ایسے ھوئے جب پیٹی بورژوا اتفاق سے مزدور بن گئے اور تھوڑے عرصے کے لئے انھیں مزدور کا درجہ دیدیا گیا۔،، اس سے ایسی صورت حال پیدا ھوتی ھے جب پارٹی کی پرولتاری نوعیت اس بات کی کوئی

کے بنیادی قوانین کی بری طرح تردید کرتی تھی۔ ماؤ تسے تونگ کے گروپ نے جو پالیسی اختیار کی، وہ پیٹی بورژوا سہم پرستی اور عظیم طاقتی جارحانہ قوم پرستی کا مرکب تھی اور اس پر ''بائیں بازو'' کی لفاظی کا لبادہ تھا۔ اس نے کھلم کھلا ایسی راہ اختیار کی جس کا مقصد اشتراکی برادری کے اتحاد کی بیخ کنی کرنا اور عالمی کمیونسٹ تحریک میں پھوٹ ڈالنا تھا۔

ماؤ تسے تونگ کے گروپ کی سہم پرستانہ لائن نے کمیونسٹ پارٹی اور چینی مزدور طبقے کی حیثیت کو بری طرح کمزور کیا اور پیٹی بورژوا اور نراجی عناصر کو پوری چھوٹ دے دی۔ اس سے چینی عوام کی اشتراکی حاصلات کے لئے سنجیدہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

یہ مطلقاً واضح ہے کہ چین کی عوامی جمہوریہ کے پیچیدہ حالات میں بھی یہ راہ اٹل طور پر ناگزیر نہیں تھی۔ ۱۹۵۷ء میں کامیاب پہلے پانچ سالہ منصوبے کے بعد ملک معاشی اور ثقافتی ترقی، جمہوریت کی توسیع اور خارجی پالیسی کے میدان میں نئی کامیابیوں سے ھمکنار تھا۔ کامیابیوں کا یہ امکان بلاشبہ حقیقت بن جاتا اگر چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت سچی مارکسی لیننی پالیسی پر گامزن ھوتی، اگر اس نے پارٹی کا رھبرانہ رول محفوظ رکھا ھوتا اور بڑھایا ھوتا، اگر اس نے اپنی

مزدور طبقے، کسانوں اور محنت کش دانشوروں کے بنیادی مفادات کو نظر انداز کیا۔

یہاں خاص طور پر زور دینے کی ضرورت ھے کہ اس دور میں چین کے عوامی جمہوریہ میں مزدور طبقے کے رتبے بری طرح کمزور ھوئے۔ جب ''عظیم جست،، کے دوران بڑے پیمانے کی صنعت میں گھن لگنے لگا، جسے لینن نے پرولتاریہ کی ''اھم بنیاد،، کہا ھے اور صنعت کاری میں کمی کی جانے لگی تو مزدور طبقے کے پیر اکھڑنے لگے اور پیٹی بورژوا کے تذبذب کا مقابلہ کرنے کی اس کی صلاحیت کمزور ھوگئی۔ دوسری طرف کوآپریٹیو قائم ھونے کے باوجود ملک کی صورت حال پر چھوٹے مالکوں کا نراجی اثر کم نہیں ھوا اور نہ ان کے تذبذب میں کمی ھوئی۔ پیٹی بورژوا عنصر کی بنیادی امتیازی خصوصیات کے بارے میں لینن نے لکھا ھے ''اسے بدلنے کےلئے اجتماعیوں، اجتماعی فارسوں اور کمیونوں کو کئی برس لگیں گے۔،، ان تمام عناصر کے زیراثر چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت پر پیٹی بورژوا قوم پرست رجحان چھا گیا۔

چھٹی دھائی کے آخر میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت نے بیرونی اور اندرونی پالیسی میں ایک نئی لائن اختیار کی جو مارکسزم لینن ازم سے کجروی تھی اور پرولتاری بین الاقوامیت پسندی کے اصولوں اور اشتراکی تعمیر

12*

پر صوبائی پارٹی کمیٹیوں کے قیام کا عمل تیز کر دیا گیا حالانکہ کئی جگہ ضلعی یا دوسری نچلی پارٹی تنظیمیں قائم نہیں کی گئی تھیں۔ کانفرنسوں (یا ''کانگریسوں،، جیسا کہ چینی اخباروں نے لکھا) کے ڈیلی گیٹ جنھوں نے صوبائی پارٹی کمیٹیاں قائم کیں، دراصل متعلقہ ''انقلابی کمیٹیوں،، کے رھنماؤں کے نامزد کئے ھوئے تھے۔ یہی رھنما نئی پارٹی کمیٹیوں کے سربراہ بھی بن گئے۔ چند مستثنیات کو چھوڑ کر باقی سب فوجی تھے۔

جن مشکلات کا سامنا پیٹی بورژوا قوم پرست کر رھے ھیں وہ اس حقیقت کو ثابت کرتی ھیں کہ انھیں وھی پرانا تنظیمی ڈھانچہ بحال کرنا پڑا جو ''ثقافتی انقلاب،، کے دوران میں ان کے اصرار پر ڈھا دیا گیا تھا۔ اگرچہ یہ رسمی ھے لیکن پارٹی کی مرکزی کمیٹی اور اس کا پولیٹ بیورو موجود ھے۔ ان کی تشکیل ایسے طریقوں سے ھوئی جن کا مارکسی لیننی پارٹی کے معیاروں سے دور کا بھی تعلق نہیں ھے، وہ بنیادی طور سے فوجیوں پر مشتمل ھیں۔ پولیٹ بیورو کے ارکان میں وہ لوگ شامل ھیں جن کا ماؤ تسے تونگ سے قریبی تعلق تھا۔ اگر پارٹی اور ملک میں حالات بہتر ھو جائیں تبھی یہ ڈھانچہ مثبت رول ادا کر سکتا ھے۔ مزید برآں، چینی کمیونسٹ پارٹی کی موجودہ قیادت ان سابق پارٹی کارکنوں کو بحال کرنے پر مجبور ھوئی جن کا

صفوں میں مزدور طبقے کا اضافہ کیا ہوتا، اس کے سیاسی شعور کو نشوونما دی ہوتی اور معاشرے کی زندگی پر اس کا اثر پھیلایا ہوتا، اگر اس نے چھوٹے مالک کی اور قوم پرست طرز فکر کی باقیات پر ثابت قدمی سے عبور حاصل کرنے کی کوشش کی ہوتی۔ لیکن چین کی بد قسمتی یہ ہے کہ پارٹی اور ملک پر پیٹی بورژوا قوم پرست خیالات اور جذبات کے علمبردار چھا گئے۔ ان کے اقدام نے ایسے حالات پیدا کئے کہ چھوٹی ملکیت والے عناصر نے مزدور طبقے پر نئی ضربیں لگائیں، ایسی ضربیں جو کھلم کھلا براہ راست حملے میں بدل گئیں۔ یہ حملہ اس وقت شروع ہوا جب ۵ اگست ۱۹۶۶ء کو ماؤ تسے تونگ نے ''ھیڈ کوارٹروں (پارٹی کی تنظیموں) پر گولہ باری،، کرنے کے لئے جھنڈی دکھائی۔ اسی نے رسوائے زمانہ ''ثقافتی انقلاب،، کی شکل اختیار کی۔

لیکن ''ثقافتی انقلاب،، کے بعد بھی چینی کمیونسٹ پارٹی کے اندر جدوجہد ختم نہیں ہوئی۔ ماؤ پرستوں کو چینی کمیونسٹ پارٹی کے نام سے نئی سیاسی تنظیم کے قیام میں سنجیدہ رکاوٹیں پیش آئیں۔ اس لئے پیکنگ کے پروپگنڈے کو بار بار ''پارٹی تنظیموں کی اصلاح اور تعمیر،،، ''پارٹی کی تطہیر،، وغیرہ جیسی باتیں دہرانا پڑیں۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی ۵۰ ویں سالگرہ کی آمد کے موقع

پہلو محنت کش عوام نے خودرو اقدام کئے، عوامی هنگامے هوئے اور حریف گروپوں میں جدوجہد هوئی جس نے مسلح جھڑپوں کی شکل اختیار کرلی۔

پیکنگ کے رهنماؤں کو اپنے منصوبے کو عملی جامه پہنانے میں جس مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس سے ظاهر هوتا ہے که چینی کمیونسٹ پارٹی میں صحت مند قوتیں مسلسل مزاحمت کر رهی هیں۔ چین میں سچے کمیونسٹ جو تعداد میں کافی هیں، اس وقت مشکل حالت میں هیں۔ لیکن چینی کمیونسٹ پارٹی کی آٹھویں کانگریس کے فیصلے جن کے مقابلے میں نویں، دسویں اور گیارھویں کانگریسیں کوئی مفید بات پیش نہیں کر سکیں، انھیں اشتراکی راہ پر چین کے ارتقا کا تعمیری پروگرام پیش کرتے هیں۔

اگرچه چین کی موجوده صورتحال پیچیده ہے لیکن مارکسی لیننی پارٹی کی طرح چینی کمیونسٹ پارٹی کا احیائے نو، عالمی کمیونسٹ تحریک کے ساتھ اس کے اتحاد کی بحالی، چین کی عوامی جمہوریه کی سائنسی سوشلزم کے راستے پر واپسی، سوویت یونین سے دوستی اور اشتراکی برادری سے اتحاد چینی معاشرے کی معروضی ضرورت ہے۔ یه اس لئے اور بھی ضروری ہے که چین میں اشتراکی بنیاد کے عناصر هنوز موجود هیں۔ اگرچه ان اشتراکی عناصر کو، جو اب بھی معیشت اور معاشرتی ڈھانچے میں موجود هیں، فوجی

''ثقافتی انقلاب،، کے دوران تعاقب کیا گیا تھا اور جو بدنام کئے گئے تھے۔

پیکنگ کے لیڈروں کی مشکلات کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ طویل برسوں تک پروپگنڈے اور بڑے پیمانے پر ''دماغ کی دھلائی،، ''۷ مئی کے اسکولوں میں،، — درحقیقت تعزیری کیمپوں میں — چینی کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں اور کارکنوں کی ''تعلیم نو،، اور ماؤ کی شخصیت پرستی کے باوجود چینی کمیونسٹوں اور چینی عوام کے ترقی یافتہ حصے کے ذہنوں میں ان کے ''خیالات،، اتارنے کی کوششوں کی واضح طور پر مزاحمت ہوئی۔ چین کی عوامی جمہوریہ کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر یہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیکنگ کے پریس نے مارکس، اینگلس اور لینن کی تصانیف کا مطالعہ کرنے کی بات شروع کر دی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس ''مطالعہ،، کا اصل مقصد ''مارکسزم، لینن ازم، ماؤ کے خیالات کو پھیلاؤ،، نعرے سے فائدہ اٹھا کر پیٹی بورژوا نظریے اور ''ماؤ کے خیالات،، کے اثر کو مستحکم کرنا ہے۔ یہ حقیقت بذات خود علامتی ہے۔

ماؤ کے نظام عہد کی ناپائداری اس بحران سے، جو ۱۹۷۱ء کی خزاں میں پیکنگ قیادت میں پیدا ہوا اور ''لن پیاؤ اور کنفوشس کی تنقید،، کی سیاسی مہم سے ظاہر ہوتی ہے جن کے پہلو بہ

پارٹی اور سوویت یونین کے خلاف علانیہ ناقابل مصالحت دشمنی کا اظہار کرتے ھیں۔ اس لئے مارکسیوں کے لئے ضروری ھے کہ چینی کمیونسٹ پارٹی، چین کے انقلاب کی تاریخ کا، اس میں ماؤ اور ان کی ٹولی کے مقام اور رول کا ازسرنو مطالعہ کریں، گذشتہ دھائیوں کی دستاویزوں اور شہادتوں کا زیادہ توجہ سے اور بلا تعصب تجزیہ کریں۔ اس سے معاملے کی تہہ تک پہنچنے، اس ملک کے سیاسی ارتقا کی نوعیت اور امکانات کو سمجھنے میں مدد ملےگی جس کے مقدر سے بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک اور اشتراکی ملکوں کے عوام بےتعلق نہیں رہ سکتے۔

چینی کمیونسٹ پارٹی کی تاریخ میں ایسا بہت کچھ ھے جو نہ صرف ان ملکوں کی پارٹیوں کے لئے جن کے ارتقا کی سطح چین کے قریب ھے بلکہ مجموعی طور پر کمیونسٹ تحریک کے لئے بھی سبق آموز ھے۔ اس سے ایک یہ بنیادی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ھے کہ کمیونسٹ پارٹیوں کی مجاھدانہ قوت کو مسلسل مضبوط بنانا ضروری ھے۔ لینن نے زور دیا ''لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کی عادت کی طاقت سب سے زبردست طاقت ھوتی ھے۔ جدوجہد میں فولادی اور پختہ بنی ھوئی پارٹی کے بغیر، متعلقہ طبقے کے سارے ایماندار لوگوں کا اعتماد رکھنےوالی پارٹی کے بغیر، اس پارٹی کے بغیر جو عوام کی مزاجی کیفیت کا مطالعہ کرے اور اس پر

نوکرشاہی حکام مسخ کر رہے ہیں اور اشتراکیت مخالف پالیسی کی بدولت وہ بگڑ رہے ہیں لیکن معاشرے کی بنیاد میں ابھی تک بنیادی تبدیلیاں نہیں ہوئی ہیں اور وہ مثبت سمت میں چین کی ارتقا کے لئے مادی اڈا بن سکتی ہے۔

۱۹۶۹ء میں کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے بین‌الاقوامی اجلاس کو خطاب کرتے ہوئے سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری لیونڈ بریژنیف نے کہا "ہم چین کی موجودہ قیادت کے اعلانات اور اقدام کو چین کی کمیونسٹ پارٹی اور اس کے عوام کی تمناؤں، خواہشوں اور سچے مفادات کے مترادف نہیں سمجھتے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ چین کا صحیح قومی احیائے نو اور اس کا معاشرتی ارتقا سوویت یونین اور دیگر اشتراکی ملکوں کے خلاف، تمام کمیونسٹ تحریک کے خلاف جد و جہد کے ذریعے سے نہیں بلکہ ان کے ساتھ اتحاد اور برادرانہ تعاون سے حاصل ہوگا۔"

* * *

عالمی کمیونسٹ تحریک اور اشتراکی برادری کے خلاف، برادرانہ پارٹیوں اور ملکوں کے خلاف ماؤ پرست شدید حملے کرتے ہیں۔ وہ سوویت کمیونسٹ

دیتا ہے۔ وہ اشتراکی نظریے کے بنیادی اصولوں پر ایک طفیلی رسولی رہ کر دراصل معاشرے کی اشتراکی تبدیلی میں مزدور طبقے کے رہنما رول اور مزدور طبقے کے ہراول کی حیثیت سے کمیونسٹ پارٹی کے رول سے انکار کرتا ہے۔ وہ تاریخ تخلیق کرنے میں عوام‌الناس کے رول کو اہمیت نہیں دیتا۔ سامراج مخالف لفاظی کے لبادے میں ماؤ پرست بین‌الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی مخالفت کرتے ہیں۔ مارکسی لیننی پارٹیوں پر اپنا قوم پرست پروگرام لادنے کے لئے ان کے خلاف تخریبی سرگرمیاں کرتے ہیں۔

ماؤازم کے خلاف لڑنا سب سے پہلے اس لئے ضروری ہے کہ وہ معاشرتی جارحانہ قوم پرستی کی ایک شکل ہے جس کے مقاصد عالمی کمیونسٹ تحریک اور تحریک آزادی، سوشلزم کی تعمیر کے بنیادی پہلوؤں پر مارکسزم لینن‌ازم کے بنیادی اصولوں، عالمی ارتقا اور انقلابی حکمت عملی اور طریقۂ کار کے متضاد ہیں۔ ماؤازم کی تشددنوازی اور بندوق کی نال کی قدرت‌مطلق کی حمایت، اس کی عظیم طاقتی جارحانہ قوم پرستی، دنیا پر چھاجانے کی اس کی کوشش، اس کا ”بالائی ڈھانچے کے شعبے میں نام‌نہاد انقلاب،، کا مطلب عوامی جمہوری معاشرتی نظام کی جگہ فوجی نوکرشاہانہ آمریت قائم کرنا اور معاشرے کو عسکری بنانا۔ ان

اثر انداز ہو، ایسی جدوجہد کامیابی سے چلانا ممکن نہیں ہے۔،، *

چین کے واقعات دنیا کے تمام کمیونسٹوں کے لئے سبق ہیں۔ وہ پیٹی بورژوا نظریے اور قوم پرستی کے خطرات سے آگاہ کرتے ہیں۔ آج جب کہ عالمی اشتراکی نظام انسانی معاشرے کے ارتقا میں فیصلہ کن عنصر ہوتا جا رہا ہے تو خاص طور پر لینن کی اس ہدایت پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ جدوجہد جو ''انتہائی گھرے پیٹی بورژوا قومی تعصبات کے خلاف ہے پرولتاریہ کی آمریت کو قومی آمریت سے (جو ایک ملک میں موجود ہے اور عالمی سیاست کو معین کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے) بین الاقوامی آمریت میں (یعنی پرولتاریہ کی اس آمریت میں جو کم از کم کئی ترقی یافتہ ملکوں پر حاوی ہو اور ساری عالمی سیاست پر فیصلہ کن اثر ڈال سکتی ہو) بدلنے کے فریضے کے وقت زیادہ سے زیادہ سامنے آتی ہے۔،،

ماؤ ازم ایک ایسا نظریاتی و سیاسی رجحان ہے جو اصولی طور پر مارکسزم لینن ازم کا دشمن ہے، وہ مادیتی جدلیات کی جگہ سوفسطائیت اور اصطفائیت کو اور تاریخ کی مادی فہم کی جگہ ارادیت کو

---

* لینن۔ ''کمیونزم میں ''بائیں بازو،، کی طفلانہ بیماری،،۔

جون ۱۹۶۹ء میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے مکمل اجلاس نے زور دیا کہ "سوویت کمیونسٹ پارٹی چین کے حکمرانوں کی لیننی مخالف نظریاتی ھدایتوں کے خلاف ناقابل مصالحت جد و جہد کرےگی اور پھوٹ کی پالیسی اور عظیم طاقتی خارجہ پالیسی کی لائن کے خلاف بھی۔"

پارٹی کی ۲۴ ویں کانگریس (۱۹۷۱ء) نے بھی سوویت چینی تعلقات کو معمول پر لانے، سوویت اور چینی عوام کے درمیان اچھے ھمسایگانہ تعلقات اور دوستی کی جانب سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ناقابل تغیر راہ کی تصدیق کی۔

برادرانہ چین کے عوام کے لئے سوویت عوام کے دلوں میں ھمیشہ سے بڑی عزت اور مخلصانہ دوستی کا جذبہ ھے۔ وہ کبھی بھی چینی کمیونسٹ پارٹی یا چین کی عوامی جمہوریہ اور ماؤ پرست گروپ کو ایک نہیں تصور کرتے۔ اسی طرح سوویت یونین اور سوویت کمیونسٹ پارٹی کے خلاف، اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے خلاف ماؤپرستوں کے کینہ پرور حملوں کو اور سوویت کمیونسٹ پارٹی اور سوویت ملک کی جانب، تمام برادرانہ پارٹیوں اور اشتراکی برادری کی جانب چین کے کمیونسٹوں اور محنت کش عوام کے سچے رویے کو ایک خیال نہیں کرتے۔ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۲ء

سب کا سائنسی سوشلزم سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

سوویت کمیونسٹ پارٹی چین کی کمیونسٹ پارٹی اور عوامی جمہوریہ سے دوستی اور بین الاقوامیت پسند اتحاد کے راستے کی مسلسل توثیق کرتی رہی ہے۔ لیکن ساتھ ہی وہ سمجھتی ہے کہ موجودہ چینی قیادت کے لیننی مخالف خیالات اور عظیم طاقتی قوم پرست لائن کا ثابت قدمی سے پردہ چاک کرنا، مارکسزم لینن ازم اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کی عام راہ کی مدافعت میں زیادہ کوششیں کرنا ضروری ہے۔

موجودہ دور میں جب نظریات کے درمیان جنگ نے شدت اختیار کرلی ہے، ماؤازم کا پردہ چاک کرنا اور بھی ضروری ہو گیا ہے۔ کمیونزم دشمن پروپگنڈے کی پوری وسیع مشینری کا مقصد اشتراکی ملکوں اور بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کے اتحاد کو کمزور کرنا، موجودہ دور کی ترقی پسند قوتوں میں پھوٹ ڈالنا اور اشتراکی معاشرے کی اندر سے جڑیں کاٹنا ہے۔ ایسی حالت میں پیکنگ کے لیڈر کمیونزم دشمنی کے معاون ہیں۔ "**بین الاقوامی میدان میں** پیکنگ کی عملی سرگرمیوں کا ہمیں روزافزوں یقین ہو رہا ہے کہ چین کی خارجہ پالیسی در اصل پرولتاری بین الاقوامیت پسندی سے جدا ہو گئی ہے اور اس میں اشتراکی طبقاتی مافیہہ بالکل نہیں ہے،، لیوند بریژنیف نے جون ۱۹۶۹ء میں کمیونسٹ اور مزدور پارٹیوں کے بین الاقوامی اجلاس میں کہا۔

دور ہے اور تمام مشکلات کے باوجود چین میں بھی سوشلزم کا نصب‌العین کامیاب ہوگا۔ اپنی ساری تاریخ میں چینی عوام نے دکھایا ہے کہ انھیں بجا طور پر عظیم اور سورما عوام کہا جا سکتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ چینی عوام مشکلات پر عبور حاصل کرکے اپنے انقلاب کی حاصلات کو برقرار رکھیں گے اور چین کو پھر سچے اشتراکی ارتقا کی راہ پر لے جائیں گے۔ دیر یا سویر سوویت یونین اور چین کی عوامی جمہوریہ کے درمیان اچھے ہمسایگانہ اور دوستانہ تعلقات بحال ہوں گے کیونکہ یہ نہ صرف سوویت اور چینی عوام کے بنیادی طویل مدتی مفادات کے بلکہ عالمی اشتراکی نظام کے مفادات، تمام مظلوم قوموں کی انقلابی تحریک‌آزادی کے مفادات اور عالمی امن کے استحکام کے مفادات کے بھی مطابق ہے۔

کو سوویت یونین کی ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر سوویت کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے جنرل سکریٹری لیونِد بریژنیف نے اپنی تقریر میں کہا "ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ چین پھلتی پھولتی اشتراکی طاقت بنے، ہم امن کی خاطر اور سامراج کے خلاف شانہ بشانہ کام کریں۔ لیکن ایسا کب ہوگا اس کا انحصار چین پر ہے۔"

۱۹۷۶ء کے فروری کے آخر اور مارچ کے آغاز میں سوویت کمیونسٹ پارٹی کی ۲۵ ویں کانگریس نے بتایا کہ ماؤازم اور ساری دنیا کی رجعت‌پرستی میں اتحاد قائم ہوا اور سوشلزم کے خلاف سامراج کی جدوجہد میں ماؤازم کو مددگار بنایا گیا۔

سوویت دشمنی ماؤازم کی آئیڈیالوجی اور پالیسی کا بنیادی جز ہے۔ چین کی قیادت کا سوویت یونین کی نیک پہل‌قدمیوں پر کوئی ردعمل نہیں ہوتا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ۲۴ فروری ۱۹۷۸ء کو سوویت یونین کی اعلیٰ سوویت کی مجلس صدارت نے جو اپیل کی اسے پیکنگ نے مسترد کر دیا۔ اپیل میں چین کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کی نئی تعمیری تجویزیں شامل تھیں۔ ساری دنیا میں چین ہی ایسا واحد ملک ہے جس کے سرکاری حلقے کھلے طور پر جنگ کی عذر خواہی کرتے ہیں۔

سوویت عوام کو یقین ہے کہ چین جس المیے سے دوچار ہے، وہ اس کی تاریخ میں ایک عارضی

پڑھنے والوں سے

دارالاشاعت ترقی آپ کا بہت شکرگذار ہوگا اگر آپ ہمیں اس کتاب، اس کے ترجمے، ڈیزائین اور طباعت کے بارے میں اپنی رائے لکھیں۔ اس کے علاوہ بھی اگر آپ کوئی مشورہ دے سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

ہمارا پتہ: زوبوفسکی بلوار،
نمبر ١٧،
ماسکو، سوویت یونین
17, Zubovsky Boulevard, Moscow, USSR

ماؤ پرست چند برسوں سے اشتراکی ملکوں کے درمیان تعاون اور مارکسی لیننی پارٹیوں کے خلاف سخت جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان کی انحراف پسند پالیسی بین الاقوامی کمیونسٹ تحریک کو نقصان پہنچاتی ہے۔

ماؤ تسے تونگ (۱۸۹۳ء تا ۱۹۷۶ء) اور ان کے حامیوں نے چینی عوامی ریپبلک میں سوشلزم کی حاصلات پر کیوں سخت حملے کئے اور عالمی کمیونسٹ تحریک سے کیوں انحراف کیا؟ اس کے بارے میں ولادیمیروف اور ریازنتسیف کی اس تصنیف میں بتایا گیا ہے۔